ترکون کی اقتصادی ومالی حالت

جہان نئے ترکون مین (جو ترک نیچمیل قوم ہے) یہ عمدہ صفت ہے کہ اُنھون نے اپنی فوجی حالت کو بہت درست کیا ہے - جہاز بنائے ہین - رشوت و بیجا ستانی کو کم کیا ہے وہان یہ عیب بھی ہے کہ مُسلمانون کی مالی حالت رو بہ زوال ہے - جائدادین غیر ملک والون کے ہاتھ برابر فروخت کرتے رہتے ہین اور بغرض عیاشی یورپ چلے جاتے ہین یا روپیہ یہین اُڑا دیتے ہین - سب تجارت غیر قومون کے ہاتھ مین ہے - زراعت بھی اعلے درجہ کی نہین اور قومی امتیاز کم ہو جاتے سے خاص مسلمانون کی دولت وعصبیت کی حفاظت بھی مشکل ہے کہا جاتا ہے کہ سلطنت نے بعض اعلی درجے کے مکانات ومحلات و یادگار رہائے سلاطین سلف کو جرمن وغیرہ کے ہاتھ معقول قیمت پر فروخت کر دیا ہے اور نیز بعض کا سودا جاری ہے - ایک محل جو سلاطین سلف کی نہایت معتبر یادگار تھا اوس کے فروخت پر فوج والے بگڑ گئے اور معاملہ ملتوی کیا گیا - مگر مفلسی سب کچھ کراتی ہے -

عجائب خانہ

یہان کا عجائب خانہ دُنیا کے مشہور مقامات مین سے ہے اور بڑی لمبی عمارت ہے - مین اوس کے دیکھنے کو گیا - مگر شام ہو گئی تھی - کل پر رکھا - وہ باہر سرکی ہوئی بہت سی مورتین رومی اور یونانی زمانے کی قدیم پڑی تھین اور بعض مدور لمبے ستون قدیم عمارتون کے جن پر لاطینی زبان مین بڑی بڑی عبارتین درج تھین موجود پائین یہ بات دیکھکر تعجب اور افسوس ہوا کہ جہان عجائب خانہ کا بیرونی احاطہ ہے اوس کا جنگلہ بنانے کے لئے قدیم زمانے کے اُن یادگار ستونون کو کاٹ کاٹ کر لگایا ہے اور اون مین سوراخ کرکے لوہے کی سلاخین احاطہ کی حفاظت کے لئے نصب کی ہین گویا ستونون کا کام لیا گیا ہے - یقین ہے کہ اب اس طرح قدیم یادگارون کو ضایع نہ کیا جاویگا ایک پتھر زیادہ سے زیادہ پچاس روپیہ مین بن سکتا تھا بلکہ لوہے کا ستون دس روپیہ مین اور یہ ایک ایک پتھر پانچ پانچ ہزار روپیہ مین بھی اہل علم کے لئے سستا ہے - کیونکہ سب پر قدیم تاریخی کتبے درج ہین جو کٹنے سے اُلٹ پلٹ ہو گئے ہین :-

روزانہ اخبارات وشوق اخبار بینی

یہان اخبار بینی کا از حد شوق ہے - بلکہ بلا مبالغہ خود باب عالی کے ایک دو میل کے چکر مین دو سو مقام اخبار بینی کے لئے ہین - صباح - شہبر طنین - تنظیمات - ثمرات فنون - ترجمان حقیقت

تنویر الافکار - استامبول (در یونانی) علمدار - اقدام مشہور روزانہ اخبار ہین - علاوہ اس کے زبان یونانی و فرانسیسی و جرمنی مین اور مرکب زبان یعنی انگریزی و جرمنی و فرانسیسی مین بھی اخبار نکلتے ہین - آخر الذکر کا نام لیوانط ہیرالڈ ہے جو سب سے ادنے درجہ کا ہے - تمام سگار فروشون کی دوکان پر اخبارات بکتے ہین - تمام کتب فروشون کی دوکانون پر بکتے ہین حجام - نان فروش - قہوہ خانہ ہر جگہہ پڑھنے کے لئے موجود رہتے ہین - یہان تک کہ بیرون شہر ایوب سلطان جس کی وضع گاؤن کی سی ہے وہان بھی قہوہ خانہ مین اخبار موجود تھا

ہوٹل وغیرہ کے خدام اخبار فروش مستثنیٰ مین ہوٹل وغیرہ عموماً مسیحی ہین جن کو یہان رومی کہتے ہین - لباس صاف اور سر برہنہ رکھتے ہین - خوب کام کرتے ہین - ان کو کم از کم مین نے اپنے ہوٹل مین زیادہ متقاضی اور بد دیانت نہین پایا - اگرچہ غیر معمولی کام کرنے پر انعام کی تمنا کرتے ہین اور صرافی بھی خوب کماتے ہین -

اسلامیت کا ضعف جو کچھ مین نے دیکھا سنا اور ایک نوجوان طبیب نسی عالم اور دیگر آدمیون سے گفتگو ہوئی اوس کی بنا پر کہہ سکتا ہون کہ واقعی اسلامیت کی شان کم از کم قسطنطنیہ او طبقہ حاکمہ مین بہت ضعیف ہے - اور لا مذہبی یا مذہب سے بے پروائی (بوجہ قرب یوروپ) ایران سے بھی زیادہ ہے -

شہری ایرانیون کے بچون کو ابتدا مین مذہب سے مانوس کیا جاتا ہے اسلئے باوجود لا مذہبی کے اون مین کوئی دین باقی رہتی ہے - یہان کے اکثر "منور الافکار" کچھ فلسفہ اشعریت کی سختی کے باعث کچھ خلقی آرام طلبی سے خود اسلام کو تنزل کا سبب ماننے لگے ہین - کم از کم فقہی اسلام کو اکثر جواب دے چکے ہین اور یہ بیچارہ اسلام ترکون مین سب جگہہ سے زیادہ دم توڑ چکا ہے - مگر غلط فہمی نہ ہونی چاہیئے یہ حالت طبقہ حاکمہ کی ہے عام قوم درست اور صحیح العقیدہ ہے - مجکو اس کی بھی شکایت نہین - اگر تصدیق رسالت پر زور سے قایم رہین اور حرارت دین رکھتے ہون - مگر (ع)

دل ہمہ داغ داغ شد پنبہ کجا کجا نہم

جدید تعلیم عرب مین اسلامی حرارت بہت زیادہ ہے - یمن کا بڑا حصہ جسمین ایک ثلث شیعہ (زیدیہ) اور ایک ثلث اہل حدیث اور ایک ثلث شافعی ہین - اون مین سے زیدیون نے یہہ فائدہ اوٹھایا ہے کہ جس قسم کے مکاتب

اور تعلیم نوجوان ترک داخل کرنا چاہتے ہین مصالحت کی شرائط مین اُنھون نے تعلیم کو اپنے ہاتھ مین رکھا ہے۔ اسی طرح البانی ارنوت (جو نصف سے زیادہ امامیہ مسلمان اور نصف سے کم رومن کیتھولک ہین) اونھون نے بھی اس تعلیم اور لا دریت کی تبلیغ کے خلاف بغاوت کرکے مدارس کا انتظام اپنے ہاتھ سے نہین دیا۔

خوشی کی بات ہے کہ اس طرابلس کے معاملے مین یمن کے امام یحییٰ* اور سب شیعون نے نہ صرف ہمدردی کا تار دیا بلکہ اسلام کی حمایت مین جنگ کے لئے آمادگی ظاہر کی جیسا کہ اخبارون سے معلوم ہوتا ہے۔

انجمن اتحاد و ترقی کہا جاتا ہے کہ انجمن اتحاد و ترقی کی خفیہ انجمن مین یہود اور ارامنہ کا بہت زور ہے اور چونکہ بہان بظاہر لباس و عادات مین فرق نہین اور نوجوان ترک گویا ایک دولت عثمانی (بجائے دولت اسلامی) کے قائم کر رہے ہین اس لئے مجھکو اس امر کے یقین نہ کرنے کی کوئی وجہ نہین۔ اگرچہ مخالفون نے مبالغہ ضرور کیا ہوگا۔ وہی ٹیونسی عرب جو ایک سال سے طرابلس سے ہجرت کرکے چلے آئے اور اب یہان ہوٹل مین مقیم ہین اس انجمن کے جلسہ سالونیکا سے لوٹ کر آئے ہین اون سے حالات پوچھے گئے تو اُنھون نے کہا کہ یہود نہایت بد اور ہمارے دشمن ہین۔ ان کا یہ کہنا تھا کہ بہت سے لوگون کے چہرون پر ہوائیان اُڑنے لگین اور پریسیڈینٹ نے کہا کہ کسی گروہ پر حملہ نہ کرو۔ یہ سب سچ ہے لیکن اگر یہودی سچے دل سے مسلمانون کی امداد کرین تو مدد لینے مین کیا مضائقہ ہے؟۔ مگر ایسا نہ کرو کہ وہ یہود کے یہود رہین اور تم اسلام کھو دو!

شیخ اسد اللہ مقانی سے ملاقات و گفتگو جناب شیخ اسد اللہ نوجوان مجتہد سے پھر ملاقات ہوئی۔ مسائل متعلق بہ ایران و اسلام مین گفتگو ہوئی دو ماہ ہندوستان مین رہکر اور جاہل لوگون سے مبالغہ آمیز باتین سُنکر اون کا خیال ہندوستان مین مُسلمانون کی تعداد اور مسلمانون مین شیعون کی تعداد کے متعلق بہت مبالغہ آمیز تھا۔ مصری اخبارات پالیٹکل وقعت بڑھانے کے لئے بہت بڑھا چڑھا کر مُسلمانان ہند کی تعداد لکھدیا کرتے ہین۔ اسی طرح بعض شیعہ

---

* امام یحییٰ و زیدیہ یمن کے متعلق مزید اطلاع آخر جلد کے ختم پر بتاریخ ۱۲ر دسمبر ۱۹۱۱ء ملیگی۔ (منہ)

† مزید حالات کے لئے دیکھو روزنامچہ ۱۱ر دسمبر ۱۹۱۱ء۔ (منہ)

رسالےاسی بدعادت کے موافق اپنے فرقے کی غلط تعداد بتاتے رہتے ہین - مجکو طبعاً ان معاملات اور ہر معاملے مین مبالغہ اور جھوٹ اور بلا تحقیق بات سے نفرت رہی ہے - مین نے اون کو بتایا کہ دراصل اثنا عشری شیعون کی تعداد ہندمین دو مین مشکل سو ہے - اگرچہ خواص مین تعداد ایک ثلث ضرور ہوگی - نیز اون کا خیال تھا کہ نوجوان ترک کوشش کرین گے کہ ایمانی مثل اُن کے ہو جاوین اسی وجہ سے مدارس ترکی قایم کرتے ہین - مین نے کہا کہ آپ کیون اون کے مذہب کی حفاظت کی کوشش نہین کرتے - نئی قسم کی تعلیم پاکر ایسا نہو کہ وہ اسلام سے نکل جاوین - اونھون نے ایک مستحسن جواب دیا " ہمین اور بہت سے کام ہین " - سید ابو الفتوح نے کہا کہ آپ ہندوستان مین انجمن کی تشکیل دیکر ایسا کرین - ہم نے کہا کہ یہان سے آٹھ گھنٹے کے راستے پر جب بیس لیئق مجتہد بیٹھے ہین اور ہمت کام کرنیکی نہین رکھتے تو ہندوستان سے یہ کیسے ہو سکتا ہے ؟ (مگر مابعد ایرانیون نے لڑکر یہ حقوق حاصل کر لئے کہ تعلیم اونھین کے ہاتھ مین رہے)

صرافی صرافی کا معاملہ یہان بہت سخت ہے ایک اشرفی تھناؤ تو دو قروش (۴ر) صرافی لین گے - ایک مجیدی مین کبھی ایک آنہ کبھی ۲ر - ربع مجیدی (۱۰ر) کو تھناؤ تو ۱۰ لین گے - دوکاندار کہدیتا ہے کہ میرے پاس خوردہ نہین اور اکثر صرافی دیکر خوردہ کرنا پڑتا ہے -

قسطنطنیہ - ۱۰ اکتوبر ۱۹۱۱ع - ہوٹل مسرت - چہارشنبہ

حمام اسلامبول ایک حمام مین گیا جو یہان سے قریب ہے - واقعی قابل دید جگہہ ہے - تمام فرش سنگ مرمر کے ہین بجاے حوض کے جس مین عراق عرب اور ایران مین مہینون کی کثافت و غلاظت بڑھتی رہتی ہے چھوٹے چھوٹے سپید پتھر کے حوض تماشگے بنے ہوئے ہین جن مین گرم و سرد دونون قسم کے نل سے پانی بہتا ہے - معقول چوبی جوتہ پہننے کو ملتا ہے - اعلیٰ درجے کے تول (تولیے) باہر موجود رہتے ہین - اوپر کی منزل کپڑے اُتارنے اور پہننے اور آرام کرنے کے لئے بنی ہوئی ہے جس مین کوچین بچھی ہین - فضول تصاویر رستم اور دیوؤن کی دیوارون پر بنی ہوئی ہین - اس مین شک نہین کہ اُجرت بھی مع انعام زیادہ لیتے ہین - مگر قسطنطنیہ کی حیثیت و اخراجات کے مقابل زیادہ نہین -

ملاقات باتقی زادہ تقی زادہ ہوٹل کے قریب رہتے ہین ایک دو دفعہ ملاقات کو گیا - کارڈ چھوڑ آیا مکان پر نہ ملے -

ارادۂ ملاقات ترک کر دیا تھا - حمام سے واپس آنے کے بعد مین نے دیکھا کہ تقی زادہ (آقا سید حسن لیڈر و بانی فرقہ ڈماکراٹ ایران) ملاقات کے لیے کچھ عرصہ سے منتظر ہین - اون سے اوس وقت سرسری گفتگو متعلق بہ اصلاح داخلی مسلمانان (دمشق کی ضرورت) کو اونھون نے تسلیم کیا - مکان پر موجود نہونے کی معذرت کی اور وعدہ کیا کہ مغرب کے بعد آوین گے - چنانچہ بعد مغرب وہ ہوٹل مین آئے -

تقی زادہ کی عمر ۳۲ سال سے زیادہ نہ ہوگی - بلند قامت اور مضبوط جوان ہے - آواز دھیمی ہے اور تقریر مین تیزی بھی نہین اور مزاج مین بظاہر مسکنت اور غربت معلوم ہوتی ہے -

مغرب کے بعد دو گھنٹے کے قریب اون سے گفتگو ہوئی - چونکہ موجودہ ایرانی پالیٹکس مین وہ اہم شخص ہین - اور اگرچہ (جیسا کئی جگہ اون کا ذکر اوپر آیا ہے) آج کل وہ نکالے ہوئے ہین - مگر فرقہ ڈماکراٹ ابتک ان کو لیڈر مانتا ہے - اور اخبار ایران نو مین بھی غالباً اونھین کے اکثر مضامین چھپتے ہین - یا اون کی رائے کے موافق ایڈیٹ ہوتا ہے اسلئے اون سے جو گفتگو ہوئی اوس کا پورا حاصل لکھتا ہون :-

مین نے تقی زادہ سے سوال کیا کہ آیا آپ ایران کی ترقی اس طرح چاہتے ہین کہ اوس کا مذہب اسلام رہے اور اسلام کی ترقی ہو یا خواہ اسلام ہو یا نہ ہو بلکہ ترقی کرے -؟

جواب - ترقی ایران کی مبنیٰ ایران کی محبت پر ہے اوس کی ہر چیز کی ترقی مقصود ہے اس مین مذہب اسلام بھی شامل ہے جو ایران کا مذہب ہے -

مین نے کہا کہ ایران مین بہت سی خرابیان بھی ہین - یہ ظاہر ہے کہ اون کی ترقی مقصود نہین ہے -

جواب - تقی زادہ نے تسلیم کیا کہ ایسا ہی ہے -

شام کو اول یہ گفتگو ہوئی کہ ایران مین اصل مشروطہ خواہان کی تعداد کسقدر ہے - اونھون نے میری رائے سے اتفاق کیا جو لوگ مشروطہ کو پسند کرتے ہین اون کی تعداد کل صوبون اور شہرون مین ملاکر ایک لاکھ یا کچھ کم و بیش ہوگی - البتہ جو لوگ مشروطہ کے لئے فداکاری اور لڑنے مرنے اور جان و مال کے خرچ پر راضی ہین انکی

تعداد مین چار ہزار سے زیادہ نہین -

پھر مین نے کہا کہ ایران کی ترقی کے لئے لازم ہے کہ باہمی خانہ جنگی موقوف ہو اور وہ اپنی طاقت کو درست کرے - طاقت بلا اتحاد درست نہین ہو سکتی پس لازم ہے کہ جملہ محبان وطن اس طرف مصروف ہون اور آپس مین لڑنا چھوڑ دین - اور یہ اتفاق نہین ہو سکتا جبتک علماء کو موافق نہ کیا جاوے - ایران اس وقت طیار نہین کہ علماء کا جوا اُتار دے - اگر اس بات پر زور دیا گیا تو ضرور باہمی جنگ ہو گی - اور یہہ بات ایران کے استقلال و آزادی کے لئے سخت مُضر ہے -

آقائے تقی زادہ نے کہا کہ "بیشک مخالفت اس اندازہ تک کہ امن مین خلل و رخانہ جنگی ہو درست نہین - ہر ملک کی ترقی جیسا کہ یوروپ کی تاریخ پڑھنے سے معلوم ہوگا اس بات پر منحصر ہے کہ جو شخص جو رائے رکھتا ہو سکو آزادی سے ظاہر کر سکے اور اظہار رائے مین کوئی مزاحمت نہ ہو اور ایک قوت اوس حُریت رائے کی معاون ہو میرا مقصد ہے کہ ایران مین افکار کے اظہار کی آزادی ہو خواہ کوئی شخص مذہب غالب یا خیالات غالبہ کے موافق رائے ظاہر کرے یا مخالف - علمائے مذہب اس قدر زیادتی کرتے ہین کہ جہان کسی شخص نے خلاف رائے ظاہر کی تو سمجھتے ہین کہ مذہب نابود ہو جاویگا - دلائل سے رد کرنے کی جگہ اوس کو جبراً ساکت کر دیتے ہین

مین نے کہا "عثمانیہ خاصکر ایران کے لوگ علماء سے اسقدر ایذا پا چکے ہین کہ اون کی منافرت کو مین سمجھ سکتا ہون لیکن فقہا کی اطاعت نہ کرنا اور بات ہے اور اسلام کے اصول و عقائد کا انکار کر دینا دوسرا امر ہے - اگر آزادی افکار کی محافظ جماعت پیدا کی جاوے تو دوسرا فریق بھی اپنا گروہ قایم کریگا اور خانہ جنگی کی صورت ہو گی ان جھگڑون کو ابھی ملتوی رکھنا مناسب ہے"

تقی زادہ نے کہا کہ "فرقہ غالب دلائل کا جواب کیون نہ دیوے"

مین نے کہا یہ صحیح ہے لیکن وہ کہین گے اول زہر خورانی کی اجازت دیجاوے - اور بابعد کہا جاوے کہ تریاق بھی کھلا دو تو یہہ درست نہ ہوگا - علاوہ ازین اصل و غیر محدود آزادی افکار تاریخ فرانس مین درمیان

سنہ ۱۷۸۹ء اور ۱۷۹۱ء کے ہوئی تھی جس کا نتیجہ انقلاب فرانس اور خونریزی و جنگ ہائے طویل تھی اور موجودہ مطلق العنان فواحش اور آبادی کا کم ہونا یہ بھی فرانس کی لامذہبی کا نتیجہ ہے - بر خلاف اس کے جرمن اور انگریز دین پر قائم ہین اور مذہب کی حمایت کرتے ہین اون کی ترقی جاری ہے"۔

آقائے تقی زادہ نے زہر کی مادی مثال کو صحیح نہین سمجھا اور جرمن و انگلستان کی ترقی کے لئے دوسرے اسباب ظاہر کیئے اور کہا کہ "مذہب اسلام اچھی چیز ہے مگر وعظ و نصیحت سے پھیلنا چاہیئے جیسا کہ مکہ مین پیغمبر صلعم نے پھیلایا دوسرے لوگون کو کسی لئے مجبور کیا جاوے کہ ہمارے ہمخیال ہو جاؤ"!!

انہون نے صلاح دی کہ ڈماکراٹ کو لازم ہے کہ کوشش کر کے علمائے نجف سے اور خود بھی باہم مصالحہ کرین مگر تقی زادہ کی کوئی زیادہ خواہش مصالحت کی معلوم نہ ہوئی - تقی زادہ نے یہہ بھی کہا کہ عیسائی پادری بیجہ روپیہ خرچ کرتے رہے اور یورپ مین اپنی زبردست طاقت کو قایم رکھا - یہان تک کہ گیلیلیو کو بھی یہہ کہنے پر مجبور کیا کہ "زمین گردش نہین کرتی" مگر دیدرو - روسو وغیرہ کی بات (یہ وہی حکماء ہین کہ مین نے اپنے رسالہ اسباب ترقی ایران مین ڈماکراٹ کو ان کا مقلد بتایا تھا) حق تھی اسلئے پھیل گئی -

آخر مین راقم نے سوال کیا کہ آیا یہہ بات درست ہے کہ ڈماکراٹ قائل ہین کہ مخالفون کو قتل کر دینا چاہیئے - اور آپ نے فتح طہران کے وقت سپہدار کو تار دیا تھا کہ چند ہزار آدمیون کو پھانسی دی جاوے تو ایران کی آزادی محفوظ ہو گی ورنہ نہین - کیا خوف کی حکومت کے بعد ارتجاع (واپسی بہ خیالات سابقہ) ضرور نہین ہے؟ -

تقی زادہ نے جواب دیا کہ مین نے ایسا نہین کیا اور اصولاً بھی مین خلاف ہون کہ لوگون کو قتل کیا جاوے - اصول ڈماکریسی کے یہ بات محض خلاف ہے اس وجہ سے بھی کہ مابعد یقیناً لوگ دوسری طرف چلے جاتے ہین - مین مجاہد ہون اگر میرا مسلک قتل ہوتا تو ضرور ظاہر کر دیتا اور اوس کے دلائل بھی بتا دیتا"۔

(نوٹ) اس قول کی درستی مین شک نہین کہ تقی زادہ اگر قتل کو مفید سمجھے تو اوس کو علانیہ ظاہر کرنے کی جرأت رکھتا ہے -

مین نے کہا "اس مین شک نہین کہ ایک گروہ قتل پر آمادہ رہتا ہے"۔

آقاے نقی زادہ اور سید ابوالفتوح نے کہا کہ "وہ آوباط اور بدمعاش ہین کسی حزب یا فرقے کی طرف سے مجاز نہین ہین۔"

قسطنطنیہ کا عجائب خانہ عتیقات

پرانی نادر چیزون کا عجائب خانہ بہمراہی سید ابوالفتوح دیکھا۔ ہر شخص سے ۱۰ (بابالار) داخلے کے لئےجاتے ہین۔ تصاویر قدیم۔ ظروف قدیم۔ سکہ ہاے قدیم۔ زیورات و اسلحہ قدیم۔ تابوت قدیم۔ ایسی بڑی سنگین تصویرات ہے لیکر جن کو بغیر مشین کے اوٹھانا محال ہے ناخن کی برابر نگون تک کئی لاکھ چیزین اس عجائب خانہ مین ہون گی۔ ان کے تفصیلی حالات لکھنا ایک سال کا کام ہے۔ اسپربا (سریانی) یونانی رومی۔ فونیشیا کے عہدون کی اشیاء اور بعض چیزین جو ایران سے لائی گئین (الگ اسلامی حصے مین) یہہ سب موجود ہین۔ عجائب خانہ کی الماریون کے سامنے محض ہم ایک سرے سے دوسرے سرے تک ایک طرف گذر گئے اور دوسری طرف کی الماریون کے سامنے کو لوٹ گئے یہہ چکر دو میل سے کم کا نہ ہوگا اور ایک گھنٹہ سے زیادہ محض سامنے آہستہ آہستہ گذر جانے مین صرف ہوا۔ عمارت بھی بہت بڑی ہے اور متعدد کمرے اوس کے اندر ہین۔

اس عجائب خانہ سے یہہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ بت تراشی۔ سنگتراشی۔ ظروف سازی و اسلحہ سازی اقوام مین۔ جو سب چیزین بابل اور شہرون کے کھودنے سے نکلی ہین ان مین قدیم قومون نے کسقدر ترقی کی تھی۔ اور زمانہ کتنے رنگ بدل چکا ہے۔ جو شخص قسطنطنیہ آوے لازم ہے کہ یہہ عجائب خانہ جسکو یہان میوزیم کہتے ہین ضرور دیکھے۔ بعض حصون کی تصویرین کتاب کی شکل مین مطبوعہ تھین اور حالات بھی فرانسیسی مین درج تھے سو جگہ مین سے کہین ایک جگہ ترکی نام بھی درج ہوگا۔ اکثر چیزون پر فرانسیسی مین مختصر حالات لکھے تھے کہین کہین ترکی مین بھی۔ وجہ ظاہر ہے کہ ترک اسکو بہت کم دیکھتے ہین۔ اجنبی اکثر دیکھتے ہین اور فہرست وغیرہ بنانے کا سب کام عیسائیون کے سپرد ہے۔ حفاظت مسلمان سپاہی کرتے ہین۔

سلطان عبدالحمید خان معزول

شہر مین سلطان معزول کی تصاویر کہین آویزاں معلوم نہین ہوئین۔ البتہ البم مین

دیگر سلاطین کے ساتھ مجبوری فروخت ہوتی ہین - یا ایسی تصاویر جن مین مضحکہ اور مزاح کیا گیا ہے یعنی چہرہ بنایا ہے جس مین ناک، کان، آنکھین سب برہنہ عورتون کی یار قاصہ عورتون کی ہین جنکے ہاتھ مین آلات غنا ہین یہہ تصویرین علانیہ بکتی ہین - مطلب ان تصویرون سے یہہ ہے کہ سلطان مخلوع ان چیزون مین مبتلا تھے - مین نے دریافت کیا کہ ان سے ملنے کی اجازت ممکن ہے یا نہین؟ تو ایک ایرانی نے کہا کہ وہ زندہ نہین ہین - دوسرے شخص ترک نے کہا کہ زندہ ہین مگر ملنا محال ہے - مین بھی ایسا ہی سمجھا تھا کہ ملنا ممکن نہین لیکن سلطان معزول کی ایسی ہتک جیسی تصویرون سے ظاہر ہے عثمانی اور اسلامی مصلحت کے خلاف ہے

طیونسی نوجوان اور یہود نوجوان طیونسی عرب جو ہوٹل مین مقیم ہے بہت شاکی ہے کہ ان ترکون کے دل مین عرب کی دوستی نہین - ہم اس محنت سے یہان آئے مگر یہان کی حالت اب کچھ اور ہے - اسلام کی علامات نظر نہین آتین - نیز اونھون نے کہا کہ ہم ہندوستان وغیرہ کے حالات سے واقف ہین مسلمانان ہند ہماری حالت سے واقف نہین - مین نے قبول کیا - حجۃ اللہ البالغہ مصنفہ شاہ ولی اللہؒ کی وہ تعریف کرتے تھے - اگرچہ کہتے تھے کہ دلائل فلسفیانہ اوس مین زیادہ ہین - یہ کتاب واقعی اہل ہند کے لئے ہی مایۂ ناز ہے - اور ٹیونس کے یہود کے سخت شاکی تھے اور کہتے تھے کہ مراکو مین بھی یہودی فرانس کے دست و بازو ہین اور فرانس کو مراکو مین اپنی ترقی تجارت کے لئے یہودہی بلاتے ہین - اس مین شک نہین کہ یہود کا اندرونی اثر یورپ مین بہت ہے اور نوجوان ترکون مین اور بھی زیادہ -

اس ٹیونسی شریف عرب کو یہود سے بڑی نفرت ہے - وہ کہتا تھا کہ مجھے دو قومون سے محبت ہے (۱) عجم سے کہ وہ اہلبیت سے محبت رکھتے ہین اور علوم عربی کو اُنھون نے رواج دیا (۲) ثانیاً روس سے کہ وہ یہود کے دشمن ہین - سرسید کے نام اور حالات سے وہ واقف تھا مگر اسقدر کہ اونھون نے بائبل کی تفسیر لکھی تھی اور نیچری تھے

لطیفہ مذہبی از جید مرزا ابوالفتح طہرانی یہ نوجوان مجتہد کتاب "مسلک الامام فی سلامۃ الاسلام" کا مصنف ہے - زبان ترکی - عربی - فارسی اور علوم دینی حدیث و فقہ سے بخوبی واقف ہے اور مدرسۂ قانون اسلامبول مین زیر تعلیم ہے -

اور زبان قدیم فارس سے بھی ماہر ہے - کتاب جاماسپ حکیم مین (جو مذہب زردشت کے خلفاء و اولیاء مین سے ہے) اور جس کی بہت سی باتین اسلام کے متعلق بھی ہین منجملہ اون کے ایک دلچسپ فقرہ اونھون نے پڑھکر سُنایا جس کو مین مُسلمانون کی عبرت کے لئے یہان نقل کرتا ہون :-

"دادگرے است کہ پیمبرے از تازیان برانگیزاند و برو آیینے دہد بہین ترین آئین ہا - سو بدان آن آئین چنین آن آئین را بہم زنند اگر بہ آئین گرش نشان دہی نمی شناسد"۔

(ترجمہ) "عادل خدا ہے جو عرب مین ایک رسول کو کھڑا کریگا - اوس کو ایک قانون عطا کریگا جو سب قوانین سے اعلے و برتر ہوگا - اوس قانون (مذہب) کے پروہت اوس کو ایسا الٹ پلٹ کرین گے کہ اگر خود صاحب قانون (مذہب) کو بتایا جاوے تو وہ اوس کو شناخت نہ کریگا"۔

تقی زادہ اور راقم

تقی زادہ کے متعلق راقم کی یہ رائے ہے کہ وہ ایک نیک نیت نوجوان ہے جس کا دماغ تاریخ انقلاب فرانسہ اور تاریخ بیداری یوروپ پڑھتے پڑھتے واقفات اور اُصول اسلام سمجھنے سے قاصر ہو گیا ہے میرا خیال اوس کے مذہب کی نسبت یہ ہے کہ غالباً وہ بہائی نہین ہے اگرچہ امکان ہے کہ طبعی مذہب ضرور ہے مجھ سے اونھون نے کہا کہ آپ کی رائے وہی ہے جو بعض بڑے مسلمان مصلحین مثل شیخ جمال الدین و محمد عبدہ کے تھے کہ اسلام مین وہ سب باتین ہین جو ترقی کے لئے لازم ہین اونکین کی اشاعت کافی ہے - آپ ایک اصلاح مذہبی کی بُنیاد کیون نہین ڈالتے؟ - مین نے کہا کہ اصلاح اخلاق بسبیل اسلام یہی اصلاح ہے رہا اپنے نام سے فرقہ قائم کرنا نہ مین اس کو جائز سمجھتا ہون نہ اس قابل ہون البتہ ایک انجمن اخلاقی اصلاح کی غرض سے قائم کرنا چاہتا ہون

پنجشنبہ - ۱۱ اکتوبر ۱۹۱۱ء قسطنطنیہ - ہوٹل مسرت

امریکہ کا سفر ملتوی

آج سخت سردی رہی اور دن بھر ترشح رہا - مین نے کل یوروپ و امریکہ جانے کے لئے سامان خرید لیا تھا یعنی اس سفر کے لائق صندوق و بوٹ وغیرہ - اور شاید آج روانہ ہو جاتا - مگر یکایک دو وجہ سے خیال بدل گیا - اوّل یہ کہ جس اسلامی کام کے لئے مین امداد چاہتا ہون جب تک پہلے وہ قائم نہ ہو جاوے اور خود

اپنی قوم سے امداد نہ لوں غیروں سے طلب امداد مناسب نہین - دوسرے قسطنطنیہ کی سردی دیکھکر اندیشہ ہوا کہ لندن و نیویارک مین بھی یہی حالت نہی تو بیمار ہو جاؤن گا -

جہاز کی تلاش کوئی زباندان نہ ملا - یہان کے کالج کے طلبا مین سے ہوٹل کے قہوہ خانہ مین ایک عربی اِلمصری طالب علم سے پوچھا کہ بیروت جانے والے جہاز کی تاریخ کیا ہے ؟ - وہ بیچارہ مع اپنے دوست کے ترشح کی حالت مین جہاز و نکلے ایجنٹون کے پاس لیگیا - معلوم ہوا کہ دوشنبہ کو ایک جہاز جاتا ہے اور ایک کل جاتا ہے مگر اوس مین سب جگہ بھر گئی ہے - بطور خاص درجہ اوّل مین جگہ لین تو اس ۳ دن کے سفر جہاز کے لیئے ایکسو دس ۱۱۰ روپیہ دیئے جاوین - ریل سے بھی راستہ ہے - مگر حلب کے بعد ایک دو دن گاڑی مین جانا پڑتا ہے تب دمشق تک پہونچین گے اور ۸ دن لگتے ہین - اسلیئے کوئی بات طے نہ کی -

ملاقات ثانی با تقی زادہ کل مین نے جناب تقی زادہ سے وعدہ کیا تھا کہ دو ساعت بعد دوظہر ملاقات کرون گا - مگر بوجہ ترشح و سردی و رفیق کے نہ آنے کے نہ جاسکا - مابعد اونھون نے پیغام بھیجا کہ منتظر ہین - عصر کے بعد گیا اور پھر چند معاملات مین طولانی گفتگو ہوئی - فرقہ ڈماکراٹ کے اس مسئلہ کے کہ روحانی اور سیاسی قوتون کو بالکل جدا کیا جاوے اونھون نے اوّل یہہ معنی بیان کیئے کہ انتظامی معاملات اور اجرائیات مین مُلا بیجا دخل دیتے ہین اون کو روکا جاوے - مین نے قبول کیا - لیکن کہا کہ اگر اس فقرے کے وسیع معنی لیئے جاوین تو یہہ بھی ہو سکتا ہے کہ سلطنت کا کوئی مذہب ہونا چاہیئے - یا قانون اساسی کا یہ فقرہ کہ "شاہ ایران کو لازم ہے کہ مسلمان اور مروّج کا مذہب اثنا عشری باقی رہے - تقی زادہ اور اون کے ایک ساتھی نے جو سابق مین ممبر پارلیمنٹ ایران تھے کہا کہ سب مذہب برابر ہین اور اس فقرہ کے صرف یہہ معنی ہین کہ ایران مین اکثریت شیعہ مذہب کی ہے اس لئے اوس وقت تک بادشاہ مسلمان رہیگا - کیا ایران کو حق نہین کہ اپنا مذہب بدلدے مین نے کہا کہ بیشک قانونی حق ایران کو حاصل ہے اور یہہ حق بھی حاصل ہے کہ اپنی گردن ہر شخص آپ کاٹ لے - مگر سوال یہہ ہے کہ فرقہ ڈماکراٹ کے ذہن مین کیا خیال ہے - یہ اصول کہ قواے روحانی اور سیاسی الگ الگ ہین

آپ لوگون نے کہان سے یہہ خیال لیا ہے؟ - آقاے تقی زادہ نے کہا کہ ضرورتا ایران نے ہم کو یہہ خیال بتایا ہے
مجکو معلوم نہ تھا کہ بہائیون کا یہ عقیدہ ہے - اس کے بعد مین نے یہہ دریافت کیا کہ یہہ مواد جو قانون اساسی مین ہے کہ
خلاف شریعت کوئی قانون پاس نہ ہونا چاہیئے - اس کی بابت آپکا کیا خیال ہے؟ - اونھون نے کہا کہ اس مین
کسیقدر ترمیم کی ضرورت ہے - مگر جو لوگ اسلام خواہ ہین اور جو لوگ آزادی خواہ ہین ممکن ہے کہ دونون متفق ہو جاوین
اور جبتک مذہب اسلام یا شیعہ کو اکثریت ہے شیعیت کے موافق قانون ہونا چاہیے -

میرے خیالات کو اونھون نے دریافت کیا - مین نے کہا کہ ایک ایسی انجمن قایم کرنا چاہتا ہون جو ایک طرف اخلاقی
حالت درست کرے اور دوسری طرف اسلام کو ہنود کی سب قومون اور بدھوؤن مین شایع کرے کیونکہ ایران
مین اسلام کمزور ہوتا جاتا ہے - اونھون نے کہا خود مرکز یعنی نجف یا کاظمین ایسے علما رطیار کرنے کی سعی کیون نہین
کرتے جو علوم جدیدہ سے واقف ہون - موجودہ مجتہدین کے بعد جو لوگ ہین وہ جدید خیالات کے بہت زیادہ
خلاف ہین -

مین نے بہائیون کی تعداد کی بابت سوال کیا - اونھون نے کہا اون کی تعداد مجھے معلوم نہین طہران
مین مین نے ایک کو بھی نہین دیکھا !! - تبریز مین ۳ - ۴ آدمیون کو سُنا ہے - مین نے کہا تعجب ہے کہ
آپ سیاسیات مین دخل ہوکر اس فرقہ کی تعداد سے ناواقف ہین - میرے اندازہ مین پچاس ہزار اور ایک
لاکھ کے درمیان ہون گے - تقی زادہ نے کہا کہ خود بہائی پانچ ملین بعض دو ملین کہتے ہین مگر تعداد ایک لاکھ
ضرور ہوگی - بعض دیہات وقصبات مین کُل بہائی ہین -

مین نے سمجھا تھا کہ ڈماکریٹ اسلام کے لئے کچھ کام کرین - مگر تقی زادہ نے کہا وہ سیاسی فرقہ ہے جس طرح
مثلاً جمہور کو اوس کے مذہب سے سوال کرنا یا اوس کو مذہب کے موافق یا خلاف سمجھنا ٹھیک نہین ایسی ہی ڈماکریٹ ہین
مجکو آج تقی زادہ کے طبیعی ہونے مین بھی شبہ پیدا ہوا اور بابیت کا کسیقدر اندیشہ ہوا - کیونکہ وہ ایک ایسے
زمانے کا منتظر ہے کہ ایران کا مذہب اسلام نہ رہے - مگر سید ابو الفتوح کہتے ہین کہ وہ لاابالی ہے اور بہائیون سے

ہرگز مربوط نہیں بلکہ اون کا مضحکہ کرتا ہے - مین اس آخری رائے کو اس لئے قبول کرتا ہون کیونکہ جو لوگ ہمیشہ معاشرت
دیکھتے ہین وہ بہتر واقف ہوتے ہین -

تضییع وقت اسلامبول مین

مین متاسفانہ دیکھتا ہون کہ ہمارے ہوٹل کے شاندار قہوہ خانے مین اور دیگر ہوٹلون مین ایک بات
یعنی اخبار بینی کے سوا جس کا شوق یہان بہت ہے وہی کیفیت تضییع اوقات کی ہے جو طہران
مین ہے[1] - سیکڑون ہزارون آدمیون کو اور کچھ کام بجز شطرنج و گنجفے کے معلوم نہیں ہوتا - بعض لوگ جو کلاہ ترکی کے
گرد منجمد سفید عمامہ مدور رکھتے ہین جو علامات مشایخ و علماء کی ہے وہ بھی اسی مین مبتلا ہین - البتہ ایک بات یہان
قابل تعریف ہے یعنی بلحاظ شہر کی وسیع آبادی کے جو ایک ملین سے زیادہ بیان کی جاتی ہے - فقراء اور سائلون کی تعداد
سڑکون پر بہت کم معلوم ہوتی ہے -

مسئلہ طرابلس الغرب و باہمی اختلاف

شہر ٹرپولی پر کئی دن سے اٹلی نے قبضہ کر لیا ہے جنگ خشکی مین جاری ہے - مگر دولت عثمانیہ کچھ
نہین کر سکتی - مین نے تین دن ہوئے وزیر اعظم کے نام ایک خط انگریزی مین روانہ کیا تھا کہ آپ کو
چاہیئے کہ مسلمانان عالم کے جو نائب موجود ہین اون کا جلسہ کر کے تمام مسلمانان عالم کی تجارت اٹلی سے بند کرا دیجے
اور اہل طرابلس کو حکم دیجئے کہ وہ اٹلی کو بالکل بائیکاٹ کرین کسی قسم کی امداد انتظام مین نہ دین - مین نے یہ بھی لکھا
تھا کہ آپ فوج نہیں بھیج سکتے - روپیہ در افسر صومالی لینڈ اور سوڈان مین بھیجکر ملا کی مدد سے اٹلی کے علاقے پر
تاخت کرین اور یہ بات مشکل نہ ہوگی" - مگر افسوس ہے کہ اس پر عمل نہ ہوا یا نہ ہو سکا ورنہ صلح کے وقت بہت اچھا معاوضہ اٹلی دا[illegible]
کو دیکر طرابلس کو بچا سکتے تھے - مگر یہان آجکل عرفی (فوجی) حکومت ہے - اس سے خوف ہے کہ مسلمانون مین جوش پیدا
نہ ہو - اعلانات و اشتہارات شایع کرنے کی اجازت بھی لے لی گئی ہے - سلطنت اس خوف سے کہ مسلمان عیسائیون کو
قتل نہ کرین خود مسلمانون کو دباتی ہے - حتے کہ اخبارون نے زور دیا کہ اٹلی کے باشندون کو ملک سے نکال دیا جاوے -
تاجرون نے اون سے لین دین بند کر دیا - سفیر جرمن نے وزیر خارجہ سے ملاقات کر کے کہا کہ یورپ پر ترکی کے تحمل

[1] مختصر ایہ دیکھنا کافی ہے کہ شام و مصر کے ممالک و بندرگاہون مین ہندوستان سے بھی زیادہ تضییع اوقات کی عادت ہے - !! (مصنف)

کا دشمن اثر ہوا ہے- اہل اٹلی کو نکال دیا گیا تو وہ اثر کم ہو جاوے گا- اون کو رہنے دیا جاوے- چنانچہ حکم اخراج (جو زمانۂ جنگ مین لازمی ہے کہ خبرین دشمن کو نہ پہونچین) ملتوی کر دیا گیا-

حقی پاشا صدر اعظم سابق نے باوجود متواترا طلاعون کے جرمنی کے مشورہ اور دوستی کے بھروسے پر کافی افواج طریپولی مین نہ بھیجین- جسقدر پہلے وزرا نے بھیجی تھین یا ملک مین فوج بموجب قاعدہ اختیاری تھی وہی رہی بلکہ یمن او رالبانیا کی جنگ کیلئے فوجین نکال کر وہ ملک گویا خالی کر دیا- نتیجہ یہہ ہوا کہ یہہ روز بد دیکھنا نصیب ہوا-

یہ بتانا بیموقع نہین کہ یہہ وزیر اعظم تین سال قبل سفیر طالیہ مین تھا- لہذا عثمانیہ قوم خیانت کا شبہ کرتی ہی- مسلمانان ہندوستان یعنی اہل مدراس- بمبئی- لاہور کے جلسون کے تار روز چھپتے رہتے ہین اسی طرح یمن وغیرہ سے ہمدردی کے تار آتے ہین- مگر بحری قوت کے بغیر کیا ہو سکتا ہے- بیس دن ہوئے جنگ شروع ہوئی مگر اب تک وزارت کامل طور پر تشکیل نہین ہوئی- باہم پارٹیون مین نزاع ہے- لندن کے مسلمانون نے تار دیا ہے کہ دوست مغموم اور دشمن خوش ہین- یہ موقع ہے کہ آپس مین اتفاق کرین- کل یہہ تجویز پیش ہوئی تھی کہ اخبارون کو اختیار نہ ہو کہ وزرا کے کامون پر منفرداً یا مشترکاً اعتراض کر سکین- یعنی جب تک فوجی قانون ہے ایسا ہی قاعدہ رہے- چند ممبران پارلیمنٹ گئے اور وزیر اعظم پر اعتراض کیا- آخر یہہ تجویز نامنظور ہوئی- مگر اب بھی چھوٹے اعلان و اشتہارات چھاپنے کی ممانعت ہے-

[۱۳ اکتوبر ۱۹۱۱ء]

تلاش جہاز آج تمام دن جہاز دن کی تلاش مین گذرا- معلوم ہوا کہ اگر کل روانگی نہ ہوئی تو پھر ایک ہفتہ اور قیام کرنا پڑیگا- اور کل صرف درجہ اول مین ٹکٹ باقی ہے جس کا کرایہ زیادہ طلب کیا گیا- اسقدر روپیہ بجٹ مین نہین ہے- صرف ۳ دن کا یہ سفر ہے- آخر مین نے کہا کہ اگر درجہ دوم کا کرایہ لٰ۵ روپیہ لین اور ٹکٹ دین تو مین راضی ہون- ایجنٹ مرزا زین العابدین نے کہا کہ روپیہ لائیے شاید کپتان کو راضی کر سکون- دو دفعہ دو میل پر پیو غلی کو غلطہ سے گوک اینڈ کو مین بذریعہ ٹنل غلاطہ اور ٹنل ریلوے گیا ہین جس سے راستہ کھود کر ایک بار خود پہاڑ کے اوپر چڑھنا پڑا جس کے نیچے ٹنل جاتی ہے- بہرحال روپیہ لایا اور دلال کو دیا- قریب مغرب کے دلال نے جواب دیا

کہ ۱۵۷ فرانک سے کم نہین لیتے - اور کہا کہ اگر چار دن بعد جاؤ گے تو جہاز ٹھہرتا ہوا آٹھ دن مین پہونچے گا - روپیہ پوزانہ تھا ہنڈی تھی - مگر بیروت مین لینی منظور تھی - آخر نمونے کا ایک طلائی تومان دیا - دلال نے اپنا کمیشن ۵ فرانک (سے) بظاہر معاف کیا - مین نے اپنا ایک آہنی صندوق جو زاید تھا - کیونکہ سفر یوروپ کی نسبت سے دوسرا صندوق خریدا تھا اوس کو ہدیۃً دیا - دلال موصوف روپیہ یعنی ۷ اشرفین فرانسیسی اور اور ۳ مجیدی لیکر گیا - اُمید ہے کہ صبح کو ٹکٹ لاوے - مگر لطف یہہ ہے کہ اب سقدر خرچ باقی ہے کہ نوٹ کے ایرانی سکے بجاے اگر عثمانی سکہ کر لیا جاوے تو بیروت سے اُترکر حمال کا کرایہ بمشکل ادا ہو سکتا ہے - اور جا بجا جہاز مین خرچ محال ہوگی - مگر سفر زیارت نبی مین سب مشکل سہل ہے - سہ

کن کہ ملول بودے از نفس فرشتگان　　　قال و مقال عالمے می کشم از برائے تو

[۱۳ اکتوبر ۱۹۱۱ء - روز جمعہ (اسلامبول در جہاز)]

ٹکٹ ملگیا مگر کس طرح؟

آج کئی گھنٹہ انتظار کے بعد دلال حجاج آیا کہ آپ مجکو بُرا کہین یا بھلا مگر مین نے ایک کام کیا یعنی تیسرے درجہ کا ٹکٹ لے لیا ہے - کیونکہ درجۂ اوّل کی قیمت ۱۶۸ فرانک کر دی گئی ہے - تیسرے درجہ کے ٹکٹ کی قیمت اصلی (۳۰) فرانک ہے مگر اس اسلامی حکومت مین بھی بدمعاشون اور حیلہ بازون کا ایک گروہ ہے جو فرانسیس کمپنی کے جہاز کے کل ٹکٹ شروع مین خرید لیتے ہین اور پھر ۸۰ فرانک کو بیچتے ہین - ہمارے ہاتھ سو فرانک (للعہ) روپیہ مین ایک دوسرے مالک نے فروخت کیا - یہان تک تو ٹھیک تھا کہ درجہ سوم کا ٹکٹ تگنی قیمت کے قریب بکتا ہے - مگر ایک اشرفی زائد ہماری دلال نے براہ دوستی خود رکھی یا دوسرے کو دی - بہرحال یہاں دن کی اسلامی ہمدردی تھی جسکا شکریہ ادا کیا -

آپ وقت یہہ سنکر کہ مین جا رہا ہون تقی زادہ ملاقات کو آئے - مجکو تقی زادہ جیسے فہیم اور نیک طبیعت لوگون کو دیکھکر سخت افسوس ہوتا ہے کہ باوجود دینی تعلیم پانے کے رسمی اسلام سے گریزان ہین اور اس کی وجہ یہہ ہے کہ اپنے ملاؤن کی زبردستی اور مظالم اور خود غرضی مدت تک دیکھ چکے ہین کہ اسلام کے نام سے کیا کیا کرتے ہین لیکن تمام

لینا نہین چاہتا - مگر معتبر ذریعے سے جو کچھ مجکو بعض مشہور اکابر مشروطہ خواہ مُستبد علماء طہران کے خانگی خلاق معلوم ہوے اون کی بابت بس اتنا کہنا کافی ہے کہ "چور کی مان کُٹھلے مین سر دے اور روے"

الغرض اظہار کے قابل حالات نہین ہین اس لیے مین افسوس کے ساتھ لامذہبی کے اصلی بانیون کو ملزم قرار دیتا ہون -

جہاز کی حالت ہمارا جہاز "سینی گال" بعد عصر روانہ ہونے والا تھا - مین ۹½ بجے دلاّل کے تقاضے سے یہان آیا - جہاز بہت بڑا ہے اور علاوہ درجۂ اوّل و دویم کے درجہ سویم مین دو منزلہ کابکین جانورون کی سی بنی ہوئی ہین اور خالی جگہ کہین بھی نظر نہ آئی - راستہ چھپتین - کابکین سب پر تھین - ایک کابک مین ۴ - ۵ آدمی پڑے تھے اوس کے مقیم ایرانی خادم سے ہمارے دلاّل نے کچھ کہا کہ اوس کا ہم وطن تھا اور اُس ایرانی نے اپنے یہان جگہ دیدی - ورنہ سخت دِقّت ہوتی - اوس کے مالک ابتک نہین آئے تھے - حاجیون کو اسقدر تکلیف ہے، اور اس کثرت سے روپیہ اون سے لیتے ہین کہ کوئی چیز مثل اس نظارہ کے مُسلمانون کی نا قابلیت کا ثبوت نہین کہ ہر سال بیشمار مُسلمان ہر ملک سے روانہ ہوتے ہین - مگر یہ قوم ایسے کام کو بھی انجام نہین دیسکتی جس مین اون کا اپنا آرام - مالی فائدہ اور ثواب آخرت بھی ہے - جہاز کثیف اور بیت الخلاقابل نفرت -

اسلامبول کی صفائی و خوراک اسلامبول کی غلاظت - کتون کی کثرت وغیرہ کے جو قصے سیاحان یوروپ بکثرت لکھا کرتے تھے - مین نے ۴ - ۵ میل کے چکر مین خواہ ایوب سلطان کے قصبے مین کہین یہ حالت نہ پائی - بلکہ غیر معمولی عمدہ صفائی دیکھی - اور یوروپین روس کے جنوبی مشہور شہر اوڈیسہ سے کمتر صفائی نہ تھی - بلکہ بڑے بازار اور راستے زیادہ صاف تھے - لوکندون مین کھانے بہت صاف طور پر فروخت ہوتے ہین ایک فہرست میز پر لکھکر رکھدیتے ہین ہر کھانے کی قیمت مقابل مین لکھی ہوتی ہے جس کھانے کو حکم دیا جاتا ہے مہیا کرتے ہین اور مالیت قیمت کی میزان کر کے قیمت لیتے ہین - پانی عمدہ اور صاف بند بوتلون مین رہتا ہے کہ سفید شیشون مین بھر کر سامنے رکھدیتے ہین - ایک شخص نے ۳۰ روپیہ ماہوار مین دو وقت کھانا ٹھہرایا ہے

کا کھانا ان ہوٹلون مین کھا سکتا ہے اور میوہ وغیرہ بھی چاہے تو ۴۰ - ۵۰ روپیہ ماہوار مین مل سکتا ہے -

مُلازمان ہوٹل کا اِنعام

بعد تجربے کے مین کہہ سکتا ہون کہ ہوٹل کانسٹنٹ کے ملازمون کو جن کے پور نہین پایا اور کام کے لئے بھی وہ ہروقت آمادہ رہتے ہین - ہر کمرے کے سامنے ایک بٹن لگا رہتا ہے اوس کو دبانے سے دفتر مین جو منزل اولی مین دروازے کے پاس ہے خبر ہو جاتی ہے وہ ٹیلیفون کے ذریعہ سے اوس منزل کے ملازم کا جسکا کمرہ جُدا ہوتا ہے خبر کرتا ہے کہ کمرہ نمبر فلان مین تم کو طلب کرتے ہین - ملازم ایک منٹ کے اندر پہونچ جاتا ہے - کام کرنے سے انکار نہین کرتا - ہمارے کمرے مین اس ۸ دن کی قیام مین مختلف اوقات پر ۳ آدمی دو رومی عیسائی اور ایک مُسلمان لڑکا کام کرتے رہے اور خط ڈاک مین ڈالتے رہے - چلتے وقت ہر ایک کو مین نے بموجب دستور صرف ایک ایک قرش دیا اور اُنھون نے شکریہ کیساتھ لے لیا -

رخصت اور سید ابو الفتوح آفندی

میرے دوست سید ابو الفتوح جو یہان قانون بین الاقوام کی تعلیم پاتے ہین اور خود بھی تعلیم دیتے ہین اون کو کل مین نے بطور یادگار ایک تحفہ دینا چاہا - حالانکہ اونھون نے ۵ دن تک ۳ - ۴ گھنٹے روز میرے لئے خرچ کئے - مگر باوجود اصرار تحفہ لینے سے انکار کیا - بلکہ اون چیزون کو اپنی طرف سے میرے بچے کے لئے دیدیا - اس سفر مین بہ غرض ہمدرد بہت اچھے شخص ملے - جہاز مین ایسا ہجوم الناس ہے کہ چلنا دشوار تھا - مگر تلاش کر کے میرے پاس پہونچے - مین نے اون کا شکریہ ادا کیا - مجھے اُمید ہے کہ بعد تکمیل تعلیم بہت اپنے ملک کے اچھے خادم ثابت ہون گے -

[۱۴ اکتوبر ۱۹۱۱ء - جہاز سینی گال : در راہ بیروت]

رفیقان جہاز

میری کابک مین ایک صاحب سید علی ہین جو مرحوم وزیر بخارا کے داماد ہین اور اوس وزیر کے دست راست تھے - وزیر موجودہ جو ایک سال سے معزول ہین اون کے زمانے مین فوج کے ایک حصہ کے سردار تھے - پونے دو سال ہوئے عشرہ کے دن بخارا کے سنی و شیعہ مین فساد ہوا - اوس کے بعد بخارا کے ترکمانون نے روس سے اون کی شکایت کی حالانکہ سید علی کو سنیون کے محلہ مین امیر نے اس غرض سے مقرر کیا تھا کہ وہ باہر نکلکر بلوہ نہ بڑھائین [illegible] وزیر بخارا نے

مابعد اس حیلے سے کہ ہماری جان کی حفاظت منظور ہے ایک گاؤن مین اون کو رہنے کا حکم دیا۔ وہ امیر مر گیا۔ اب
اوس کے بیٹے نے ان کو تین گاؤن مین سے کسی ایک مین رہنے یا حج کو جانے کی اجازت دی۔ اب اپنے نوجوان فرزند
سید محمد نواسہ وزیر سابق اور اپنے رفیق مرزا غلام رضا کے ساتھ حج کو جا رہے ہین۔ بہت نمازی اور باوضع
شخص ہین۔ کسی نے اون سے کہا کہ تم نے مشہد مین ایک ہزار تومان خرچ کیئے۔ اب اس درجے ہین کیون بیٹھے ہو؟
اونھون نے کہا کہ وہان روپیہ مسلمانون کو پہونچتا تھا یہان فرانس کے نامسلمانون کو کیون دون؟۔ ان کا ارادہ
تھا کہ ایران مین ملازمت تلاش کرین۔ اور صرف مشہد مقدس مین رہنے کے بعد کہتے ہین کہ مین نے کہا کہ صدر حمت
بر بخارا ے ما۔ چنانچہ بخارا واپس گئے۔ اب چاہتے ہین کہ بعد حج و زیارات کابل مین امیر کے پاس جا کر طلب ملازمت کرین

فساد بخارا کے حالات بخارا کے افسوسناک فساد کی بنیاد صرف اسقدر نکلی کہ عاشورا کے دن وہان کے شیعہ (جو ایرانی الاصل
ہین) اور منجملہ دو لاکھ آبادی کے پندرہ ہزار کی تعداد مین ہین بازارون کے اندر ماتم کرتے ہوئے جا رہے تھے ایک
ترکمان طالب علم اون کو دیکھکر ہنسنے لگا۔ عزادارون نے اوسکے دو تین تھپڑ مارے۔ اسپر دیگر لوگ آ گئے اور طرفین
سے دو دن تک بلوے رہے۔ ڈیڑھ سو آدمی قتل ہو گئے۔ وزیر بخارا جو شیعہ تھا معزول ہوا اور روس کا تسلط بخارا
مین اور بھی زیادہ ہو گیا۔ اکثر مسلمانون کی حالت ہے کہ ایک دوسرے کا خون بہانے کے لئے ہر وقت آمادہ رہتے
ہین جس کی یہ ایک ادنے مثال ہے۔

ریاست بخارا کی پالیٹیکل کیفیت امیر بخارا کا نام امیر عالم ہے۔ وہان اون کو امیر المومنین کا خطاب خطبون مین دیتے ہین۔ یہ امیر بالکل
روس کے حکم مین ہے اور اندرونی معاملات مین روس کا کونسل اور گورنر ترکستان جس طرح چاہے مداخلت
کر سکتا ہے۔ بخارا کی رعایا کی تعداد (ان لوگون کی اطلاع کے بموجب) بقدر بیس لاکھ اور رقبہ دس ہزار میل اور فوج
بارہ ہزار مشہور ہے۔ مگر واقعی باقاعدہ اور بے قاعدہ ملاکر آٹھ ہزار۔ چالیس سال پہلے ۵۰ لاکھ آبادی تھی اب
۲۵ لاکھ روس کے ماتحت ہو گئی ہے۔ آمدنی کا تخمینہ ۶½ کروڑ روپیہ جو اونھون نے بتایا ہے میرے نزدیک صحیح
نہین۔ اگرچہ ملک کو وہ بہت زرخیز بتاتے ہین اور مختلف ابواب کی آمدنی ظاہر کرتے ہین مگر میرے خیال مین

دو کروڑ روپیہ (چودہ ملین منات) آمدنی ہونی چاہیئے۔ میرے ساتھی کہتے ہین کہ وہان ٹیکس لینے کا قاعدہ نہین تاجرون اور زمینداروں پر حکما ایک رقم مقرر کر دیتے ہین اور وہ دینی پڑتی ہے۔ خواہ تجار تباہ ہون یا باقی رہین علاوہ بخارا کے اوس سے ایک کمتر اسلامی ریاست خیوا بھی روس کے ماتحت ہے۔ باقی ترکستان سب براہ راست روس کے ماتحت ہے۔

[شنبہ۔ جہاز مینی گال۔ تاریخ ۱۴ اکتوبر ۱۹۱۱ع]

ہمارے جہاز مین زیادہ تر بخارا و ترکستان۔ کاکیشیا اور کسیقدر یورپین ٹرکی کے لوگ ہین جو حج کو جاتے ہین جہاز کے ملازم فرانسیسی ہین اور برخلاف روسیون اور عثمانیون کے عموماً مسخرے اور بے تہذیب اور سخت ہین۔ میرے ساتھی خوش قسمتی سے ایسے ملے ہین کہ یہان بھی میرا سب کام کرتے ہین۔ یہان تک کہ ادکفین کا آدمی کھانا پکاتا ہے اس تمام سفر مین ابتک کبھی ایسا اتفاق نہین ہوا کہ خداوند تعالیٰ نے ہر جگہ میری ناواقفیت تیاری طعام اور مستخدم نہ لانیکا معاوضہ نہ کر دیا ہو۔

ہمارے برابر کے درجے مین ایک لڑکا مثل نوجوان ترکون کے لباس تمدن (فرنگی لباس) پہنے ہے اور مدینہ کا رہنے والا اور حاجیون کا دلیل یعنی دلال ہے۔ غالباً اسی ارادہ سے قسطنطنیہ سے آیا ہے کہ بہت سے حاجیون کو یہان سے لیجاوے اور مدینہ منورہ مین اون کو ٹھیرا کر روانگی مکہ کا انتظام کرے۔

ایک یہودی عورت بالکل بے حجاب اور بے تکلف ایک یہودی مرد کے ساتھ ہے۔

اخلاق بد — بعض حاجیون کے اخلاق خصوصی طور پر اعلیٰ درجہ کے نہین۔ کئی سو آدمیون کے لئے پانی کا ایک نل لگا ہوا ہے جس مین تھوڑا تھوڑا پانی آتا ہے۔ کئی دفعہ جھگڑا ہو چکا ہے عام لوگ انصاف کیا تھا ایک دوسرے کے ساتھ سلوک نہین کرتے۔

ترکی فارسی گانا — ہمارے ساتھی فارسی شعر اور غزلین استقدر عمدہ لہجے اور نغمے مین پڑھتے ہین کہ مین نے ابتک ایسا عمدہ لہجہ نہین سنا۔ حب وطن کے ترکی اشعار یہ مدنی لڑکا گاتا ہے جسکے آخر مین سلطان رشاد کی دعا ہوتی

[جہاز سینی گال - براہ بیروت - یکشنبہ ۱۵ اکتوبر ۱۹۱۱ع]

رات بھر جہاز ایک مشہور بندرگاہ ازمیر نامی کے کنارے کھڑا رہا - بارش آئی اور بیچارے مسافر جو چھت پر تھے سخت اذیت مین رہے - رات کو تمام مکانات ازمیر روشن تھے - شاید یوم ولادت سلطان کی وجہ سے ایسا کیا گیا تھا - کنارے کا نظارہ نہایت خوبصورت تھا - ایک تارپیڈو کشتی عثمانی بھی رات کو گذری - غالباً اس تلاش مین جارہی ہے کہ اطالیہ کا کوئی جنگی جہاز غرق کرکے اٹلی کی زیادتی کا قدرے انتقام لے - یہان کی حالت موسم عجیب ہے - ہوا بالکل گرم ہے اور حبس ہوگیا ہے - دوہرا لباس پھینکنے کے قابل ہوجاتا ہے اور جب بوندین پڑنے لگتی ہین تو سردی ہوجاتی ہے -

کتاب قلمی نظم ہای فارسی و کلام ابن یمین

ہمارے رفیق مرزا رضا میرآخور کے پاس ایک خوشخط قلمی کتاب منظوم بطور کشکول کے ہے جس مین مختلف شعرا کی غزلون اور مخمسون کا انتخاب ہے - اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ بخارا مین کسقدر فارسی شاعر ایرانی نژاد حال مین گذرے ہین - مین نمونے کے طور پر ایک غزل ابن یمین مشہور رباعی گو کی نقل کرتا ہون

روز محشر عاشقان را با قیامت کار نیست	کار عاشق جز تماشاے جمال یار نیست
از سر کویش اگر سوے بہشتم می برند	پاے ننہم گر در آنجا وعدۂ دیدار نیست
آرزوے جان من در ہر دو عالم وصل اوست	جز وصال او بما چیزے دگر در کار نیست
ہر طرف ہر سو کہ مے بینم بسوی این و آن	غیر از دلدار ما چیزے دگر در کار نیست
سالہا ابن یمین در بستر خود خفتہ است	اے طبیبان گوشۂ ابرو بہ این بیمار نیست

بخارا کا شاہزادہ در فارسی شاعری

نیز بخارا کے شاعرون مین سے حیا کا کلام لکھتا ہون - یہ امیر بخارا حالیہ کا چچا تھا اور اسکو مرے پچیس تیس سال گذرے ہین - ۵

سمن عذار و صنوبر قدے و غنچہ دہن	کرشمہ سازے و عاشق کشے و سیمین تن
[illegible] ما در ایام چون تو ماہ وشے	ندیدہ دیدۂ دوران بعاشقی چو من

شکست قیمتِ یاقوتِ رائقیقِ لبت	بہ پیشِ زُلفِ تو ناچیز گشتہ مُشکِ ختن
بہ محفلے کہ کلامت گہر فشان گردد	بگفتہ عقلِ تو عقل و خرد بود الکن
من بہ کوئے خود ای گل تو رہ رقیبان را	ہزار حیف کہ گلشن بود بزاغ و زغن
بنوش بادۂ گلرنگ و چہرہ گلگون کن	نشین بمجلس و طرفِ کلاہِ زر شکن
بجور و ظلم مکن خو ستمگرا کہ ہنوز	نرفت از لبِ جان پرورِ تو بوئے لبن
بہ سادہ نطقِ دم افزا تو بر مسیحا دم	بہ خضرِ عمرِ دگر بخش تو ز چاہِ ذقن

[دوشنبہ ۱۶ اکتوبر ۱۹۱۱ء - جہاز سینٹی گال براہ بیروت]

جنگ کی وجہ سے ہماری زحمت

اس جہاز پر اسقدر ہجوم کی علت آج معلوم ہوئی سلطنت عثمانیہ کے جہاز کرایہ مُنا سب لیکر حاجیوں کو لیجایا کرتے تھے لیکن اس دفعہ اٹلی کے جہازوں کے خوف سے وہ حرکت نہ کر سکے اور اس فرانسیسی جہاز میں تگنا ہجوم ہو گیا - حالت یہہ ہے کہ کوئی صندوق اسباب کا ایسا نہیں - کوئی درجہ جہاز کا پڑا ہوا نہیں جہاں حاجی غریب بیٹھا ہوا نہ ہو - اس جو جا لوگوں کے لئے رکھی ہوئی ہے جب کم ہوتی ہے تو بعض آدمیوں کو لیٹنے کے لئے جگہ ملتی ہے - غلاظت اسقدر ہے کہ اگرچہ ہم کا ایک نما کمرے مین ہین مگر ناپاک چھڑا چوا آمد و رفت کی وجہ سے باہر ہو گیا ہے اوس کی بوندین برابر آتی رہتی ہین - یہان تک کہ مین نے وضو بند کر کے اس جہاز پر تیمم سے نماز شروع کر دی - ایک اور تکلیف جو ہم کو اس جنگ کی وجہ سے ہوئی وہ یہہ ہے کہ بجاے دو دن اور تین شب کے جہاز چار دن اور چار شب مین پہونچے گا - کیونکہ شب دویم و سویم راستے مین قیام کیا - روشنی کے مینار بحکم دولت عثمانیہ سب خاموش کر دئے گئے ہین -

سلطان رشاد کی شرافت و غیرت

مشہور ہے اور مین نے پرسون اسلامبول مین بھی سُنا تھا کہ سلطان رشاد الملقب بہ محمد خامس نے وزراء سے کہدیا ہے کہ اگر تم نے طرابلس الغرب (ٹریپولی) کے بچانیکی کوئی فکر نہ کی اور اوس کو محفوظ نہ رکھا تو سمجھو یہ سلطنت منظور نہین مین استعفا دیدونگا - تم کسی دوسرے سلطان کو [illegible]

کرد- واقعی ایسا علانیہ جبر وہ بھی یورپ کی اکثر سلطنتون کی خفیہ سازش سے ابتک سلطنت عثمانیہ پر اس ظاہری تہذیب و تمدن کے زمانہ مین نہ ہوا تھا- کیونکہ ٹری پولی خالص اسلامی ملک ہے- رعایا سلطان سے ناخوش نہین- ملک مین امن ہے- صرف اس بنا پر اٹلی نے فوجین وارد کی ہین کہ یہ ملک اٹلی کے لئے سودمند ہے اور بوجہ سمندر سلطنت عثمانیہ جنگ نہین کر سکتی- باوجود اس کے وزرا اور معتبرین عثمانیہ نے صرف اتنا ہی کیا کہ اخبارون کی آزادی بند کردی شاید بعد اس کے کوئی فکر کرین- یا مُلّا ے سومالی کو روپیہ اور افسر دیکر اٹلی کی آبادی پر جو شفی افریقہ مین ہے تاخت کرین یا شیخ سنوسی کو ہمراہ کرکے جنگ کی تدبیر نکالین-

ایران و ترکستان کی عُمدہ چیزین

اس سفر مین رشت (گیلان) کے چاول کھانے کا چار بار اتفاق ہوا- ہندوستان مین ایسے عمدہ چاول ملنے ناممکن ہین- نہایت خوش مزہ اور خوشبودار ہوتے ہین اور پُلاؤ اور خشکہ دونون عمدہ پکتے ہین- دوسری چیز بُخارا کے خربوزے ہین جو بُخارائی رفیقانِ سفر ساتھ لائے تھے- اون کا بیان ہے کہ یہ خام ہین جو وہان بہت بے وقعت ہین اور عوام کے کھانے کے قابل ہین لیکن تو بھی اسقدر شیرین تھے کہ مصری کی مانند معلوم ہوتے تھے نیز ایک حلوا بُخارا کا جسکو آب نبات کہتے ہین اور سپید ہوتا ہے اور گوند بھی اوس مین ہوتا ہے ہندوستان کی سب مٹھائیون سے اور حلوا سوہن سے زیادہ لذیذ پایا گیا-

اہل بخارا کی ایک اور عادت ان لوگون کے عمل سے معلوم ہوئی یعنی کھانا کھانے کے بعد ہاتھ اوٹھا کر خدا کا شکر ادا کرتے ہین اور دُعا کرتے ہین کہ ہم کو اسی طرح خدا رزق دے-

{ ۱۷ اکتوبر ۱۹۱۱ء سہ شنبہ- جہاز سینی گال- براہ بیروت }

تمام دن راہ مین گذرا- رات کو بارش ہوئی- ہجوم ناس اور کثافت سے اور اپنے کُلبہ مین مجبور ہوکر بند رہنے سے سخت اذیت ہوئی

ملک شام مین داخلہ

{ ۱۸ اکتوبر ۱۹۱۱ء- چہار شنبہ- بیروت- ہوٹل عثمانی }

آج سات بجے دن کے جہاز بیروت کے پاس آگیا- مگر دو تین گھنٹے بعد معائنہ ڈاکٹر کے بھی پیادہ ہونے کی اجازت نہ ہوئی- [illegible] خبر تھی کہ تم ۲ گھنٹے کا قرنطینہ ہوگا- ہم سب اپنا اپنا اسباب باندھکر بیٹھ گئے- پھر معلوم ہوا کہ قرنطینہ نہین ہے

ڈاکٹر نے حسب قاعدہ ڈاکٹران سلطنت عثمانیہ مرض کے پہچاننے کے لئے مسافروں کی آنکھوں پر نظر ڈالی - اُترنے کی اجازت دی - یہہ مرحلہ ہو چکا تو اب حمالوں مین جنگ شروع ہوئی اور ان لوگوں نے اس گھبراہٹ مین غریب حاجیوں سے چوگنے دام لئے - پھر دو گھنٹے انتظار کرنے پر ۱۲ بجے کے بعد زینہ چھوڑ اگیا اور غدا غدا کر کے (۱۰۸) گھنٹے کے بعد اس غلیظ جہاز سے نکلے مگر سخت زحمت اور کوشش سے کیونکہ زینے پر بیقراری کے ساتھ حاجی ٹوٹے پڑتے تھے -

حجاج محصول سے معاف

حجاج کے لئے (گمرگ) یعنی محصول جنگی نہین ہے - مگر اُترنے کے بعد ہم سے ایک صندوق دکھا کر زخمیان تنہائی جنگ کے لئے چندہ مانگا - مین نے بھی بخوشی اوس مین کچھ دیا - ہوٹل مین آیا -

سمندری حمام

سمندری حمام مین آدھ آنہ دیکر شیرین پانی کے نل سے غسل کیا - بیروت کو اچھی طرح سے نہین دیکھا مگر کنارے پر عمارتین بہت شاندار ہین - متعدد عربی اخبار روزانہ شائع ہوتے ہین - شہر کی گلیون مین صفائی کم ہے - عیسائی زیادہ اور باثروت ہین -

ہوٹلون مین کھانے کے دام قسطنطنیہ سے بھی ڈیوڑھے ہین - ایک عجیب بات یہان یہہ ہے کہ قسطنطنیہ مین ایک مجیدی کے (۱۶۰) سکے یعنی آدھ آنہ ہوتے ہین اور یہان (۱۴۰) اور ایک قرش جو دوسری جگہ ۲ر کا ہے یہان ۱ر کا ہے - یہان سبتے لوکنڈے کھانے کے بہ نسبت معزز لوکنڈون کے زیادہ قیمت لیتے ہین اور کھانا برا دیتے ہین ان سے پرہیز لازم ہے -

اخبار کا مطالعہ

جس قدر بڑا اخبار طہران و قسطنطنیہ مین ار کو ملتا ہے - یہان بیروت مین ویسا اخبار ۱ر کو روزانہ ملتا ہے - چنانچہ اخبار الرائے عام مین نے خریدا - پہلا ہی مضمون سخت پر جوش اور اسلامی تھا - طرابلس کے معاملے مین جنگ کی ترغیب تھی -

سکوں کا اُلٹ پھیر

سکوں مین یہان اور فرق پایا گیا - ایک تانبے کا قدیم سکہ ریال نامی ہے جو کبھی سوا قرش (۲.) اور کبھی ڈیڑھ قرش (۳ر) مین چلتا ہے - مجیدی کے ۱۹ قرش ہوتے ہین اور طرف ۱۷ قرش بتاتے اور دیتے ہین عثمانی سکے مثل پیسوں کے قیمت مین ہر جگہ گھٹتے بڑھتے رہتے ہین - اسی طرح خوردہ گھٹتا رہتا ہے گر [illegible] نہین !

فرصت ملنے پر ایک مہذب دولت کو ضرور اس طرف توجہ کرنی چاہیئے۔

عربی اوپیرا یا رقص خانہ اگرچہ مین ایسی چیزون سے ہمیشہ علیحدہ رہا ہون نہ اس وجہ سے کہ مجکو گانا برا معلوم ہوتا ہے۔ بلکہ بہہ نہایت ضروری اور نیک کامون مین مخل ہوتا ہے تاہم نئی چیز سمجھکر یہان کے تھیٹر مین گیا۔ مگر در اصل وہ یورپ کے نمونے پر اوپیرا یعنی گانے اور ناچنے کا ہال تھا۔ ہر شخص سے اوسط ۸ر لیئے گئے اور ہر گانے اور ناچ کے آخر مین گانیوالی عیسائی یا یہودی عورت گردش لگاتی ہے۔ اور ہر شخص کم از کم ایک سینس (۱۰ر سے کچھ زیادہ کا) اوس کو دیتا ہے۔

گانا عربی مین ہوتا ہے۔ گانے والیان مسلمان نہین ہوتین۔ البتہ ایک مطرب مسلمان شامی عرب اور ایک مصری عرب تھا۔ مصری اپنے فن مین اوستاد تھا ما بعد غالباً ایک یہودی عورت جو بہت سنجیدہ طور پر آخر تک بیٹھی رہی اسنے بغداد کے لہجے مین عربی اشعار نہایت عمدہ لحن مین پڑھے جو بلا تشبیہ ایک عمدہ قاری کی قرأت معلوم ہوتی تھی۔ دو یہودی یا عیسائی عورتون نے۔ یورپ۔ عربی اور ترکی طریقے سے عجیب قسم کا رقص کیا جو ہندوستان کے مقابلہ مین تیز اور شکل تھا۔ لباس بھی اگرچہ کم قیمت کا تھا مگر تھیٹر کی وضع کا تھا۔ ایک مسلمان شامی عرب نہایت بڑا کار لڑکا فیشنیبل وضع مین بیٹھا تھا اور ستارہ بجاتا تھا۔ لباس اور وضع سے گویا وزیر خارجہ قسطنطنیہ کا اتاچی معلوم ہوتا تھا۔ مگر لباس کا شوق یہان سبکو ہے۔ مختلف قسم کے باجے چار مرد اور دو عورتین بجاتی تھین۔ جن سے صرف ایک آواز نکلتی تھی مصری مغنی نے جس کی شکل سانولی ہندوستانیون کی سی تھی اور کوٹ بھی چھوٹا انگریزی تھا۔ یا اللیل کو کوئی پچاس مرتبہ پچاس طریقے سے ادا کیا۔ ایک عرب شیخ نے آخری گانے والی پر گیہلی کر قروش اور ربع مجیدی اور نیم مجیدی پھینکنی شروع کی جس سے کوئی ۲۵ پچیس روپیہ دس کو مل گئے ہونگے۔ یہہ یہان خاص فیاضی سمجھی جاتی ہے۔

یہان کے یہود و عیسائی عموماً عرب ہین اور مجکو یہہ دیکھکر تعجب اور تاسف ہوتا ہے کہ زر پرستی اور ہوائے نفسانی نے اولو العزم پیغمبرون کی اولاد کو بھی اس درجے تک پہونچا دیا۔ یا کم از کم جو منسوب بآل اسرائیل ہین اور کبھی خدا کی منتخب قوم اور نسل تھے فواحشات پر آمادہ کر دیا ہے۔ مگر کیا وہ پیغمبرون کی اولاد ہے؟ مجھے اس مین بہت شبہہ ہے

کیونکہ نسلین مخلوط ہوگئین اور بدل گئی ہین -

مجکو بتایا گیا کہ مسلمان عورتین ایسا پیشہ نہین کر سکتین اور علانیہ کرین تو مار ڈالی جاوین - مگر مرد تمام فسق وفجور مین مبتلا ہین - شراب بھی یہان بکثرت پیتے ہین -

شہر بیروت

اب رات کو اصل بیروت مین نے دیکھا - پولیس کی عمارت نہایت عالیشان اور مضبوط ہے - بازار مین تھیٹر - سینی باٹیگراف - ہوٹل بہت ہین - شاندار عمارتین نظر آتی ہین - ایک قہوہ خانہ ایک پر فضا چمن مین واقع تھا اور بیچ مین فوارہ ایک حوض مین چھوٹتا تھا اور چارون طرف کرسیان پڑی تھین - اوس مین مین نے اور مکہ معظمہ کے ایک نوجوان پنجابی مطوف نے جسکے باپ نے راولپنڈی سے ہجرت کی تھی چاء پی - اسنے مجھ سے اردو مین باتین کرنی شروع کین اور اسقدر مین اردو بولنے سے مجبور ہوگیا تھا کہ رات کو گھبرا کر اوٹھتے وقت کوئی اردو لفظ زبان سے نکل جاتا تھا تو سب کھی ہنسا کرتے تھے - اب اردو بولتے بولتے زیادہ تر فارسی اور بعض عربی فقرے منہہ سے نکل جاتے ہین - کیونکہ قسطنطنیہ مین اور نیز راستے مین عربی کی مہارت بھی کرنی پڑی - اگر ایک سال ہندسی باہر آدمی رہے تو نتیجہ یہہ ہوگا کہ زبان تو نہ بھول جاویگا مگر مہارت جاتی رہیگی - اس لئے جو لوگ انگلستان سے آتے ہین اور اردو بھول جاتے ہین اوس کو تصنع پر محمول کرنا غلط ہے -

اندر سے بھی بیروت شاندار شہر ہے - اور شہر کے بڑے بازار خاصے صاف ہین - فٹن گاڑیان اور ٹریم بھی چلتی ہے ریل کی مال گاڑیان اور مسافر گاڑیان اوس سڑک کے ایک حصے کی آہنی ریل پر چلتی ہین جسپر لوگ اور معمولی گاڑیان آمد و رفت رکھتی ہین - جدا تار یا احاطہ نہین ہے -

عربی اخبار

یہان عربی روزانہ رائے عام اور مفید کے سوا البلاغ - لسان حال اور کئی اخبارات شایع ہوتے ہین - سب حنفی پاشا کی وزارت کو اور خود حنفی پاشا اور انجمن اتحاد و ترقی کو الزام دیتے ہین کہ طرابلس کو فوجون اور افسرون سے خالی کر دیا گیا - آج تار مین خبر تھی کہ سفیر انگلستان و جرمن و فرانس نے تاکیداً صلح کا پیغام سلطان کو دیا ہے - اور لاہور مین مسلمانون نے حکومت پر ہجوم کیا کہ اٹلی کو سمجھاؤ - یہہ بھی خبر مشہور ہے کہ تمام مدبرین نے مثل کامل پاشا

قبول وزارت سے انکار کیا - جب تک انجمن اتحاد و ترقی معاملات مین دخل دینا ترک نکرے - مگر محمد سعید پاشا نے یہہ شرط نہ کی لہذا وہ وزیر ہوا - مگر اخبارات ہنستے ہین کہ سعید پاشا کی وزارت چل نسکیگی -

ایڈیٹر البلاغ سے ملاقات

مین دفتر روزنامہ "رائے عام" مین گیا - ایڈیٹر موجود نہ تھے واپس آیا - دن کو بازار اور تجار کی کوٹھیان اور مکانات اور بھی شاندار معلوم ہوتے ہین - بیروت رونق مین گویا بغداد سے بڑھکر ہے -

راستے مین محلہ "رسالہ منتقد" کا دفتر ملا - اوس مین ایڈیٹر سے ملاقات کی - تقریبًا ۲۸ - ۲۹ برس کا ایک نوجوان ترکی ٹوپی پہنے دفتر مین موجود تھا اور پروف اخبار البلاغ درست کرنیمین مصروف تھا - شکل سے بہت سمجھدار معلوم ہوتا تھا - اوسنے بیان کیا کہ بیروت مین تیس ہزار مسلمان اور بیس ہزار عیسائی شامی عرب ہین - مسلمانون کے اخلاق خراب ہین - اور عدل فی المعاشرت کے معنی سے ناواقف ہین - مگر بیروت مین ابھی یہہ بات ہے کہ مسلمان علانیہ شرب خمر نہین کرسکتا - باہر دمشق وغیرہ مین ایسا نہین - ہمارے ہندوستان مین اس عمر کے ایڈیٹر کی شاید ہی کوئی وقعت کے - اعمال اور اخلاق رذیلہ کے باوجود دینی غیرت اسقدر موجود ہے کہ اگر اسلام کو کوئی برا کہے تو جوش مین آجاتے ہین - اس نوجوان کا نام محمد باقر ہے اور اس کے باپ نے طہران سے یہان ہجرت کی فارسی سے بالکل نابلد ہے - رسالہ عربی نہایت اعلیٰ درجہ کا نکلتا تھا اب اخبار مین تبدیل ہوگیا ہے - اوسکے بعض مضامین اسقدر فصیح اور شورانگیز اور جوشیلے نکل رہے ہین کہ اون کا ترجمہ یا نقل بھی جوش دلانے کے لئے کافی ہے -

یہان دو اعلیٰ درجے کے کالج ہین جو یورپین اور امریکہ والون نے قایم کئے ہین - محمد باقر آفندی سے دوبارہ ملاقات کا وعدہ کرکے واپس آیا -

دفتر جہاز سے یافا جانے کے لئے ٹکٹ خریدا - یافا سے چند گھنٹے کا راستہ بیت المقدس ہے -

{ جہاز میسجیر میرٹائم کمپنی (انگریزی) }

روانگی بیت المقدس

مین سویرے جہاز پر آگیا - کشتی سے جہاز پر ۵ منٹ مین پہونچگیا اور آرام سے بیٹھ گیا - جہاز پر کچھ مسکین عرب مسلمان سوار ہین جو بیروت کے علاقے کے رہنے والے ہین - بیت المقدس جانے کی وجہ سے

ادھون نے پوچھا کہ "انت موسادی"۔ مین نے کہا "استغفر اللہ انا مسلم" اسپر وہ نادم ہوئے۔

رعایائے انگریزی کی عزت

مین نے ہر ملک مین دیکھا ہے کہ انگریزی رعایا ہونا عزت کی بات ہے۔ اور انگریزی جاننے سے یہ فائدہ ہوا کہ مین نے نائب کپتان سے کہا کہ شیرین پانی کہان ہے؟۔ اوس نے بتایا اوس کا نل بگڑا ہوا تھا فوراً میرے کہنے پر اوسنے درست کرنیکا حکم دیا۔ مگر جنوبی روس مین رعیت انگریزی کی کوئی پرواہ نہین کرتے۔ یہ جہاز صرف یافا تک جاتا ہے۔ بہت صاف اور مختصر جہاز ہے۔ زائران بیت المقدس کیلئے بہت موزون ہے۔ مسافر زیادہ آگئے۔ کپتان نے مجکو اور بعض اور مسلمانون کو ایک صاف جگہ دیکر ہوا کے خوف سے پردہ ڈلوادیا۔

{ ۳۰ر اکتوبر ۱۹۱۱ء = ۲۷ر شوال ۱۳۲۹ھ }

حیفے کا نظارہ

رات بھر سخت ہوا رہی مگر شکر ہے کہ طبیعت برہم نہین۔ اگرچہ جہاز حرکت اور ہیجان کی حالت مین تھا صبح کو ایک دو گھنٹہ بعد از طلوع آفتاب حیفے کا بندرگاہ آیا۔ یہ بھی مثل بیروت کے بلندی پر واقع ہے۔ اور روس اور عثمانیہ کے جسقدر شہر اب تک دیکھے یعنی یوروپ کی وضع پر بنگلون سے مرکب ہے اور تمام مکانات کے چراغ سمندر سے روشن معلوم ہوتے تھے۔ حیفے مین اس موسم پر قرنطینہ مقرر ہو جاتا ہے۔ کیونکہ مصر و افریقہ کے حاجی شاید اسی راستے سے آتے ہین اور یہان سے مدینہ منورہ کو جاتے ہین۔

قسم کھانیکی عادت

ایرانیون اور عراق عربون کی طرح شام کے جو عرب ہمارے ساتھ ہین اون مین بھی قسم کھانیکی بدعادت بکثرت موجود ہے۔ بحیات النبی عام قسم ہے۔ دو شخص جو بظاہر مفلوک و مزدور تھے باتین کر رہے تھے۔ شاید فرنگیون کی برائی تھی اون مین سے ایک نے بہ معقول خفتہ ہو کہا مگر قسم کھا کر "باللہ العلی العظیم افکار الافرنجہ اوسع من افکار المسلمین" یعنی قسم خدا کی فرنگیون کے خیالات مسلمانون سے بڑے ہین۔

یافا

۱۰ بجے کے بعد جہاز پرنس لیوپولڈ سے اترے۔ اترتے وقت ملاحون کی جنگ سخت پریشان کرنے والی تھی ایک شخص نے سخت اصرار و جنگ کی کہ صرف میری کشتی پر تم کو جانا ہوگا۔ تم ہندی۔ ہندی میرے تابع ہین میرا سردار جو کرایہ مناسب سمجھیگا لیگا۔ مین نے بالکل انکار کیا۔ دوسرے شخص سے مناسب کرایہ مقرر کر کے آیا اوس کے ہمراہ ایک نے

یہان آکر کہا کہ مین یہہ کرایہ نہین لیتا بخشتا ہون - مین ایک شخص کو کرایہ دیکر چلا آیا کہ اوس کو دیدے -

ایک صاحب انصاری ملے اونہون نے ہدایات متناسب بیت المقدس (جو یہان صرف قدس کے نام سے مشہور ہے) کے ٹھہرنے کی بابت دین اور حمال بھی ریل تک ساتھ کردیا - اونہون نے کہا کہ یافا مین (جسکو انگریزی جغرافیون مین جافا اور بندرگاہ جیروشلیم لکھا جاتا ہے) سب چور اور جھوٹے ہین - بغیر مقرر کئے ہرگز کوئی کام نہ کیجیے گا -

طامس کوک اینڈ سنز کا بڑا دفتر یہان موجود تھا اور اوس کے آدمی اور کشتی بھی تھی - معلوم ہوتا ہے یوروپ سے بہت کثرت سے لوگ زیارت کو آتے ہین اور اس لئے اس بندرگاہ کے لوگون مین مجاورون اور لٹیرون کے مرکب عیوب موجود ہین -

حالات یافا | قصبہ یافا نہایت آباد و با رونق شہر ہے اور عمدہ کوٹھیان اور بازار اور کارخانے بھی موجود ہین - مثل ہندوستان کے پھندوے یہان بکثرت بکتے تھے - ایک آنہ کو تخمیناً پونڈ آتا ہے - تربوز بھی تھے مگر شیرین نہ تھے مین نے ملاحون - حمالون - دلالون - صرافون تقریباً سبکو یہان اور بیروت مین اور روس مین ایسا درغگو اور لالچی پایا کہ عراق عرب یعنی عتبات کے خدام بربزار رحمت بھیجنے کو جی چاہتا ہے - لڑکے جو اسٹیشنون پر ہین وہ بھی مکار ہین اور مقررکردہ اجرت سے زیادہ مانگتے ہین مگر ساب کے چور نہین ہین -

یہان سے عثمانی ریل ہے اسمین دوسرے درجے کا ٹکٹ لیا آ - یہان کھڑکی ٹکٹ فروش کے نیچے ایک صراف بھی بیٹھا رہتا ہے اور صرافی کی لوٹ بھی متواتر جاری ہے ! - سفر ۴ گھنٹے کا ہے اور گاڑیان روس کی گاڑیون سے زیادہ کھلی ہوئی اور صاف ہین اور اسٹیشن بھی ہماری ہندوستان کی کالکا ریلوے کے اسٹیشنون سے زیادہ خوشنما ہین اور بعض سپاہ وپر کی منزل مین عمارت بنی ہے جس مین غالباً اسٹیشن ماسٹر رہتا ہے - کیونکہ نیچے چھت پر نظر آتے ہین - یہہ ملک تا بہ یروشلم اول ریتیلا اور ما بعد پہاڑی ہے - زیتون کے باغات جگہ جگہہ ملتے ہین - مگر ہندوستان اور ایران کے شمالی اور شرقی صوبہ کے مقابل ہے - زمین کمتر درجہ کی ہے - مسلمان

* کرایہ (۵ فرانک) ۱۲ (منہ)

دہقان عورتین نیلے لباس او لہنگون مین اکثر نظر آتی ہین اور کسی قسم کا پردہ اون مین معلوم نہین ہوتا- ان کی شکل ہمارے یہان کی گوجرین اور جاٹنیون سے مشابہ ہے اور زیورات کی وضع سے بھی دھوکا ہوتا ہے کہ ہم کہین ہندوستان ہی مین تو نہین پہونچ گئے-

جہاز پرنس لیوپولڈ مین مجکو ترکون سے (جو ایشیا کی طرف سے آتے تھے) ملنے کا اتفاق ہوا- اون کے مشایخ نماز گذار اور قرآن خوان پائے گئے- شامی عربون مین یہ بات نہین دیکھی- لیکن میرے شامی ساتھی چند نوجوان تھے اسلیئے قاعدہ عمومی نہین- عربون مین صلّ علی النبی بات بات پر تیزی کلام اور غصہ فرو کرنے کے لئے کہا جاتا ہے-

لطیفہ و عبرت

سید ابو الفتوح جو سال گذشتہ حج کو گئے تھے عربون کے اسلام کی بابت کہتے تھے کہ بس صلّ علی النبی کے سوا اونھون نے اسلام سے کچھ نہین سیکھا- ایک موقعہ پر ایک شخص اور اوس کے ہم قبیلہ نے پانچ سات آدمیون کو قتل کر دیا- نوجوان سید نے عرب سے سبب دریافت کیا کہ ان آدمیون کو کیون مار ڈالا؟ اوسنے کہا وجہ بتا دون گا- مگر اول کہو صلّ علی النبی- بعد صلوٰۃ کے آپنے فرمایا کہ شیطان نے اس شخص کو ورغلانا مجکو مزدوری اسنے کم دی (مثلاً ہ رکی جگہ ۴ ریے) اور تیز ہو گیا- مین نے اور میرے ساتھیون نے اوس کو اور اوس کے ساتھیون کو مار ڈالا- کہو صلّ علی النبی- معاملہ ختم ہو گیا- کیا خوب کہا ہے مولانا حالی قبلہ نے

خندہ زن ہے اس مسلمانی پہ کفر ؛ جیسی ہے حالی مسلمانی مری

ایک بری عادت یا نیک عادت

اس سفر مین علاوہ ایک نپولین کے جو صندوق مین تھا- ریل مین میرے پاس صرف ایک مجیدی (۴ ر) اور ایک روپیہ سے کم کا خوردہ تھا- اسٹیشن یافا پر ایک شخص جو قسطنطنیہ سے بیروت تک جہاز مین ساتھی تھا وہ گھبرایا ہوا آیا اور بولا کہ "آپکے پاس ایک مجیدی ہے" عادۃً جھوٹ لفظ گویا میری زبان سے نہین نکلتا- اور اگر کبھی ایسی ہی ضرورت ہو تو اوس مشکل سے نکلتا ہے گویا گلا گھٹتا ہو بلکہ وکالت مین جب کوئی کمزور دلیل کسی مقدمے مین بطور زور شور سے بیان کرتا ہون تو روحانی تکلیف ہوتی ہے- بہر حال مین نے

فوراً کہا ہے"۔ اوسنے کہا" ذرا مجکو دیدو۔ کرایہ اسبابکا دینا ہے۔ ابھی لوٹا دونگا"۔ مین نے دیدی۔

لطف یہہ کہ یہہ وہی شخص ہے جسنے اوڈیسہ مین دو تین دفعہ مجکو اور میرے ساتھیون کو دھوکا دیکر زاید روپیہ وصول کیا۔ اور جو اوس ہوٹل کا شریک ہے جس مین ہم تین دن رہے۔ چوگنا محصول اسنے اور اوسکے یہودی ساتھی نے وصول کیا ہے اور اسی نے میری پاس پورٹ کو گم کوادیا تھا اور امداد کرنے سے انکار کیا تھا۔ جیسا اوڈیسہ کے حالات مین لکھ چکا ہون۔ بہرحال مجکو مابعد انتقام نہ لینے کا افسوس ہوا۔ اوس وقت مین نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اس مقولے پر گویا عمل کیا کہ "جو تیری عبا اتارے اپنی قبا بھی اوسے دیدے"۔ اور شیخ سعدیؒ کے اس مشہور شعر کا خیال کیا۔

نکوئی بابدان کردن چنان است ؛ کہ بد کردن بجائے نیک مردان

مابعد اوسنے کہا کہ مجیدی بیت المقدس پہونچکر دونگا۔ وہان بھی نہ دی اور کہا یہان نہین ہے۔ گھر سے لیکر دونگا۔ مجکو یہ بھی معلوم نہین تھا کہ یہہ یہودی ہے یا مسلمان۔ عورت بے پردہ اوس کے ساتھ رہتی ہے۔ نماز پڑھتا نہین۔ ہم سے کہا گیا تھا کہ وہ حاجی اسمٰعیل رعایا عثمانی ہے۔

عثمانی پولیس کی شرافت

مین اس شہر بزرگ مین اوس کو کہان تلاش کرتا۔ اسی حیرانی مین ایک پولیس افسر رشید آفندی جو عموماً سب ترکی پولیس افسرون کی مانند ایک قدآور وجیہہ جوان تھا آگیا اور چونکہ وہ عربی دان تھا حمال سے اوسنے کرایہ مناسب طے کرادیا اور اوس شخص کا پتہ لکھکر اوسکو کہا کہ کل صبح تک یہ مجیدی مجکو پہونچادو اور مجھ سے کہا کہ ریل پر آپ صبح کو مجھ سے منگوا لیجئے گا یا مین خود آؤن گا۔ مین نے شکریہ ادا کیا۔ تمام عثمانی پولیس کو مین نے ہر جگہ خلیق انسان پایا۔ وہ شخص آخر کار یہودی نکلا اور آج ہفتہ کو وہ اپنی دوکان یا مقام پر نہ ملا۔

ٹھہرنے کا مقام ملگیا

رات کا اندھیرا ہوگیا۔ تلاش کرتے ہوئے ایک شخص کے پاس پہونچے جو راستے مین جا رہا تھا اور جس کا نام ایک شخص نے "سید محمد شادہ انصاری" (جس سے گمرگ یافا مین اتفاقیہ ملاقات ہوگئی تھی) بتایا کہ میرا حوالہ دینا وہ آپ کو ایک کمرہ مناسب کرایہ پر خاص حرم سے متصل مکان مین دیگا۔ واقعی اوسنے ایسا ہی کیا ایک خاص کمرہ جسکی چھت برج نما ہے رہنے کو دیا اور چارپائی خود بنا کر لایا۔ یہہ شخص جاوا کا رہنے والا ہے۔ خود کو سید علوی

کہتا ہے - اور اگرچہ باپ داداون کی پوری تقلید کرتا ہے - یعنی وہان کے آدمیون کی طرح صاف لباس نہین رکھتا مگر قدرے کارگزار ہے - اوس کی زبان سمجھ مین نہین آتی - مقامات مقدسہ کے معمولی آدمیون کی طرح طمّاع ہی

[۲۱ اکتوبر ۱۹۱۱ء = ۲۸ شوال ۱۳۲۹ھ]

یروشیلم

آخرکار مین اوس شہر مین پہونچ گیا جس کی بابت ایک پیغمبر نے کہا " اے یروشلم - اے یروشلم! تو اپنے پیغمبرون کو سنگسار کرتا ہے اور بدمعاشون کی عزت کرتا ہے "- یہہ شہر جس مین ہزارون پیغمبر گذرے ہین - جس مین بیحد رسول قتل ہوئے اور بزرگون پر مظالم گذرے جس مین بیت المقدس تعمیر حضرت سلیمانؑ اور مسجد حضرت خلیفہ ثانی اور حسنہ ظاہر قبل زمانہ حضرت عیسیٰؑ بھی موجود ہے اور جو ایک نقطہ ہے جہان تمام سامی مذاہب (یہودی و مسیحی و مسلم) آکر مل جاتے ہین - یہی شہر ہے جسکے واسطے تمام یوروپ نے ملکر حملہ کیا اور سو برس تک اسکو مسلمانون سے لے لیا اور مابعد سلطان صلاح الدین ایوبی نے چھین لیا جسکے لئے تیسری جنگ صلیبی بہت سے برسون تک رہی - اس شہر کے واسطے کم از کم دس پندرہ لاکھ شجاعان فرنگ جنگ اور وبا اور بھوک کی وجہ سے کئی سو سال کے اندر ہلاک ہوئے اور اس سی نصف تعداد کے مسلمان بھی ہلاک ہوئے - یہی شہر ہے جسکے حیلے سے روس نے جنگ کریمیا سنہ ۱۸۵۳ء مین کی تھی - یعنی مقبرہ سیدنا مسیح کی کنجیون کا جھگڑا روسی اور فرانسیسیون کے راہبون مین تھا جسکی وجہ سے نصف یوروپ جنگ مین مبتلا ہو گیا -

یہان تمام فرقہ ہائے مسیحی خصوصاً گریک چرچ (روسی) اور کیتھولک کی بڑی بڑی جائدادین اور عمارات اور مسیحی زوّار کے قیام کے بڑے بڑے مقامات موجود ہین - روس یعنی گریک چرچ کے پادریون کی سیاہ عبائین جو عراق عرب کے شیعہ علماء سے ملتی ہین اور ایک خود کی شکل کی باناتی ٹوپی کثرت کے ساتھ بازارون مین ہر وقت نظر آتی ہے اور بقول اوس حجازی عرب کے جو حمال کی حیثیت سے میرا سامان لایا تھا تمام ثروت اور شکوہ یہان عیسائیون کے ہاتھ مین ہے دوم درجے مین یہودی ہین کہ اُن کے بڑے بڑے مقامات ہین اور مسلمان سب سے کم ہین مگر حکومت مسلمانون کی ہے اور عیسائیون یا یہود کو کسی قسم کی مذہبی تعصب کے الزام دینے کا موقعہ حاصل نہین ہے - ہر روز یوروپ سے یہان [illegible]

چنانچہ کل ریل مین ہمارے ساتھ تھے اور ایک یوروپین عورت جو ایک روسی کیساتھ تھی راستے مین متلیک (۱۰ پ)
ان لڑکے اور لڑکیون کو جو اسٹیشنون پر آموجود ہوتے ہین بانٹتی آتی تھی غالباً تبرک کے لئے۔ ایسا ہی قصہ مجھ سے
مولوی مختار احمد صاحب سہارنپوری نے بیان کیا تھا کہ وہ ایک روسی مسلمان کے ساتھ تھے۔ وہ تمام راستے کاظمین سے
کربلا تک راستے مین پیسے پھینکتا آتا تھا اور اپنی جیب جو اوسنے بھر رکھی تھی وہ سب خالی کردی اس سے دینے والون
کے حسن اعتقاد کا تو پتہ چلتا ہے لیکن ان مقامات کے رہنے والے بے غیرتی اور سستی اور گداگری مین کامل ہوجاتے ہین

صخرہ یا ہیکل قدس قدیم

صخرہ وہ گنبد ہے جس مین مجاورین نے بتایا کہ تخت رب العلمین موجود ہے۔ اگرچہ مین تخت الہی
کے معنی نہین سمجھا۔ کیونکہ زمین وآسمان سب اوس کے تخت وکرسی مین۔ وسع کرسیہ السموات
والارض۔ یہ عمارت ایک بڑے میدان مین واقع ہے جسکے چارون طرف فصیل ہے اور اندر عمارت صخرہ اور دیگر
عمارات وچاہات وگنبد بنے ہوئے ہین جن کا ذکر آیندہ کرون گا۔ صخرہ کا گنبد نہایت خوبصورت ہے اور سنہری کام
اوس کے اندر بکثرت ہے۔ اگرچہ قسطنطنیہ مین بعض مساجد کے گنبد اس سے بھی بڑے تھے مگر اس کی شان جدا ہے۔ صخرہ
کی عمارت ایک بلند پلیٹ فارم پر واقع ہے جو اندازاً ۵۰-۶۰ گز لمبا چوڑا ہے اور گنبد کے بیچ مین کٹہرا قد آدم سے
بالاتر لگا ہوا ہے کہ اندر دخل نہین ہوسکتے۔ چارون طرف عبارت کندہ ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ سلطان
صلاح الدین نے (بعد عبد الملک ابن مروان کے) اس عمارت کی تجدید کی۔ اسی گنبد مین ایک مقام خدام نے بتایا
کہ ایک پتھر نصف گز لمبا اور نصف گز چوڑا ہے جس مین ۳ میخین نظر آتی ہین۔ یہان کے لوگ کہتے تھے کہ جب یہ میخین
غایب ہوجاوین گی تو دنیا متزلزل ہوکر قیامت آجاویگی۔ گویا ان میخون پر دنیا کا مرکز قایم ہے۔!!

مقام معراج

صخرہ کے گنبد کے نیچے وہ مقام ہے جہان آنحضرت صلعم نے نماز پڑھی ہے اور جہان سے معراج کو تشریف
لے گئے۔ یہ تہ خانہ ایک چٹان کے نیچے ہے اور اس کی چھت محض پہاڑی کی چٹان ہے۔ اس مین ایک مقام
حضرت ابراہیم ؑ بنا ہے اور ایک آنحضرت ؐ کا مقام ہے اور ایک سوراخ کھلا ہوا ہے جسکے اندر سے بیان کیا جاتا ہے
کہ آپ ؐ معراج کو تشریف لے گئے۔ گنبد کے اندر لالچی خدام نے اسقدر ہجوم کیا کہ مین عاجز ہوگیا۔ اونھون نے نماز ودعا کا

موقع نہ لینے دیا - میرے ساتھ جو ملازم تھا اوسنے کہا کہ یہہ لوگ لدارا اور مکار ہین ہرگز کچھ نہ دیجیے ورنہ سب پیچھے پڑجاوینگے - یہان سے نکلکر مغرب کیطرف دوسرا احاطہ مسجد اقصی کا ہے لیکن دونون عمارتین ایک ہی قلعہ مین ہین صخرہ کی کرسی بہت اونچی اندازاً ڈیڑھ قد آدم ہے اور گنبد کے چارون طرف نہایت وسیع پلیٹ فارم ہے

مسجد اقصی

بہت بڑی محراب اور لمبے لمبے والان اس مسجد مین ہین - یہ خوبصورت و شاندار مقام ہے - اگرچہ اسکی شہرت اس کے تقدس کی وجہ سے ہے - دو محرابون مین دو استاد و چند شاگرد فقہ کے متعلق باب میراث مین بحث کر رہے تھے - باقی عمارت خالی تھی - خدام کا ہجوم یا ردوکٹوک مطلق نہ تھی - یہان محراب وسطی کی دائین جانب قبلہ رُخ محراب حضرت عیسیٰؑ اور ایک طرف محراب حضرت موسیٰؑ بنی ہوئی ہے - یہان دو دو رکعت نماز پڑھی - اس مسجد مین ہر جگہ نہایت اعلیٰ درجے کا فرش قالین اکثر جگہ بچھا ہوا ہے اور سب سے اول قدیم عربی خط مین یہہ عبارت لکھی ہے :-

اصل عبارت	ترجمہ
بسم الله الرحمن الرحيم - امر بتجديد هذا المحراب القديم وعمارة المسجد الاقصى الذي هو على التقوى مؤسس عبد الله وللہ ابو يوسف ابن ايوب ابو المظفر ملك الناصر صلاح الدنيا والدين عندما فتحه الله على مدينة وشهور سنة ثلاث وثمانين وخمس مائة وهو يسئل الله (کچھ عبارت صاف نہین پڑھی گئی) المغفرة والرحمة	باسم خدائے مہربان و رحیم - حکم دیا اس قدیم محراب کے از سر نو بنانے کا اور مسجد اقصیٰ کی تعمیر کا اوس نے جو پرہیزگاری کی نیت سے بانی ہے بندہ خدا پسر یوسف ابن ایوب ابوالمظفر بادشاہ فاتح صلاح الدنیا و صلاح الدین اوس وقت جب خدا نے اوس کو فتح دی شہر پر اور شہرون پر سنہ ۵۸۳ھ مین - اور وہ خدا سے مغفرت اور رحمت طلب کرتا ہے -

بعض سلاطین عثمانیہ نے پھر اپنے کتبے لگائے ہین اور مسجد کو وسیع کیا ہے - مثلاً اسی محراب سے اگلی محراب

سلطان محمود خان کی بنائی ہوئی ہے -

اس مسجد مین جو زیادہ کی گئی ہے سلاطین عثمانیہ کی عام عادت کے مطابق علاوہ خلفا کے وہ تمام نام لکھے ہین جو بحیثیت عم رسول یا عشرہ مبشرہ تمام برادران سنت جماعت عموماً جمعہ مین پڑھتے ہین -

طرف قبلہ سنہری حرفون مین لکھا ہے .... اللہ - محمدؐ

اوس کے مقابل یعنی دیوار شرقی کے عرب مین .... حسنؓ - حسینؓ

دیوار طرف راست پر .... ابوبکرؓ - عثمانؓ - حمزہؓ - طلحہؓ - عبدالرحمٰنؓ - سعدؓ

دیوار طرف چپ پر .... عمرؓ - علیؓ - العباسؓ - زبیرؓ - ابوعبیدہؓ - سعیدؓ

مسجد سے نکلکر طرف شمال مغرب کے گنبد صخرہ سے دو دروازے جدید تعمیر کئے ہین جو کہا جاتا ہے کہ حضرت سلیمانؑ کے زمانے کے ہین مگر اندرونی حصہ جو بند ہے حضرت سلیمانؑ کے زمانہ کا بتایا جاتا ہے - دروازون کا نام باب التوبہ اور باب الرحمۃ ہے -

صخرہ کے شمال مین اوس بلند کرسی پر ایک اور گنبد چارون طرف سے کھلا ہوا ہے جس مین لوگ جوتیان پہن کر داخل ہوتے ہین اس کو حضرت سلیمانؑ کی عدالت یا کچہری کا مقام بتاتے ہین - یہ مقام بہت پست ہے اور گویا کھلے ہوئے حوض مین بنا ہوا نظر آتا ہے -

مقام سلیمانؑ اوس سے آگے کسیقدر شمال کی طرف ہٹ کر ایک مقام سلیمانؑ ہے جسکو بعض لوگ کہتے ہین کہ آپکی قبر ہے اور بعض کہتے ہین کہ مکان ہے - یہ عمارت معمولی ہے اور فرش بھی معمولی ہے - زنگبار کے کسی شخص عزیزبن سالم نے ایک بڑا بانات کا پردہ کچھ آیات لکھکر اوس کی دیوار پر ڈالدیا ہے - ایک مختصر محراب جانب قبلہ ہے جس پر لکھا ہے :- "من سلیمان وانہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - سنہ ١١٣٧ھ"

اس سن سے معلوم ہوتا ہے کہ اس مقام کی طرف گویا حال ہی مین دوسو برس سے کم ہوئے توجہ ہوئی -

ایک معقول عرب کی رائے اہل قدس کی نسبت جس وقت مین غار معراج مین تھا تو ایک تعلیم یافتہ عرب شیخ میرے

ساتھ تھا - اوسنے باہر نکلکر مجھ سے کہا کہ "منجملہ ان خدام کے چند روز ہوئی اہل یورپ کے ہاتھ بعض مقدس چیزین فروخت کر دینے پر چند لوگ ماخوذ ہوئے تھے اور اب بیروت مین قید ہین (اخبارون مین بھی کچھ ایسی خبرین مین نے دیکھی تھین) اوس نے یہہ بھی کہا کہ یہان کے سب لوگ شرانخوار اور بدکار ہین اور باہر کے لوگ ان مقامات کا احترام کرتے ہین یہہ لوگ کوئی احترام نہین کرتے"

حالت عام یروشلیم

یروشلیم دیکھنے سے صاف ایک قدیم شہر معلوم ہوتا ہے بعض بازار قدیم زمانے کی طرح مسقف ہین اور بعض کھلے ہین - بیرونی مقامات پر صفائی بھی قابل تعریف نہین - لوگ عموماً لالچی ہین اس شہر کے باہر کئی سو بنگلہ نما عمارتین ہین چند منزلہ وہ سب یہود کے مکانات ہین - نیز شہر کے باہر یہودیون کا سیتی گاگ (معبد) پہاڑی پر سنہری گنبد والا چمکتا نظر آتا ہی فرقہ کیتھولک (فرانسیسیون) کا ایک شاندار گرجا بھی ہمارے راستے مین پڑتا ہے -

مقام سیدنا داؤد علیہ السلام

ایک مکان جسکو مقام حضرت داؤد علیہ السلام کہتے ہین شہر کے کنارے پر فصیل کے پاس واقع ہے یہان چند عرب استقبال کر کے ہم کو لیگئے - دروازہ کھولا اور ایک کمرہ جس مین تکلف فرش قالین کا تھا دکھایا کہ یہ مقام حضرت داؤد علیہ السلام کا ہے اور اوسی وقت نہایت بیصبری سے بخشش کیلئے ہاتھ پھیلا دیا - یہ کئی آدمی تھے ہر ایک کو کچھ کچھ دیکر ٹالا - یہہ عمارت معمولی ہے کچھ شاندار نہین ہے اور شاید معتبر بھی نہو مگر یہہ کل شہر پیغمبرون کا اور مقدس بزرگون کا مقام ہے کسی عمارت کو خفیف سمجھنا مناسب نہین -

مقام حضرت مریم علیہا السلام

اس کے بعد مسجد اقصےٰ سے جنوب کو ۱/۲ میل پر حضرت مریم علیہا السلام کا مکان ہے جو بالکل غار مین آجکل واقع ہے - اندر سیڑھیون سے اتر کر داخل ہوئی - یہ گرجا روسی یعنی گریک چرچ سے متعلق ہے - پادری نے مجکو اور میرے ساتھی کو ایک ایک موم بتی دی - ہم اندر گئے جہان دن کو بھی اگرچہ بہت سے قمقمے روشن تھے لیکن سخت اندھیرا تھا - نہایت قیمتی کپڑے و پردے آویزان تھے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت مریم علیہا السلام کی تصویرین - مقام نہایت خاموش تھا - پادری ہمارے ساتھ اندر نہین گیا - یہان ایسا نہین کرتے کہ چارون طرف لوگ مثل گدون کے گھیرے رہین اور در بہانہ دعا کے بھیک

مانگنا شروع کردین - لوٹتے وقت ہمنے شمعین واپس کین اور کوئی ۳۰ کے سکّے میز پر رکھدیئے - پادری نے خاموشی سے قبول کیئے نہ کچھ زبان سے مانگا نہ جھگڑا اور نہ اعتراض کیا -

میوہ یروشلم وغذا یہان کے میوون مین انار اچھا خاصا ہوتا ہے - اور جو شیدہ کی بابت مین ہر شخص کو سفارش کردن گا کہ وہ ضرور کھاوے بشرطیکہ املی یا کھٹائی کھانیکا شوقین ہو - مین نے اسقدر ترش اور بدمزہ چیز ابتک نہ چکھی تھی - غالباً کچے خورما کو جوش دیکر یہ عجیب چیز بناتے ہین - اشیاء خوردنی یہان زیادہ گران ہین -

[مسجد اقصےٰ عصر - ۲۱ اکتوبر ۱۹۱۱ع]

عصر مسجد اقصےٰ مین آج مین نے مسجد اقصےٰ مین نماز ظہر بمقام قریب محراب حضرت عیسیٰ و حضرت موسیٰ علیہم السلام ادا کی اور مشہور دعاے عدیلہ کبیر اور عدیلہ صغیر جس مین عقاید اسلام مفصل درج ہین پڑھی اور دعاے متبرک موسوم بہ دعاے اسمات متبرکہ جس مین انبیاے بنی اسرائیل کا ذکر ہے اور تین دعائین صحیفہ سجادیہ (از امام زین العابدین علی ابن الحسین) اور سورہ دہر اور سورہ انا فتحنا اور سورہ جمعہ پڑھین اور چونکہ مین قریب سے زیارت امام رضا علیہ السلام (مدفون مشہد یعنی طوس قدیم) سے محروم رہا وہ دعا بھی پڑھی - اور ایک ضروری تجویز کے پہلے حصے کا مسودہ لکھا -

ہندی زائر امرتسر کے رہنے والے سات زائر جن مین سے ایک درویش پاپیادہ تھے آج مسجد اقصےٰ سے باہر ملے یہہ لوگ آج ہی ظہر کے وقت پہونچے ہین انھون نے بہت مسرت ظاہر کی اور خاصکر درویش نے - اور مین نے نام بتایا تو امرتسر کے ایک حاجی نے پہچان کر کہا کہ آپ پانی پت کے رہنے والے ہین ؟ - یہہ لوگ تکیۃ الھنود مین ٹھیرے ہین جو یہان ہندیون کے لئے مقرر ہین -

صخرہ جس کو تخت رب العالمین کہتے ہین اور جہان غالباً قدیم ہیکل بنی اسرائیل کا تھا اوس کی زیارت کو یہود اور مسیحی علما اور راہب بکثرت آتے ہین اور عیسائی زوار بھی -

عیسائی راہب اور مسلمان حجّام کے اخلاق کا مقابلہ ادہر مین نے عیسائی راہب کنیسا صدیقہ مریم علیہا السلام اور

مسلمان خدام کا جو بیان کیا ہے اُس کی کیفیت سننے سے میرے دل پر سخت چوٹ لگتی ہے۔ یہ گو کہ عیسائی حریص اور لالچی
نہیں ہیں جھوٹے ہیں مگر ان کی حرص ایک ترتیب کے ساتھ ہے اور اولوالعزم پیمانے پر ہے کہ ملک کے ملک نگلے چلے جاتے
ہیں اور اربوں روپیہ رکھتے ہیں اور پھر مثل مزدوروں کے کام میں مصروف ہیں ہماری حرص میں دنائت اور کثافت ہے
اور ہمارا عیب بالکل کھل گیا ہے۔ بھیک مانگنے پر اصرار کرنے میں اول نمبر بدوں کا ہے۔ گویا اکثر عرب اسی لئے پیدا
ہوئے ہیں۔ عراق عرب، سامرہ و یروشلیم و شام دونوں جگہ یہی کیفیت دیکھی۔ دوسرے درجے پر ایرانی ہیں مگر وہ
مانگنے میں شدت اور حکومت نہیں کرتے۔ عثمانی ترکوں میں فقیر بہت کم دیکھے گئے اور ہیں تو پیچھا نہیں کرتے
ہندوستان کے مسلمان گداگری میں ممتاز ہیں مگر اپنی تعداد کے لحاظ سے نہ کہ سختی لہجہ کی وجہ سے۔ اگرچہ ہندوستان
کے بعض لوگ بھی سخت بیحیائی سے مانگتے ہیں۔ آخر مسلمانوں کو کب ہوش آئیگا کہ اسلام محض مراسم عبادت اور زبانی اظہار
عقیدت کا نام نہیں بلکہ عمل و اخلاق بھی ساتھ ہیں اور ہمارا فرض ہے کہ اپنے اعمال سے اسلام کو بدنام نہ کریں بلکہ اوس کا
نام بلند کریں لیکن بات یہ ہے کہ بہت سے عیوب تنگی معاش سے پیدا ہوجاتے ہیں۔ جایز ذرایع معاش کو ترقی دینے کے لئے
مسلمان اہل رائے کوئی کوشش کہیں نہیں کرتے۔

: [اندرون مسجد اقصیٰ۔ ۲۲ راکتوبر ۱۹۱۱ء = ۲۹ شوال ۱۳۲۹ھ]

ارادہ ہے کہ آج شام کو یافا پہونچ جاؤں ورنہ کل دوپہر کو پہونچا تو شاید جہاز نہ ملے۔ یہاں مسجد اقصےٰ میں صرف چار
پانچ طالب علم اور معلم نظر آتے ہیں۔ البتہ مرد اور عورتیں زیارت کے لئے ہر وقت آتی جاتی رہتی ہیں۔

یہ ظاہر کرنا بھی لازم ہے کہ اس گنبد صخرہ (جس میں ہیکل نبیائے بنی اسرائیل ہے) کی تعمیر بالکل اسلامی معلوم
ہوتی ہے کیونکہ اندر باہر آیات و عربی کی عبارات لکھی ہیں۔ لیکن یہاں یہود و نصاریٰ سب زیارت کو آتے ہیں

کتب خانہ مسجد اقصیٰ معلوم ہوا کہ مسجد اقصےٰ کے متعلق ایک کتب خانہ ہے جس میں سب زبانوں اور سب علوم کی کتب چند ہزار
تعداد میں ہیں۔ مگر یہ کتب خانہ جدا ہے مسجد میں نہیں۔

ربیعہ آفندی و اسمٰعیل یہودی اسمٰعیل یہودی جس کو میں مسلمان اور حاجی اسمٰعیل اوڈیسہ کے لوگوں کے کہنے سے سمجھا تھا

اور جسنے پرسون دھوکا دیکر مجیدی لی تھی رشید آفندی افسر پولیس سے معلوم ہوا کہ اوسنے آج مجیدی دینے کا وعدہ کیا - مین نے جس کو بھیجا تھا وہ رشید آفندی سے نہین ملا - مجھ سے رشید نے دریافت کیا کہ کہان آپ کی امانت بھیجون ؟ - مین نے کہا کہ میرا قیام ایک جگہ نہین اور یہہ مجیدی کہان کہان چکر کھائیگی - مگر دھوکہ باز یہودی کے پاس رہنے سے مسلمان کو مل جاوے تو بہتر ہے - چنانچہ مین نے عربی مین ہبہ کی عبارت لکھکر اون کے حوالے کی - چونکہ وہ ریلوے پولیس کے افسر یہان ہر وقت موجود رہتے ہین اس لئے اوس مکار سے ضرور وصول کر لین گے - اونھون نے خوشی سے منظور کیا - شکریہ ادا کیا -

حالت ملک از یروشلیم تا یافا

یروشلیم سے یافا کی طرف تقریباً ۲۰ - ۲۵ میل تک پہاڑون کو کاٹکر ریل بنائی گئی ہے - اور پہاڑون کے درمیان اندر سے راستہ جاتا ہے - پہاڑ اسقدر بلند تو نہین مگر منظر تقریباً ایسا ہی ہے جیسے ریاست بھوپال مین جو حصہ انڈین مڈلینڈ ریلوے کا گذرتا ہے اوس کا منظر ہے - اس دو دن مین بارش ہوگئی ہے - اور زمین ملک کی مثل وسط ہند کے زرخیز معلوم ہوتی ہے اور اس ساڑھے چار گھنٹے کے سفر مین چار پانچ اچھے آباد قصبے نظر آئے جن مین اکثر مکانات پختہ بنگلہ نما بنے ہوئے ہین اور ملک کی حالت بُری نہین معلوم ہوتی یعنی افلاس کا ظہور نہین ہے - ریل مین بعض جوان یہودی عورتین ساتھ تھین - یہ ممکن ہے کہ وہ پیشہ ور بدکار ہون یا اتفاقیہ اگرچہ لباس مہذب سیاہ تھا - لیکن معلوم ہوتا ہے کہ حیا اور عفت کی اس قوم مین قابل افسوس کمی ہے -

یافا کی سرائے

یافا کی سرائے جس مین حاجی اور بخارا کے رہنے والے زائر زیادہ ٹھیرتے ہین اوس مین اس شب مقیم ہون منزل ایک جداگانہ کمرہ ملا ہے اور برخلاف اور لوگون کے مالک خان (یعنی سرائے) ایک معقول آدمی ہے جس نے ہر طرح تواضع کی - یہ فارسی خوب بولتا ہے - اُردو سے بھی نابلد نہین - اس کے ملازم البتہ جھگڑتے ہین اور اصل کرایہ سے صرف چہار چند کے طالب تھے - مگر اوسنے اگرچہ مقرر اور مناسب تھا وہی کرایہ ظاہر کیا - اوس کا مالک عبد القادر نامی بہت معقول آدمی ثابت ہوا -

{ ۲۳ اکتوبر ۱۹۱۱ء - دوشنبہ جہاز خدیوی براہ بیروت }

یافا سے جہاز پر سوار ہوئے جو خدیو کا ہے اور اوس مین ہندوستانی بھی ہین - جہاز پر غالباً جنگ اطالیہ کے خوف سے جھنڈا انگریزی ہے - لیکن ایک دوسرا جہاز بھی خدیو کا ہے جس مین سیکڑون عثمانی جھنڈیان لگی ہین - اور کہا جاتا ہے کہ اوس مین محمل شریف شام کو جا رہا ہے - حیفہ پر مصری لوگ اُتر گئے - کیونکہ مصر کے لوگ یہان سے مدینہ منورہ کو جاتے ہین - راستہ قریب ہے -

تاتاریان کریمیا ہمارے جہاز مین کریمیا کے تاتاری ہین اور عموماً سب بہت پابند مذہب اور نمازی ہین قد ان کے بلند ہین اور معلوم ہوتا ہے اونھون نے کبھی کسی شیعہ کو نہین دیکھا ہے - افغانون کی پابندی مذہب اور وہان کے اسلام خالص کی بہت تعریف کرتے ہین کہ خدا نے اس سلطنت کو بچا کر رکھا ہے -

افغانستان کے سماعی حالات ایک قندھاری افغان سے جہاز مین ملاقات ہوئی اور وہان کے کچھ حالات معلوم ہوئے - بعض باتین پہلے بھی معلوم تھین لیکن بعض نئی ہین ان کا ذکر دلچسپی سے خالی نہوگا - اگرچہ کل باتین صحیح نہین ہوسکتین اور مبالغہ بھی اُن مین ضرور ہوگا -

" افغانستان مین دو لاکھ فوج ہے لعل کی کان بدخشان مین ہے - پوستینین - پٹو لید عمدہ ہوتا ہے اور امیر نے اوس کو باہر لیجانے سے منع کیا ہے یعنی اعلےٰ پوستین پر قیمت کی برابر محصول ہے - اس لئے ہندوستان مین صرف چوری چوری یہ مال لیجاتے ہین - امیر حبیب اللہ خان خود کام نہین کرتے بلکہ سردار نصر اللہ خان و سردار عنایت اللہ خان (پسر امیر) جو کچھ کرتے ہین اوسپر دستخط کر دیتے ہین - ملّاؤن کی طاقت افغانستان مین امیر عبد الرحمٰن خان کی زندگی مین کچھ ہو گئی تھی اور اب بھی ہے - جب امیر عبد الرحمٰن خان نے افغانون کو انگریزون سے لڑنے کو منع کیا تھا تو قندھار کے مُلّاؤن نے کفر کا فتویٰ دیدیا تھا اور اس وجہ سے بہت سے قتل ہو گئے اور بعض بھیس بدلکر بھاگ گئے - چار برس تک یہی حالت رہی - مابعد امیر نے نماز روزہ کا جبراً حکم دیا اور مُلّاؤن کو راضی کیا - افغانستان مین محصول عشر یعنی دسوان حصہ پیداوار کا لیا جاتا ہے اور ہر اونٹ کی مادہ پر ایک روپیہ کابلی (۹ز) اور ہر دو گایون پر عہ - اور ہر ۵ بکریون پر عہ / لیا جاتا ہے -

مقبرۂ حضرت علی بلخ میں

ایک عجیب حکایت جو اس افغانی نے بیان کی اوس کا بیان بھی ضروری ہے وہ یہ کہ پانچسو سال قبل امیر تیمور یا اوس کے فرزند کے زمانے میں ایک ہرن کے پناہ لینے سے ایک ٹیلے پر ایک قبر کا پتہ ملا تھا۔ اور اوس پر لکھا تھا "ھذا قبر امیر المومنین علی ابن ابی طالب" اوس پر عمارت بنائی گئی۔ بعد احمد شاہ دُرّانی نے اور شاندار عمارت قایم کی۔ آخر میں دوست محمد خان نے عمارت بنوائی۔ امیر عبد الرحمن خان جب ترکستان سے آیا تو اوس نے طلائی گنبد بنایا اور کہا کہ امیر المومنین نے مجکو بشارت دی ہے کہ تو تیس سال حکومت کریگا اولاد اوس کی علاوہ ازین۔ ۲۰ دن تک بہت بڑا میلہ ہوتا ہے۔ اس کو روضۂ سخی جان کہتے ہیں کیونکہ حضرت علی سخی تھے۔ بہت سے قرآن خوان مقرر ہیں اور مدرسہ بھی بہت بڑا اس روضہ سے متعلق ہے اور بہت سے بیمار اور مفلوج بھی آکر چالیس دن کے اندر صحت یاب و فیضیاب ہوتے ہیں"۔

ظاہر ہے کہ یہ قصہ بالکل فرضی نہیں ہے اور بلخ میں کوئی مقبرہ ہے جو منسوب امیر المومنین کی طرف ہے جیسا قاہرہ میں امام حسین کا سر مدفون بیان کیا جاتا ہے۔ اور لوگ جن سے میں نے دریافت کیا اونھوں نے بیان کیا کہ مزار شریف افغانستان کا مشہور مقام ہے۔

{ بیروت - ۲۴ اکتوبر ۱۹۱۱ع }

زیادہ ستانی و بے ایمانی

صبح کو دو گھنٹے دن چڑھے بیروت پہونچے۔ ایک شخص آکر طے کر گیا کہ جسقدر ہندی وغیرہ چاہین میری تین کشتیان آنیوالی ہین اونمین روانہ ہون - ۲ قروش (۳۰۴) فی نفر لون گا بہت سے لوگون نے منظور کیا اور کنارے پر جب آئے تو اوس کے ایک ساتھی نے اس ۱۰ منٹ کے سفر کیلیئے ۵ قروش (۱۲) فی نفر طلب کیئے۔ مین نے دیگر ہندوستانیون کو بھی منع کر دیا اور اس خیانت کے قبول کرنے سے انکار کیا۔ ایسر صاحب کشتی نے میرا اسباب روک لیا۔ مین نے پولیس عثمانی کو اطلاع دی۔ اوس نے یہ طے کیا کہ ۲½ قروش فی نفر دیئے جاوین - یہہ سامان کسٹم (گمرگ) مین سے گذرتا ہے۔ سامان کو دیکھا تو اوس مین کوئی محصولی چیز نہ تھی اوس پر بھی دو صندوقون کے ۲ ر مانگے گئے۔ مین نے کہا رسید دو۔ ورنہ مین نہین دون گا۔ اور کس بات کے دون؟

اون لوگون نے کہا کہ چونکہ یہان سامان رکھا گیا اِس کا کرایہ - مجکو ایک شخص یافا مین بتا چکا تھا کہ ہر شخص سے بطور ناجائز یہ لوگ لیتے ہین - اور اگر میرے پاس نقد باقی ہوتا تو شاید دے دیتا - مگر مین نے قطعاً انکار کیا - آخر اونھون نے سامان جانے دیا -

حجاج نے جو کچھ حالت بیان کی اور خود میرا تجربہ بدمعاملگی اور خیانت اور زرطلبی کے معاملہ مین ان بنا بر شام کے آدمیون کو نمبر اوّل اور ایرانیون کو نمبر دویم دیئے جانے پر (شہادت) قائم رہے عراق عرب کے لوگ اور مزدور ایرانیون سے قدرے کم خراب ہین - اگرچہ عرب کا لہجہ قدرتی طور پر سخت ہوتا ہے -

بعض چیزون کی ارزانی بیہان یورپ کی چیزین بہت سستی ہین - چنانچہ ایک لڑکا ایک بہت مختصر نوٹ بک مع ایک پنسل کے (جس کی قیمت ہند و عراق عرب مین ار سے کم نہین) دونون چیزین ۱ کو بیچ رہا تھا - اسی طرح ایک چاقو جو ہمارے یہان ۸ ر سے کم مین نہین آئیگا ۵۰ مین خریدا گیا - بمبئی مین تقریباً ایسا ہی ارزان ملیگا -

بیروت مین تقریباً ۱/۲ میل تک برابر سمندر کے کنارے سڑک پر ماکولات کی بہت صاف و خوشنما دوکانین موجود ہین -

بند تار برقی بکتی ہے ایک نئی بات مین نے یہان دیکھی جو نہ طہران اور نہ اسلامبول مین دیکھی گئی - وہ یہہ کہ اخبارون کے ساتھ خواہ جداگانہ بعض لڑکے بند لفافے جن پر ٹیلیگراف لکھا ہوتا ہے بیچتے پھرتے ہین - ان کی قیمت ہمارے ۱ کے برابر ہے اور یہی قیمت یہان اخبارون کی ہے - مین نے ایک لفافہ لیا اوس مین یہہ تار تھا کہ اٹلی نے نئی شرائط صلح پیش کی ہین جس مین سلطنت عثمانی کی سیادت مذہبی طرابلس پر منظور کی گئی ہے - باب عالی نے انکار کیا - لڑائی شدت سے جاری ہے - اٹلی والون کا سخت نقصان ہوا - نیز اس نقصان سے شہر روما مین بےچینی ہے -

شوکت پاشا کا اعتراف غلطی اخبار رائے عام پھر خریدا اوس مین شوکت پاشا وزیر جنگ نے کسی اخبار نویس سے ظاہر کیا کہ جس جس سلطنت سے احتمال جنگ تھا سب سے لڑائی کا نقشہ ہمارے یہان بس ڈھائی برس مین

باقاعدہ تیار ہو چکا ہے۔ گر اٹلی کی جنگ ہمارے خیال مین بھی نہ تھی۔ ہم نے غلطی اور دھوکا کھایا اور اپنے دوستون پر فضول اطمینان۔ بحری جنگ ہم سے نہین ہو سکتی۔ مگر ہم دوسرے وسائل اختیار کرین گے۔ گر اٹلی کے عزم سے ناواقف رہنا خود ایک بھاری غلطی بمنزلہ جرم ہے۔

ہندوستان عرب و شام و ایران کے ادنی طبقہ کا مقابلہ

جسقدر حصہ بندرگاہون کا مین نے دیکھا ہے اوس کے لحاظ سے مین کہہ سکتا ہون کہ شام کے عرب درجہ ادنی کے ہند و ایران و عراق و عرب سے زیادہ خوشحال ہین۔ اور ان سب ملکون کے عوام ہندوستان سے زیادہ زندہ دل ہین اور زندگی ہنسی خوشی سے گذرانتے ہین اور چاء اور قہوہ اور کھیل تاش وغیرہ کے لئے مقامات بنے ہوئے ہین۔ بلحاظ مالی حالت کے مین ہندوستان کے عوام کو سوائے ایران کے سب سے پست درجہ رکھونگا اور شام کے عوام کو اون سے اعلی۔ اور قفقاز جنوبی روس کے عوام کو سب سے بالا۔ مزدوری پیشہ لوگ بندرگاہون مین بہت کچھ کما لیتے ہین۔ ہندوستان کے عوام مین ہنود بھی پست درجہ مین ہین۔ مگر مسلمان ان سے بھی گرے ہوئے ہین۔ بیکار بیٹھکر وقت ضائع کرنے مین ایران و ترک و عرب کو مین نے یکسان پایا۔ ہر وقت چاء اور تاش کے پتے تمام شام اور اسلامبول مین نظر آتے ہین۔

خواص کے تمدن کا مقابلہ

یہ سچ ہے کہ ایران و عرب و عثمانیہ مین ایسے بڑے بڑے ملاک نہین جیسے ہمارے ہندوستان مین راجہ صاحب محمود آباد یا راجہ صاحب نان پارہ ہین اس لئے ہندوستان کے عام مسلمانون کا افلاس چھپا ہوا ہے۔ نہ میرے خیال مین ان ملکون مین کوئی تاجر مثل کریم بھائی ابراہیم بھائی کے ہے۔ البتہ ایران مین ایک عمدہ رسم ہے یعنی ہر شہر مین سلطنت کی طرف سے ایک شخص جو متمول تاجر ہوتا ہے ملک التجار تسلیم کیا جاتا ہے مگر ایران مین عام افلاس بہت ہے۔ کوئی دولتمند آدمی یا جماعت روپیہ یہان بھی ایک بڑی جمعیت پیدا کر سکتا ہے۔ اور ہر صاحب اثر کے گرد کھانے اڑانے کے لئے بھوکون کا ایک خاصا مجمع رہتا ہے۔ بالکل اسی طرح جیسے مشہور ناول نویس ٹھیکری نے کتاب چند ٹنس مین انیسوین صدی کے اواسط لندن کے مقیمان آئرلینڈ کی حالت بتائی ہے کہ ہر بھوکے سے بھوکے آئرش کے کچھ اور بھوکے ہم وطن متوسل ہوتے ہین۔ ایران مین مختلف شہرون مین بعض ایسی ملک التجار

ہین کہ دس۱۰ پندرہ۱۵ لاکھ یا زیادہ کی حیثیت رکھتے ہین ورنہ عوام ایران بہت مفلس ہین - مگر دولت عثمانیہ مین تجارت ترکون کے ہاتھ مین نہین ادر عرب تاجر بعض بعض ضرور متمول ہین مگر درجہ دویم کا تمول رکھتے ہین یعنی دس۱۰ لاکھ روپیہ کی حیثیت سے زیادہ کے نہین ہون گے -

ایک ایرانی اہل قران اور اتحاد اسلامی

نوجوان ایڈیٹر البلاغ محمد باقر سے معلوم ہوا کہ اون کے باپ مرزا باقر شہرستانی طہران سے آئے تھے مشہور عالم اور تصانیف گذری ہین - اونھون نے انگریزی مین امام حسنؑ و امام حسینؑ کے حالات کی تفصیل بھی جو واقعہ کربلا کے سانحات کی بابت شائع کی تھی - آخر مین اونھون نے یہہ طریقہ اختیار کیا کہ قرآن اور متواتر احادیث صحیحہ جو سب فرقون مین مانی جاتی ہین تسلیم کی جاوین باقی کسی چیز کی ضرورت نہین - یہہ نوجوان (جسکو مین نے عربی مین گھنٹہ بھر تک اپنے مقاصد اصلاح و ترقی اخلاق اسلامی کی بابت بتائے) چاہتا ہے کہ مکہ مین بزمانہ حج ایک کانفرنس سب فرقون کے اتحاد کے لیے قایم ہو - مگر مین نے بتایا کہ اس عمدہ مقصد مین غیر اسلامی حکومتین ضرور حائل ہون گی - نیز وہ خلافت عثمانی کو بحیثیت سیاستی چمکانا چاہتا ہے - مگر جب قلوب مین خلافت کا اعتقاد نہین ہی سوا عثمانی اتراک کے اور اب کہ پارلیمنٹ کی وجہ سے اون کے عقاید مین ضعف ہو گیا ہو تو یہہ مصنوعی جوش چل بھی سکتا ہی یا نہین ؟ -

محمد باقر آفندی نے اپنا مذہب تقریباً اثنا عشریہ بتایا - مگر اصل مشرب اتحاد اسلام ظاہر کیا - فرقون کے وجود کو مضر خیال کرنے مین مین بھی کچھ مفید نہین سمجھتا - مگر سب کے ماننے کو کیا کیا جائے -

حالات عرب جبل عامر

بیروت کے ماتحت جبل عامر ایک پہاڑون کا سلسلہ ہے جس مین اثنا عشریہ عرب قریب ڈیڑھ لاکھ مرد و زن و اطفال کے رہتے ہین اون کے درمیان اصلاح و اتفاق کے لئے انجمن قایم کرنیکی غرض سے مین جانے پر طیار تھا - مگر محمد باقر آفندی نے کہا کہ مین نے بہت کوشش کی اور تحریرین لکھین کچھ فائدہ معلوم نہین ہوتا - اون کے عوام مین افلاس ہے - درمیان شیوخ اور علماء کے باہم سخت عناد اور منافرت ہے - تعلیم جدید سے بھاگتے ہین - اور عموماً دیگر عربون سے اون کی حالت خراب تر ہے -

محمد باقر آفندی نے دو شخصون سے میری ملاقات کرائی جن کے نام مفصلہ ذیل ہین اور یہ صاحب ایک عالیشان یلدیہ قہوہ خانہ مین موجود تھے جو شل طہران کے باغ مین واقع ہے اور فوارہ چھوٹتا رہتا ہے اور برقی روشنی اور میز کرسیان ہر جگہ پڑی رہتی ہین -

(۱) حاجی علی آفندی زین ساکن صیدا (ترشیز) ولایت بیروت

(۲) حسن رشید آفندی - اوکات بیروت - (اوکات وکیل یا بیرسٹر کو کہتے ہین) -

یہ دونون جبل کے رہنے والے ہین اور اول الذکر ایک معمر بزرگ ہین جن کا بیٹا ایک مشہور عربی رسالہ عارف نکالتا ہے اونھون نے جبل مین نا اتفاقی اور عام افلاس کا ہونا تسلیم کیا - مگر کہا کہ شراب لاکھ آدمیون مین مشکل دو ان پیتے ہین البتہ علوم جدیدہ سے غافل ہین - مین نے اون کو سمجھایا کہ اسلام حقیقی اور صحیح کے معنی یہ ہین کہ اخلاق اعلے ہون اور لوگون کے افعال سے دین بدنام نہ ہو امر بالمعروف - نہی عن المنکر اور جہاد قلبی یا جہاد اکبر آجکل واجب کفائی نہین بلکہ واجب عینی ہے - لازم ہے کہ وہ ایک انجمن مقاصد ذیل کے لئے بنا دین -

(۱) تعلیم اطفال قابل تعلیم (۲) تہیئہ کار برائے بیکاران (۳) تہذیب اخلاق اندرونی (۴) رفع نزاع باہمی -

اونھون نے اپنی نوٹ بک مین یہ سب باتین لکھ لین اور انجمن بنانے کا وعدہ کیا اور کہا کہ آپ جبل مین چلیئے مین ۳ - ۴ دن کے لئے جانے پر راضی تھا - لیکن وہ کہتے ہین کہ مختلف مقامات مین پندرہ دن رہنا لازم ہے - حج کے قرب کی وجہ سے اسقدر وقت میرے پاس نہ تھا - مگر مکاتبت کا وعدہ کیا -

یہ لوگ حضرت ابا ذر صحابی رسول کی وجہ سے قدیم زمانے سے اہلبیت کے معتقد ہین اور ایک رسالہ بھی نکالتے ہین - محمد باقر آفندی نے غالباً یہ غلطی کی کہ ان سادہ لوگون سے کہنا شروع کیا کہ تم مثل انجمن اتحاد و ترقی کے اتحاد پولیٹکی مین داخل ہو جاؤ یعنی اپنی شخصیت چھوڑ دو - یہ ممکن نہین - اول اصلاح اندرونی لازم ہے تاکہ اتحاد عمومی کے فواید کوئی گروہ سمجھ سکے اور اوس مین مناسب طور پر شریک ہو سکے -

{ ۲۵ اکتوبر ۱۹۱۱ء = ۲ ذیقعدہ ۱۳۲۹ھ - در ریل - براہ دمشق }

آج صبح مین ریل مین سوار ہوا اور حسب معمول حمالون کو سخت ایذا رسان پایا - اور یہان کے ایک اور مسافر نے بھی پانچ متاع بل مزدوری مقررہ سے دینے کی صلاح دی [†] - اس وقت میرے پاس کافی نقد تھا - مین نے دیدیا - کرایہ درجہ معمولی کا بیروت سے دمشق تک علاوہ اسباب کے ۲ مجیدی ہے - اور ریل شارع عام کی سڑک پر کھڑی رہتی اور وہین سے گذرتی ہے - مالک فرانسیسی کمپنی ہے اور شرط یہہ ہے کہ رعایاء عثمانی ملازم کئے جاوین - چنانچہ اکثر عیسائیون کو ملازم رکھا جاتا ہے - ایک ترک نے اب کہ مین روزنامچہ لکھ رہا ہون بیان کیا کہ ⅔ عیسائی آبادی بیروت مین ہین - لیکن بلحاظ رعب ایک مسلمان دس عیسائیون کی برابر ہے - اسی طرح قوم دروزی دیگر اسمعیلی اہالی جبل لبنان پر رعب ہے:-

حالت ملک: بیروت سے میلون تک زمین زرخیز اور باغ بکثرت ہین - زمین پہاڑی ہے جبل عالیہ کے اسٹیشن تک نہایت اعلیٰ درجے کے مناظر ہین - لاکھ کے قریب لمبی لمبی کیاریان کٹی ہین - یہ سب ملک جبل لبنان کے نام سے منسوب ہے جس مین عیسائی کیتھولک گورنر برضا مندی دول اروپا مقرر ہوتا ہے - جگہہ جگہہ اسٹیشنون کے پاس بہت سے خوبصورت بنگلے بنے ہوئے ہین - لوگ اور سپاہی جو مین نے دیکھے وہ عموماً وجیہہ اور مضبوط تھے - اون مین مسلمان اور عیسائی اور دروزی سب کی شکلین یکسان تھین - ان پہاڑون مین زیتون اور انگور کے باغات بکثرت ہین - اور انجیر کے کارخانے - ہوٹل بھی ہر اسٹیشن پر ہین - اسٹیشن چند چند میل کے فاصلے پر ہین - اور پہاڑون کا منظر کئی گھنٹے تک بہت عمدہ تقریباً رشت یا گیلان کے موافق ہے - انگور دینک کے چالیس میل گذری ہین برابر شل غلہ کی کاشت کے چلا جاتا ہے - اور کوئی آرٹنک نہین ہے نہ ٹٹیان ہین -

دروزی وہ قوم ہے جو اس نواح مین بکثرت ہے - یہ عربی بولتے ہین اور خلفاے فاطمیین مین ایک ظالم بادشاہ حاکم باللہ کو کہا جاتا ہے کہ خدا کا اوتار مانتے ہین اور دیگر عجیب عقائد رکھتے ہین مثلاً سلمان فارسی اور حضرت خضر کو بھی منجملہ ۵ خداؤن کے مانتے ہین - دیگر مذاہب سے متنفر ہین اور اپنے مذہب کو سخت چھپاتے ہین اور اکثر

[†] یہان کا بھی یہہ قاعدہ ہے اور مصر کا بھی کہ لوگ ہمیشہ مسافر کے خلاف اور حمالون اور دلالون کے موافق ہوتے ہین - ۱۲

سلطنت اور پاس کے عیسائیون سے جنگ کرتے رہتے ہین بعض یورپین مصنفون نے ان کے متعلق کتابین لکھی ہین* یہہ پہاڑ لبنان کے سمندر کے کنارے کنارے چلے جاتے ہین - سمندر نظر آتا ہے اور آب ہوا اور مقامات کی بلندی و مضبوطی کی وجہ سے وہان کے لوگ دولت عثمانیہ سے کم ڈرتے ہین - بہرحال ایک شخص نیلا لہنگا نما پائجامہ پہنے ہمارے پاس بیٹھا تھا باقی عرب اوس کیساتھ کسیقدر سختی سے سلوک کرتے تھے اوس کے جانے کے بعد ایک عرب نے (جو ترکی لباس مین تھا اور شاید مدارس کا انسپکٹر تھا) کہا مین اوس کو پہچانتا ہون یہ ضرور درزی تھا - ایک نوجوان عسکری نے کہا درزی ملعون ابن ملعون ہین اور دوسرے نے کہا کلب ابن کلب - یہ جبل لبنان ایک گورنر کے ماتحت ہے جس کا تقرر منجملہ عیسائی رعایائے سلطان کے بمنظوری بعض دُوَل ہائے یورپ لازم ہے - کیونکہ ۱۸۶۰ء مین یہان درزیون نے بیحد عیسائیون کو قتل کیا تھا - اوس وقت سے یورپ کی مداخلت ہے -

بار بار ٹکٹ دیکھنا روس اور عثمانیہ ہر جگہ یہہ لغویت دیکھی کہ ایک شخص آتا ہے اور تقریباً ہر اسٹیشن کے بعد ٹکٹ دیکھتا ہے جسکے پاس ٹکٹ نہین ہوتا اوس سے نقد قیمت لیکر ٹکٹ دیدیتا ہے - تقریباً ۶ گھنٹے ہین ۷ دفعہ ٹکٹ دیکھے گئے -

تقریباً ۵ بجے دمشق مین پہونچے - یہان کے حمال اور گاڑی اور خچر والے جو اسباب لاتے ہین نسبتہً بہتر پائے گئے شہر دمشق جسکو عرب شام کہتے ہین اوس سے ۱۵ - ۲۰ میل کے فاصلے سے چشمے پانی کے کثرت سے تھے اور شہر کے باہر بڑی عمارت فوج کے رہنے کی موجود تھی - اگرچہ بیروت کی بہت بڑی بلڈنگیں کچھ لون کے مقابل مین کم خوبصورت ہے - شہر کے شروع ہی سے نہایت سرسبزی کی نہرین جاری ہین اور ایک ندی ہوجاتی ہین - مگر معلوم ہوا کہ ۷ ندیان اس شہر مین آتی ہین -

دمشق بہت بڑا شہر ہے اور رونق مین دلّی سے کم نہین - آبادی ڈیڑھ لاکھ سے زیادہ ہے اور بازار مسقف ہے - اسقدر بلند اور چوڑی اور شاندار چھت نہ لندن مین ہے نہ طہران مین - مغرب کے وقت جب مین داخل ہوا تھا تو

---

* کہتے ہین کہ علامہ بستانی مسیحی ایڈیٹر دائرۃ المعارف مصر نے ان کے حالات دعقاید مین آرٹیکل اپنی عربی انسائیکلوپیڈیا دائرۃ المعارف مین لکھے تھے - وہ اوسی وقت ماردیا گیا - (منہ)

چراغ دوکانون پر روشن تھے تاہم بازارون مین تاریکی نظر آتی تھی - ٹریم جاری تھی -

مجکو سید ابوالفتوح نے بتایا تھا کہ محلہ حراب :: منزل جلبادی مین ٹھیرون - اسٹیشن سے قریب ۲½ میل پر یہ محلہ واقع ہے - مین نے دریافت کرکے مکان کا پتہ لگایا تو ایک مختصر دروازے مین سے ایک شخص نے جسکی آواز عورت کی سی معلوم ہوتی تھی کہا کون ہے؟ اور کس نے پتا بتایا ہے؟ - مین نے جواب دیا اوسنے کہا جلبادی نہین ہین - اسپر ایک لڑکا جس کی عمر برادر غلام السبطین سے کمتر تھی آیا اور میرا اسباب اندر مکان کے لیگیا مکان ایک دومنزلہ محل تھا جس کی تعمیر اور فرنیچر مین ۵۰ ہزار روپیہ سے کم صرف نہ ہوا ہوگا - اوس نے میری بیحد خاطر کی اور ایک بڑا کمرہ مجکو رہنے کو دیا اور کہا کہ میرا کام حجاج کی خدمت نہین بلکہ تاجر ہون - بعض حجاج ایرانی بوجہ ہم مذہبی میرے یہان آجاتے ہین - آپ ہمارے مہمان ہین اوس کا ایک چھوٹا بھائی بھی خدمتگار کی طرح کام کرتا تھا یہ لوگ اور کل اہلِ شام و حجاز مُلازم نہین رکھتے خود کُل کام کرتے ہین -

[۲۶ اکتوبر ۱۹۱۱ء = ۳ ذیقعدہ ۱۳۲۹ھ - شہر شام]

شہر دمشق اور اوسکی کیفیت:

یہ وہی شہر ہے جس کو اہل شام عروس البلاد اور جنت فی الارض کہتے ہین اور اس کی خوبی کی وجہ سے ابوسفیان نے کہ اول اپنے فرزند سفیان و مابعد امیر معاویہ کے لئے یہ ولایت بغرض حکومت حاصل کی تھی ورنہ دھمکی دی تھی کہ مین رئیس اہلبیت علیؑ ابن ابی طالب کی امداد کرکے خلافت پر حملہ کردون گا - گو بقول مورخ طبری حضرت امیرؑ نے ابوسفیان کی صلاح نہ مانی اور اسلام کو ضعیف کرنا اور جنگ خانگی منظور نہ کی مگر اس طرح شام کا ملک ابوسفیان کے خاندان کو مل گیا - اور اگر ابن زیاد کی شقاوت سے اہلبیت شہید نہ ہوتے تو بنی اُمیہ کی سطوت اور تعداد کی وجہ سے ممکن ہے کہ آج تک یہ مُلک اون کے ہاتھ مین رہتا -

اس شہر مین آل نبیؐ بازارون مین پھرائی گئی اور سرِ مبارک سیّدنا حسین علیہ السلام کا نیزہ پر اور مسجد کے در پر آویزان کیا گیا - اسی شہر کی نسبت حضرت علی ابن الحسین سے جب پوچھا گیا کہ سب سے زیادہ روحانی تکلیف آپکو کہان پہونچی ہے؟ - فرمایا " الشام الشام " لیکن بنی اُمیہ مین بنی سفیان کی حکومت معرکۂ کربلا سے چار برس کے

مگر ۸ سال قبل بمبئی گیا تھا۔ اوس نے ایک مخازہ (گنج) کرایہ پر لے لیا ہے اور خود رفوگری کا کام کرتا ہے۔ اصل وطن بزرگون کا دلّی بتاتا ہے مگر خود بمبئی کی پیدائش ہے۔ اُردو خوب بولتا ہے۔ تقریباً اسّی سال عمر ہی وہ سنت جماعت سے ہے اور کہتا تھا کہ ہندوستان و افغانستان مین سنت جماعت اور شیعہ مین فرق نہین یہان بہت فرق اور اختلاف ہے۔ مجکو اوس کے اس بیان سے تعجب ہوا۔ یہان کوئی فرق بظاہر معلوم نہین ہوتا اور سُنّی شیعہ بہت صلح سے رہتے ہین۔ اگرچہ شیعہ قدرےؔ دبے ہوئے ہین مگر پارلیمنٹری حکومت کے عموماً مداح ہین۔

طریقہ استقبال تمام عرب مین اور خصوصاً شام و بیروت و حجاز مین جب کوئی شخص مکان یا دوکان مین داخل ہوتا ہی تو کہتے ہین "اہلاً و سہلاً مرحباً" اور بہت تعظیم سے پیش آتے ہین۔ جب پانی پیتا ہے تو کہتے ہین ہنیئاً (یعنی مبارک) اور وہ جواب مین کہتا ہے ھنأک اللہ۔ جب صبحکو ملتے ہین تو یہان بھی عراق عرب کی طرح کہتے ہین اور غالباً حجاز مین بھی صبّحکم اللہ بالخیر والعافیۃ اور شام کو مسّٰکم اللہ بالخیر والعافیۃ۔

انگور شام مین غالباً دمشق سے بہتر انگور ایشیا کے کسی ملک مین نہون گے یہان ارزان اسقدر انگور آتے ہین کہ ہندوستان مین عمر کو مشکل سے ملین گے اور اسقدر شیرین نہ ہون گے۔

حمام آج حمام مین گیا۔ اسلامبول کے حمام سے دوسرے درجے پر مگر بہت صاف اور مہذب تھا اور طریقہ وہی تھا جو قسطنطنیہ کے حمام کا مین لکھ چکا ہون لیکن برخلاف قسطنطنیہ کے یہان بہرے خیال مین جنبی کو دیکھکر حمام والے ٹھگنے سے پرہیز نہین کرتے۔

{ شہر دمشق۔ ۲۷ اکتوبر ۱۹۱۱ء = ۴ ذیقعدہ ۱۳۲۹ھ روز جمعہ }

آج کا تمام دن پھرنے مین صرف ہوا اور بہت تکان واقع ہوا۔

مولانا سید محسن اور اصلاح عرب و شیعہ در شام یہان امامیہ علماء مین ایک صاحب سید محسن ہین جنھون نے مدرسہ علویہ عثمانیہ بھی قائم کیا ہے اور ایک غنہ جس سے مساکین اور یتیمون کی امداد کرتے ہین اون سے ملاقات کر کے مین نے

کہا کہ آپ کو دمشق مین ایک انجمن بنانی چاہیے جسکے مقاصد یہ ہون کہ (۱) اطفال کو تعلیم دے (۲) بیکارون کو کام سے لگا دے (۳) فساد و عناد باہمی دور کرے (۴) چھوٹے چھوٹے فرقے جیسے نُصیری اور دروزی ہین اُنکو آہستہ آہستہ ہدایت کر کے اثنا عشریت کی طرف لاوے اور ان فرقون مین جو مخالفت سلطنت سے ہے اور اکثر قتل ہوتے رہتے ہین اوس کو دور کرے اور سلطنت کو بھی اون پر مہربان کرے - غرض دینی خدمت و اتحاد کا کام کرے

ادنھون نے کہا کہ یہان اہل شام مین تو نزاع ہے نہین اور ایسی انجمن بلا اجازت حکومت قایم نہین ہوسکتی اور اگر اجازت بھی ہو تو یہان کے آدمیون مین اسقدر عقل و تعلیم نہین - مجلس روضہ خوانی اور نماز جمعہ جو ہمنے قائم کی ہے اوس مین بھی بمشکل سے آتے ہین اور سونے رہتے ہین - عموماً اپنے کاروبار مین مصروف ہین -

خلاصہ کلام یہ کہ اس روشن خیال عالم کو بھی مین نے حسب معمول ترسان و تنگ خیال پایا - دین کے لئے زحمت اوٹھانا آجکل یہی کمزوری ایران مین واقع ہوگئی ہے اور جسکو مین نے خوب سمجھا یا اوس کی تلافی کرنا اون کی جُرأت و ہمت سے بالا ہے - اگر کسی کا فرزند وطن سے باہر سخت بیمار ہو جاوے اور اوس کو خدمت کے لئے طلب کرے تو آیا کیا وہ ایسے عذرات کر سکتا ہے؟ "(۱) مین کمزور ہون - راستہ پُر خطر ہے (۲) کافی خرچ راہ موجود نہین ہے اور لالہ بھگوڑی لال سے قرض لینے کی ضرورت ہے شاید وہ نہ دین (۳) قرض ملے بھی تو شاید چور راستے مین لے لین (۴) چور نہ بھی لین تو میرا جانا لڑکے کے لئے مفید ہو یا نہ ہو -" خدمت اسلام کی بارہ مین ایسی ہی عذرات ہر جگہ سُنّی و شیعہ دونون مین پائے -

روضہ حضرت رقیہؑ

حضرت رقیہؑ جناب امیر علیہ السلام او حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام کی صاحبزادی یہان مدفون ہین اون کے مزار پر گیا ایک خانگی مکان کا مختصر سا دروازہ ہے اوس کے اندر ایک مکان ہے اور ایک طرف مسجد اور قُبہ حضرت رقیہؑ کا جس کا رنگ سفید و نیلی مائل اندر سے ہے - گنبد مختصر مگر خوبصورت - اوپر گرداگرد عبارت ذیل سُنہری حرفون مین لکھی ہے :-

نصر من اللہ و فتح قریب و بشر المومنین یا محمدؐ لا الہ الا اللہ محمدؐ رسول اللہ " گنبد کے اندر اوپر یا اللہ اور چارون طرف یا علی مکتوب ہے - خوبصورت حروف کے کتبے بھی متعدد لگے ہین جس مین اسمائے پنجتن پاک و سلام علیٰ آل طہٰ و یٰسین درج ہے -

ضریح کے باہر کا کٹہرا معمولی لوہے کا بنا ہوا ہے جیسا لوگ اپنے مکانون مین ولایتی لوہے کا لگاتے ہین - مختلف چیزین بطور تحفہ و آئینے اندر ضریح کے رکھے ہوئے ہین اور باہر مسجد ہے اوس مین بھی کل فرش قالین کا ہے اور مسجد اور گنبد متصل ہین -

جامع اموی یہان کی یہ مشہور مسجد بنی اُمیہ کے زمانے سے چلی آئی ہے مگر اب اوس مین استقدر تعمیر جدید ہوئی ہے کہ صرف ایک طرف پُرانے پتھر نظر آتے ہین باقی سب عمارت جدید ہے - اس مسجد کے چارون طرف کی تصویرین ہمنے خریدی ہین - مختصر کیفیت اسکی یہہ ہے کہ چارون طرف چار دروازے ہین اور اندرونی دالان کی طرف بھی باہر سے آنیکا دروازہ ہے دیوار غربی دس دس گز تک سپید پتھر کی ہے جو سنگ مرمر معلوم ہوتا ہے اور وسطی محراب کے دونون طرف پندرہ پندرہ گز اندازاً تک نہایت خوبصورت کام بنا ہوا ہے اور پتھر کے اندر مختلف رنگ کے پتھر ملائے گئے ہین - ایک منبر بلند بھی منقش اسی کے قریب ہے - مسجد مین آگے پیچھے تین دالان ہین - ہر ایک کا عرض کوئی ۲۰ گز کا ہوگا - کل عرض ۶۰ گز ہوا - طول قدم کے حساب سے جو ہمنے پیمایش کی تو ۱۳۵ و ۱۴۰ گز کے درمیان ہے - اس طور پر کہہ سکتے ہین کہ مسجد کے دالان کا رقبہ دس ہزار مربع گز ہے - گویا ۱۰ بیگھہ خام یا دو ایکڑ سے زیادہ - عرض مین دونون طرف حجرے بھی ہین - ہر حجرہ ۶۰ گز لمبا اور کوئی ۲۰ گز چوڑا ہوگا - یعنی رقبہ ایکہزار گز سے زیادہ ہے جو خود ایک بڑا ہال ہے - مغربی دیوار مین کھڑکیان بہت خوبصورت بنی ہوئی ہین جنپر کلمہ - آیات و احادیث لکھی ہوئی ہین - ایک گھنٹہ بھی مسجد مین لگا ہوا ہے - بمبئی مین بھی گھنٹے مساجد مین ہوتے ہین - ہماری طرف یہہ رواج نہین - بلکہ کچھ عرصہ پہلے تک مجکو معلوم ہے کہ بڑی بحث چلی تھی اور لوگ اس کو بدعت کہتے تھے - دو تین الماریان رکھی ہین جن مین قرآن شریف و کتب بے ترتیب بھری ہین کہ جس کا جی چاہے مطالعہ کرے -

ایک گوشے مین بیچ مین جگہہ چھوڑ کر تقریباً ایکہزار آدمی جسمین جوان - بوڑھے - بعض عورتین سب شامل تھے بیٹھے تھے اور ایک معمر ملا عربی مین وعظ کہہ رہا تھا - مین دوری کی وجہ سے اچھی طرح اوس کا تلفظ نہ سمجھ سکا - مگر عموماً احادیث کو زبانی بیان کرتا تھا اور مختلف دعائین بتلاتا تھا - نیز شعر کہنے کی مذمت بیان کرتا تھا -

خاص مسجد کے وسط مین ایک سبز گنبد ہے جو مقام یا قبر حضرت یحیٰی علیہ السلام بیان کی جاتی ہے۔ مگر بعض لوگ اس سے انکار کرتے ہین۔

مسجد سے باہر صحن بھی پٹی ہوئی مسجد کے برابر طول و عرض مین ہوگا۔ اندر مسجد مین اگرچہ کوئی نشان قدامت کا معلوم نہین ہوتا مگر صحن گلی کی طرف دیوار و پتھر دیوار شرقی اور صحن کی غربی دیوار کے ستون صاف کہنہ معلوم ہوتے ہین وسعت مین یہہ مسجد قسطنطنیہ کی ٹبری سے ٹبری مسجد کی برابر بلکہ زیادہ ہے اور مسجد قزوین سے دوچند ہے لیکن گنبدون کی بڑائی خوبصورتی قسطنطنیہ کے مقابل مین کم نہین۔

صحن مین حوض مختصر ہے اور پانی اوس مین جاری رہتا ہے۔ نیز دو معمولی گنبد ہین جن کو مقام حضرت عیسٰیؑ و مقام حضرت موسٰیؑ کہتے ہین اور کہا جاتا ہے کہ اب دولتِ عثمانیہ کے حکم سے اوس کو اندر کسی کو جانیکی اجازت نہین تمام مسجد مین قالین کا فرش ہے اور حسب معمول خدا۔ رسول خلفاے اربعہ اور حسنین کے نام چھت کے قریب مکتوب ہین

مسجد راس سیدنا الحسینؑ

خود مسجد امویہ کے اندر سے جاکر ایک دوسرا مقام ہے جس کو مسجد راس سیدنا الحسینؑ کہتے ہین۔ تاریخ سے یہہ بات ثابت ہے کہ مسجد کے دروازے پر جناب سید الشہدا کا سر لٹکایا گیا تھا۔ اور بعدہٗ صندوق مین محفوظ کیا گیا اور یہہ جدا اختلاف ہے کہ دمشق مین دفن ہوا یا کربلا مین حضرت امام زین العابدین لے گئے یا قاہرہ مین مدفون ہے بہر حال اس عمارت مین داخل ہونے سے قبل یہہ عبارت دیوار مین منقوش پائی :-

"لِی خَمْسَۃٌ اُطْفِیْ بِھَا سَتْرَ الْوَبَاءِ الْحَاطِمَۃ
الْمُصْطَفٰی وَالْمُرْتَضٰی وَابْنَاھُمَا وَالْفَاطِمَۃ"

اندر اول ایک دالان ہے جس مین بہت سے خوبصورت کتبے پنجتن کے اسماء کے آویزان ہین ایک کتبہ یہہ ہے :-

"اربعۃ مذہبۃ لکلِ غمٍ وحزن
حُبُّ نبیؐ وعلیؓ وحسینؓ وحسنؓ" [1]

اِسی دالان کی طرف کھڑکی ہے جس مین سر سید الشہدا کا رکھا جانا بیان کیا جاتا ہے۔

[1] چار چیزین سب غم و رنج کو دور کرتی ہین۔ نبیؐ۔ علیؓ۔ حسینؓ و حسنؓ کی محبت ۱۲ (منہ)

اندر وہ مقام بنایا گیا جہان سر مبارک مدفون بتایا جاتا ہے - اس مین ایک خوبصورت کٹہرا لگا ہوا ہے اور خوبصورت گنبد اوس کے اوپر ہے - اس پنجرے یا کٹہرے مین سُنہری حرفون مین لکھا ہے :-

"مرقد راس سیدنا الامام ابی عبد اللہ الحسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ"

اس اندرونی گنبد یا مسجد مین سُنہری حرفون مین چھت کے قریب اول یہہ حدیث لکھی ہے - جہان تک مجھ سے پڑھا گیا یہ الفاظ تھے :- "عن ابن عباس[1] اذ جاء اٰیۃ لا اسئلکم علیہ اجراً الا المودۃ فی القربیٰ سئل عن رسول اللہ من ھؤلاء الذین وجب المودۃ علیہ قال علی و فاطمہ و ابناھما"۔

(فی المسند الامام احمد)

اس کے بعد بھی طریقہ سنت جماعت کے مطابق دیگر احادیث فضیلت حسنینؑ مین لکھی ہین - چھت گنبد کے قریب نہایت خوبصورت سُنہری حرفون مین قل ھو اللہ لکھی ہے اور دیوار کے چارون طرف ائمہ اثنا عشر (دوازدہ امام) کے نام لکھے ہین اور سر مبارک کے مرقد پر نہایت قیمتی کپڑے پڑے ہوئے ہین -

سوق الحمیدیہ اس کے بعد ہم بڑے مسقف بازار مین جس کو سوق الحمیدیہ کہتے ہین (غالباً چھت سلطان حمید کے زمانے مین بنائی گئی تھی) آئے - تمام بازار حالانکہ نہایت چوڑا ہے آدمیون سے بھرا ہوا تھا - ایک دوکان دیکھی جسمین یروشیلم اور دمشق کی عمدہ مصنوعات رکھی تھین - اور قدیم قالین و اشیاء - لاکن قیمت بیجد طلب کرتے ہین - فرانس و امریکہ و انگلستان مین یہہ سب چیزین چلی جاتی ہین -

{دمشق ۲۸ اکتوبر ۱۹۱۱ء = ۵ ذیقعدہ ۱۳۲۹ھ ہفتہ}

آج رات کو ذراسی بوندون سے سڑکین گوندہو گئین مشکل سے چلے -

یزید ابن معاویہ اول قبرستان مسلمین کی طرف گئے - قبرستان کے داخلے سے قبل ایک گلی ہے اوس کی دوسری طرف کو نئی

[1] ابن عباس سے روایت ہے کہ جب آیت آئی کہ مین تم سے اُجرت نہین چاہتا مگر محبت تمام اقربا کی تو آنحضرتؐ سے پوچھا کہ یہہ کون لوگ ہین جن کی محبت واجب کی گئی ؟ - فرمایا علی و فاطمہ اور اون کے دونون فرزند (مسند امام احمد ابن حنبل)

تھ - ۵۰ گز کے فاصلے پر ایک گچ مکان کے نیچے کچھ زمین بطور کھنڈ کے پڑی ہے اوسپر ایک قد آدم سے زیادہ اینٹون اور روڑون کا ڈھیر نظر آیا - ہمارے ساتھی حاجی مہدی حلباوی نے کہا "هذا تھو" مین نہ سمجھا - پھر معلوم ہوا کہ یہان یزید کی قبر تھی - جو شخص ادھر ہو کر گذرتا ہے لعنت کرتا اور ایک ڈھیلا اپنی نفرت اور حقارت کا اظہار کرنے کے لئے پھینک دیتا ہے - چنانچہ سڑک مین کوئی کنکر نظر نہین آئی - ایک کنکر ہمنے بھی تلاش کر کے پھینک دی -

یہی شہر ہے جہان اوس کا یہ جاہ و جلال تھا اور اب اسی شہر مین اوس کا نام اور قبر اس حالت مین ہے - !! (ع)

با آلِ نبی ہر کہ در افتاد بر افتاد

مقبرہ مسلمین — مقبرہ مین بہایت کثرت سے ہر قبر کے سرہانے سنگ مرمر لگے ہوئے ہین اور اون پر قبر سے باہر کی طرف لوگون کے نام لکھے ہین - معلوم ہوتا ہے یہان قبرون کے بنانے اور کتبے لگانیکا خاص شوق ہے - لیکن اکثر قبرین خام بھی ہین -

مقبرہ جناب سیدہ سکینہ — حضرت بی بی سکینہ دختر خورد سال سید الشہداء اسی قبرستان مین مدفون بتائی جاتی ہین ایک جگہ چارون طرف سے کھدی ہوئی تھی اور اوس کے گرد ایک چار دیواری سنگین ناتمام تھی جسکو بحکم سلطان منجانب محکمہ اوقاف بنایا جا رہا ہے - اندر سرداب مین ہم داخل ہوئے کوئی شخص یہان نہ تھا - قدیم دروازہ حجرہ اُکھاڑ کر قبر پر رکھ دیا گیا ہے اور اوس دروازے پر اُبھرے ہوئے حرفون مین لکھا ہے :- "هذا ضريح السيدة السكينة بنت حسين شهيد كربلا -" ما بعد دوسری عبارت ہے -

ہمنے زیارت کی اس قبر و حجرہ کے مقابل دو قدم کے فاصلے پر دوسرا حجرہ یا سرداب ہے جسکے ایک کواڑ پر آہنی حروف مین مکتوب ہے :- "هذا البقعة المباركة سيدة ام كلثوم بنت سيدنا علي" اور دوسرے کواڑ پر جو مقابل ہے لکھا ہے :- "زائرہ این آستانہ مبارکہ صباح السلطنتہ ۱۳۳۱ھ -" معلوم ہوتا ہے ایران کی کسی خاتون نے یہ دروازہ لگایا ہے - خدا اوس کی مغفرت کرے -

چار دیواری ناتمام کوئی ڈیڑھ دو گز بلند ہے - اس قدیم قبر کے دیکھنے کے بعد کوئی شبہ نہین رہ سکتا کہ آغائی

وغیرہ مین جن سکینہ کے قصے درج ہین غلطی سے اون کو سکینہ بنت الحسین سمجھا جاتا ہے - حضرت سکینہ بچپن ہی سے شام
مین دفن ہو گئی تھین - قبر کا پرانا نشان موجود ہے سکینہ نام کی بیبیان بہت سی تھین -

قبر جناب سیدہ فاطمہ صغریٰ

اس کے بعد ایک مقام جو اوپر سے بالکل کھد گیا ہے اور قبر کا نشان اس وقت اس وجہ سے کہ تعمیر جاری ہے معلوم نہین ہوتا - مگر سنگین چار دیواری دو دو گز اس کی بھی بن چکی ہے - یہ قبر حضرت فاطمہ صغریٰ کی بیان کی جاتی ہے - اس کی تعمیر بھی حسب الحکم محکمہ اوقاف جاری ہے -

قبر جناب ام سلمہ و ام المومنین ام حبیبہ

قبرستان کے دوسری طرف دو مختصر خوبصورت جدید حجرے ہین جس مین ایک پر سنہری حروف مین لکھا ہے: "ھذا ضریح السیدۃ ام سلمہ زوجہ سیدنا محمد صلے اللہ علیہ وسلم وجدد ھذا المقام المبارک السلطان الغازی عبد الحمید خان ثانی خلد اللہ ملکہ سنہ ۱۳۲۷ھ"

اسی قسم کی عبارت دوسری توجہ کی قبر پر بھی ہے - یہ دونون مقامات مکمل اور مرتب تھے - ان کی زیارت کے بعد قبرستان لوٹ کر آئے -

محمل شریف و نمایش دولتی

آج محمل بازار مین سے گذرنے والا ہے اور شہر کے اندر عید کی سی کیفیت ہے - اول ہم کو گورنر شام کی سواری نظر آئی جو ایک معمر ترک ایک گاڑی مین جس کے پیچھے ۸ سوار تھے جا رہا تھا - ہم نے معمولی اسلامی سلام کیا - گورنر نے جواب اوسی طریقہ سے دیا جیسا اپنے بزرگون کو دیتے ہین یعنی سینہ و چشم و سر پر ہاتھ لیگیا -
۸ - ۱۰ گاڑیان مشائخ اور عہدہ دارون کی پیچھے تھین - مابعد کثرت سے افسران فوج جس مین جرنیل بھی تھے گھوڑون پر جا رہے تھے ان کی وردی بہت عمدہ تھی - ان کے کوٹ پر سنہری کلابتون کا اعلے درجے کا کام تھا - فوج کے سپاہی پولیس کے سپاہی اور سب سے صاف اور عمدہ مدرسہ جنگی کے طلباء اپنی وردیون مین جا رہے تھے -

اسکے بعد ایک شیخ اونچی نمدی کلاہ اوڑھے سبز لباس پہنے گھوڑے پر سوار آیا - معلوم ہوا کہ یہ فرقہ مولویہ کا سرگروہ ہے - فرقہ مولویہ صاف طور پر اپنی اونچی کلاہ سے جو تقریباً ایک فٹ ہوتی ہے اور اوس کا رنگ کشمیری پٹو کا سا ہوتا ہے پہچانے جاتے ہین - اس کے بعد ایک دوسرے شائخ (شیخ) کچھ فاصلے کے بعد آئے جو سبز جبہ اور زری

کلاہ کے گرد سپید عمامہ (لفہ) جو یہاں کے اہل علم کا خاص لباس ہو پہنے ہوئے تھے معلوم ہوا کہ یہہ سر گروہ قادری فرقہ کے ہین - مابعد ایک ناقہ جسپر محمل تھا اور اوس کے گرد ریشمی کپڑون کے اعلیٰ درجے کے پردے لگے تھے اور پیچھے چند آدمی دوسرے اونٹون پر سوار تھے اور عَلَم نہایت قیمتی لئے تھے جنپر درود شریف لکھا ہوا تھا روانہ ہوئے تمام بازار - راستے - چھتین آدمیون سے پٹی ہوئی تھین - ہم نہایت مشکل سے اپنے مقام کو واپس آئے - ایک انگریزی سیاح نے اس محمل کو ایک مسٹری (راز) لکھا ہے یہ معلوم نہوا کہ مصر سے شام اور شام سے مدینہ و مکہ جاتا ہے اس کی اصلیت کیا ہے؟

لوگ مختلف باتین کہتے ہین - انشاءاللہ حجاز مین دریافت کرون گا - مابعد معلوم ہوا کہ خانہ کعبہ اور روضہ نبوی کا غلاف ہے جو حج اکبر کے وقت سے ایسی ہی شان و شوکت سے بھیجا جاتا ہے - اس کی بیجد عظمت ہوتی ہے - مثلاً جس جہاز پر جاتا ہے اوس کے اوپر جھنڈے لگے ہوتے ہین - آج کے دن تمام ٹریم پر جھنڈیان لگی ہین - اور لوگ زیارت کے لئے اپنی اپنی چھتون پر اور راستون مین باوجود سخت کیچڑ کے چلے جا رہے ہین -

{دمشق - ۶ ذلقعدہ ۱۳۲۹ھ = ۲۹ اکتوبر سنہ ۱۹۱۱ع - یوم یکشنبہ}

ایک پولیٹکل راز یا پولیٹکل تہمت

کل اخبار رائے عام بیروت - مورخہ ۳ ذلقعدہ مین ایک مضمون شائع ہوا تھا جس کا مصنف ایک شخص سید رضا بیگ (یا سید علی رضا بیگ) ہے اور یہہ مضمون اللواء مین شائع ہوا ہے - مسئلہ طرابلس (طرابلس الغرب) کی بابت ہے - اس مین ایک عجیب بات لکھی ہے جس سے اس مسئلہ پر روشنی پڑتی ہے کہ کیون طرابلس کو فوجون سے خالی کر دیا گیا ہے؟ - راقم مضمون کہتا ہے کہ ہم کئی سال سے جانتے ہین کہ مقلدین افرنجیون اور مارقین (یعنی دین سے نکل جانے والے یا خوارج) کا ایک گروہ ہمارے یہان ہے جسکی پالیسی یہہ ہے کہ ایک مضبوط سلطنت عثمانی قایم کی جاوے - اور ادھر اُدھر کے علاقے مثلاً ٹری پولی یا جنوبی عرب فروخت کر دئے جاوین اور مثل یوروپین سلطنتون کے عثمانیہ یکجا اور مضبوط سلطنت ہو جاوے - وہ کہتے ہین کہ مجارستان (یعنی ملک ہنگری) بھی ایک ایشیائی مغل قوم اور ہماری طرح ترک تھے اون کو یوروپ نے قبول کر لیا ہے ایسے ہی ہم بھی کیون نہ یوروپ مین مل جاوین -

اس مین شک نہین کہ یہہ خیال کہ سلطنت مستحکم اپنے مقام پر رہے اور دور کے علاقے فروخت کر کے باقی مقامات سے جو ضعیف ہے اون کو جدا کر کے فوجی بحری قوت درست کی جاوے۔ کسی بڑے مدبر کا خیال ہے۔ اور اب تک پہلے ۳ سال مین گویا اسپر عمل رہا ہے۔ لیکن طرابلس الغرب کے معاملے مین اب تک وزارت عثمانیہ معاوضہ مالی لینے سے سخت منکر ہے اور عرب خصوصاً اور عام مسلمان سخت ناراض ہین اور سب سے زیادہ خود سلطان۔ بہر حال یہ عجیب پالیسی جو بیان کی جاتی ہے ایک سلطنت کے لئے مضر نہین ہے۔ مگر اسلامی حکومت کے لئے مضر ہے۔ کیا یہ ممکن نہین کہ خود سلطنت عثمانیہ ان ملکون کو آباد کرے اور اون کی رونق مین اضافہ کرے۔

جنگ کی خبرین

کہتے ہین کہ حقی پاشا کی کارروائی باشارہ انجمن اتحاد و ترقی اس غرض سے تھی کہ دولت عثمانیہ مجبور ہو کر ٹریپولی کو فروخت کر دے اور یہہ ضعیف عرب عنصر علیحدہ ہو جاوے۔ مین نہین کہہ سکتا کہ یہہ خبر کہان تک درست ہے۔ یہان جنگ کے متعلق عموماً مسلمانون کے موافق خبرین عربی اخبارون مین چھپتی ہین جس مین سے اٹلی کے نقصانات اور ملک اٹلی کی اندرونی شورش خلاف جنگ کے پائی جاتی ہے۔

اس مین شک نہین کہ عرب و ترک بہت شجاعت ظاہر کر رہے ہین اور اہل مصر بھی اون کو مدد پہونچا رہے ہین۔

یہود دمشق مین اور قومی زوال کا باعث

جہان مدرسہ علویہ عثمانیہ ہے اوسی کوچہ کے قریب مدرسہ اسرائیلیہ عثمانیہ بہت بڑا اور عمدہ پیمانے پر ہے جسکے ساتھ قرأت خانہ اور انجمن ہے۔ یہود کی قوم مین جہان اور سخت عیب ہین وہان اپنی قومیت اور ثروت کا قایم رکھنا اور ایک دوسرے کی امداد کرنا عمدہ صفات ہین۔ افسوس ہے کہ قانون عدل اون مین نہین یعنی غیر یہودی کو لوٹنا۔ کھانا اور اوسپر غلبہ جس طرح ہو حاصل کرنا جائز سمجھتے ہین مسلمانون مین بھی بہت لوگ (خواہ شیعہ ہون یا سنّی ہون غازی ہون یا وہابیہ ہون) اس طریقے پر عمل کرتے ہین۔ چونکہ یہہ طریقہ تمدن اور عدالت کے خلاف ہے چند روزہ ترقی کے بعد پریشانی۔ ضعف اخلاقی پیدا ہو جاتی ہے

ترقی کا راز اس آیت مین موجود ہے اِعْدِلُوا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰی۔ کہ اصل خوف خدا معاشرت مین منصفانہ برتاؤ سے معلوم ہوتا ہے۔

ایرانی اور عثمانی حب وطن اور اوس کا فرق

(دمشق - یکشنبہ، ۷ ذلقعدہ ۱۳۲۹ھ)

ایران کا حب وطن زیادہ تر لفاظی مین ختم ہو جاتا ہے - لیکن عثمانی یعنی اس سلطنت کے ترک و عرب مثل اہل یوروپ کے سلطنت کے قیام کے واسطے خرچ بھی کرتے ہین - اور عربی و ترکی اخبارات مین ہر شہر کے چندون کی فہرست شائع ہوتی ہے بعض شہرون سے تیس ہزار روپیہ سے زیادہ ابتک پہونچ چکے ہین - اور ہر روز ہر جگہ چندہ جمتا ہے - بخلاف اس کے ایران مین جنگ ہوئی اور جنگ بھی ایسی جس مین بقول فریقین آزادی عزت و جان و مال سب پر آفت تھی - مگر باوجودیکہ مین نے طہران کے اخبارون مین مضامین لکھے کہ صرف ایک ایک ماہ کی تنخواہ نائب السلطنت سے لیکر ماتحت تک دیدین - مگر کسی نے نہ سُنا - قرض نہایت سخت شرائط پر ملک کی حالت درست کرنے کے نام سے لیا تھا اوس کا روپیہ اُڑا دیا - جس قوم مین اپنے خیالات کے پھیلانے کے لئے خرچ کرنیکا مادّہ نہین وہ قوم شاید ہی ترقی کر سکے - یہ لوگ اس قرض اور جنگ کو غنیمت سمجھتے تھے اور محکمہ جنگ سے گھوڑے اور تنخواہین لینے پر تُلے ہوے تھے - یہ سچ ہے کہ ایران مین افلاس زیادہ ہے مگر جو امراء ہین اُنھون نے بھی کسی طرف کوئی مدد نہین کی -

۷ ذلقعدہ سنہ ۱۳۲۹ ہجری = ۲۹ اکتوبر سنہ ۱۹۱۱ء یکشنبہ

حاجی ہے تو ڈیوڑھا کرایہ لونگا

مین نے اس مبارک مقبرہ کی زیارت کو جانا چاہا - آج اتوار کی وجہ سے گاڑیان عیسائیون نے لے رکھی تھین - حاجی ایران سے بیشمار آئے ہین اون کی وجہ سے کرایہ زیادہ ہو گیا - آخر ڈیڑھ مجیدی (للعہ) پر گاڑی کی - مگر جب مالک گاڑی کو معلوم ہوا کہ مین حاجی ہون تو کہا دو مجیدی سے کم نہ لون گا - مین نے کہا ما قتل الحجاج اباک - حاجیون نے تیرے باپ کو قتل نہین کیا اور جانے سے صاف انکار کیا - یہ عجب گاڑی والے ماشاء اللہ اپنے آپ کو سبہ اور اثنا عشری بتاتے ہین اور حضرت زینب کی قسم کھاتے تھے - بہرحال اُس گانون مین جو دمشق سے ۵ میل ہے یہی جوڑی گاڑی والا راضی ہو گیا - راستے مین ۱۰ - ۱۵ گاڑیان ملین جو واپس جا رہی تھین - ان مین سے اکثر عجم تھے جو اپنی عادت کے موافق ترکمانی اور بعض ترکی فیز پہنے تھے تاکہ اپنی قومیت و مذہب کو چھپا سکین - مگر یہ ممکن نہین —

قریہ شہدا زینب یا رقیہ حضرت زینب علیہا السلام

حضرت زینب کا مقبرہ جنگل مین واقع ہے اور لاؤں کے متعلق

ایک خوبصورت مسجد اور ایک قبہ سبز ہے جو جدید بنا ہے اور چاروں طرف عمارتیں موجود ہیں - یہاں حوض بھی ہے جس میں
پانی جاری ہے اور جس طرح مسجد راس الحسینؑ پر ایک شخص کٹورا لئے رہتا ہے جس میں چندہ ڈالا جاتا ہے یہاں بھی ایسا
ہی ہے اس کی شان مقبرہ راس حضرت امام حسینؑ سے کم نہیں ہے اور مسجد و مقبرہ میں قالین کا فرش ہے اور بہت
سامان روشنی کا بھی ہے - یہاں کے گنبد و مسجد و عمارات متعلقہ سب کی چھت سبز ہے - میں نے زیارت کی اور
قرآن شریف جو رکھا رہتا ہے پڑھا - میری موجودگی میں اندازاً (۵۰) دیگر زائر موجود تھے -

سانحہ جناب سیدہ زینبؑ

لوگوں کو تعجب ہوگا کہ حضرت زینب کہاں اور شہر شام کہاں ؟ - اس کا قصہ جسقدر مجھکو یاد ہے
یہہ ہے کہ بعد امام زین العابدینؑ اور اہلبیت کی واپسی کے حضرت کے خلاف کسی نے یزید کے یہاں شکایت کی کہ
وہ سامانِ جنگ درست کر رہی ہیں - یزید نے دوبارہ آپکو دمشق میں طلب کیا - حضرت زینبؑ آپکی پھوپھی نے ساتھ
جانے پر اصرار کیا اور اس مقام پر جو دمشق سے ۴ - ۵ میل ہے پہونچنے کے بعد آپ حضرت زینب کو چھوڑ کر کسی چیز کی تلاش
میں گئے - مابعد ایک شقی نے کسی بات پر ناراض ہوکر اس مظلومہ متقیہ و زکیہ نواسی رسولؐ کے ایک تیر مارا جس سے
آپ شہید ہو گئیں - اور یہیں دفن کی گئیں - بہرحال آپ کا انتقال اسی راستے میں ہوا - اور آپکے روضہ مبارکہ پر بہت
ہجوم رہتا ہے اور لوگ ضریح پکڑ کر بید گریہ کرتے ہیں جس سے سب پر رقت طاری ہوتی ہے -

بعض لائق بزرگوں کا یہ خیال ہے کہ حضرت صدیقہ زینب کبریٰ کا مزار مبارک یہاں نہیں ہے -

ظہر کی نماز ہمنے اس مسجد میں جس میں روضہ واقع ہے پڑھی اور ڈیڑھ گھنٹہ ٹھیر کر رخصت ہوئے -

اس روضہ کے گرد تبرکاً بہت سے آدمیوں نے اپنی قبور بنائی ہیں یا ان کے اعزہ نے دفن کیا ہے - عمارت چندہ
سے بنی ہے اور کل زائر مرمت وغیرہ کے نام سے دیتے ہیں - میں نے اول خدام کا مال سمجھکر صرف چند منلیک دئے مگر مابعد
خادم آیا کہ حضرت زینبؑ کو آپ نے کچھ نہیں دیا - میں نے کہا حضرت کو نعوذ باللہ میرے دینے کی کیا ضرورت ہے ؟ تم
اپنے دئے مانگتے ہو - اس نے کہا نہیں مرمت کے لئے - تب میں نے اپنی موجودہ گنجایش کے مطابق کچھ چندہ دیا -
لیکن جیسی توقع تھی مابعد معلوم ہوا کہ نصف سے زیادہ یہہ بدچلن خدام کھا جاتے ہیں - بعض کی بدچلنی اور مردے

دفن کرنے والون سے جبراً سیکڑون روپیہ وصول کرنا معروف ہے۔

تلفظ اہل شام اہل شام مین یہ خاص بات مین نے دیکھی کہ عموماً (ث) کا تلفظ مثل (ت) کے کرتے ہین مثلاً کثیر کو کتیر۔ وارث کو وارت اور (ق) کی جگہ (الف) بولتے ہین مثلاً عبدالقادر کو عبدالآدر۔ کتاب قدیم کو کتاب ادیم۔ اور (ض) کا تلفظ سُنّی و شیعہ دال کے مخرج کے قریب کرتے ہین نہ کہ ظ کے قریب۔

لباس وشکل یہود و نصارٰی و مسلمین سب کا لباس یکسان ہے یعنی بعضون کا عربی۔ بعضون کا انگریزی اور عورتون کا عموماً لباس انگریزی ہے یعنی یوروپین۔ اور بعض عیسائی عورتین بھی جب باہر جاتی ہین برقع اوڑھکر جاتی ہین، مگر چہرہ کھلا رہتا ہے۔ رنگ کل اہل ملک کا گورا سُرخی مائل ہے۔ اور نقشہ عمدہ ہے شکل وصورت مین یہود و نصارٰی اور مسلمین مین کوئی صاف فرق نہین اور سب خوبصورت ہین۔ البتہ ٹانگین یہان بھی اور اسلامبول مین بھی متعدد آدمیوں کی بگڑی ہوئی ہین ۔

خرید تحفہ جات آج مین "معاذہ" یعنی ایک عرب مسیحی کی دوکان پر گیا۔ جہان عُمدہ اشیاء فروخت ہوتی ہین۔ اور ایک اپنے مہربان محُسن کے لیے کچھ تحفے خرید کیے جو یہان اور بیت المقدس کی کے صنعت کے متعلق ہین۔ بڑی بڑی دوکانین یہاں کی صنعت کی موجود ہین جن کا مال یوروپ و امریکہ جاتا ہے۔ ہمارے ہندوستان پر افسوس! کہ ایسا انتظام بہت کم شہرون مین ہے ۔

[دمشق ۸ ذوالقعدہ سنہ ۱۳۲۹ھ = ۳۰ اکتوبر سنہ ۱۹۱۱ء۔ یوم دوشنبہ]

آج سامان خوراک وغیرہ سفر کے لئے لیا۔ جامع امویہ مین (جسکو عبدالملک ابن مروان نے شروع کیا اور ولید بن عبدالملک نے ختم کیا تھا) ایک دفعہ اور گیا اور ایک مختصر کتاب تاریخ اسلام مصنفہ صالح مدہون کن یام مسمّی تنبیہ الانام الی تاریخ الاسلام خریدی اور مصنف کو نہایت سطحی نظر پایا۔ اگرچہ اوسنے آخر مین اُخوت ۔حُرّیت۔ عدالت ۔ مساوات کو آجکل کے فیشن کے موافق اسلام کا جُزو ثابت کیا ہے۔ مگر خیالات اوس کے عدالت اور صداقت سے دور ہین۔

قریب دو بجے سہ پہر حجاز ریلوے کے اسٹیشن پر محمد حلباوی آفندی کے ساتھ آیا۔ یہان ڈیڑھ دو ہزار آدمیون کا

نیچ تھا جو سب مدینہ منورہ جانے والے تھے اور گل مین پھیلے ہوئے تھے عثمانی - ایرانی - بخارائی - شامی - بعض ہیٹڈ لگا سکری و حبشی بھی تھے - معلوم ہوا کہ آج ٹکٹ نہین ملا - صرف سو آدمیون کے لئے جگہ ہے - ٹکٹ بند ہو گیا ناچار واپس ہو کر حاجی مہدی طلباوی کے مکان پر آیا - کرایہ گاڑی بھی آج کل بہت تیز ہے اور اسٹیشن دمشق سے ایک میل پر ہے - حاجی مہدی کے ماموں یہاں ریل پر ملازم ہین اون کو ہم اشرفیان دین کہ کل کے لئے ٹکٹ خرید لین - اب خدا کے اختیار معاملہ ہے -

[۹ ذیقعدہ ۲۹ ۱۳ہجری = یکم نومبر ۱۹۱۱ء - سہ شنبہ]

آج صبح کو سید احمد یزدی پسر جناب سید کاظم یزدی مجتہد و حجۃ الاسلام نجف خانہ طلباوی مین چار کے مہمان تھے - وہ بھی حج کو جاتے ہین - اونھون نے کچھ عرصے بعد پہچانا - مابعد جب اون کو معلوم ہوا کہ ایران کے خودغرض اور اسلامیت سے لاابالی پن سے مین بھی کارہ ہون تو بہت تپاک سے اونھون نے استقبال کیا مگر کہا کہ ہمارے لئے نجف مین موجب زحمت آپ نے ایک کام کیا یعنی ایک تحریر مخالفون کو دیدی - مین نے کہا کہ وہ تحریر مین نے نہین دیکھی - شاید رد و بدل ہو گیا ہو - واقعی میرے روزنامچے سے نقل لی گئی تھی - مگر معلوم نہین صحیح چھاپی گئی یا نہین؟ - بہر حال ایران کے حالات کو دیکھکر میری یہ رائے ہے کہ آزادی و مشروطیت بہت آہستہ آہستہ اس ملک کو ملنی چاہیئے تھی -

حج یا زیارت مدینہ منورہ

آج ظہر سے بھی پہلے بابا پہلے اسٹیشن پر آگیا - اول کسی نے کہا کہ لوگون کے پاس ایک ہزار ٹکٹ موجود ہین آج ٹکٹ نہین ملیگا - مجکو بہت مایوسی ہوئی - مابعد ماموں حاجی مہدی نے کہا کہ شاید درجہ اول کا ٹکٹ جس کی قیمت تقریباً سوا سو روپیہ ہے مل جاوے - مین نے حساب کیا تو اسقدر روپیہ دینے کے بعد مکہ معظمہ جانا مشکل تھا اور میرے لئے حج بھی مستحب ہے اور زیارت رسالتمآب و حضرت سیدہ و ائمہ بھی - مین نے زیارت رسالتمآب کو ترجیح دی اور کہا کہ ٹکٹ لے لو - اگر خرچ نہ رہا تو حج مستحب کو ملتوی کرون گا - مگر مابعد معلوم ہوا کہ صرف دوسرے درجے کا ٹکٹ غالباً مل جاویگا - اگر ٹکٹ نہ ملا تو لازم ہے کہ آج مغرب کو بیروت جاؤن اور وہان سے لوط سعید

روزنامچۂ سیاحت خواجہ غلام الثقلین

{حصۂ چہارم}

بیرون دمشق سے بمبئی تک

{جس مین مدینہ منورہ اور قاہرہ کے حالات بھی شامل ہین}

حجاز ریلوے - وقت بعد عصر

مغربی افریقہ کے حبشی خدا کا شکر ہے کہ جگہ مل گئی ہمارے درجے مین ضلع مدہرا کا ایک مدراسی شخص ہے جو مسکین معلوم ہوتا ہے اور چہ حبشی مغربی افریقہ یعنی سینی گال کے ہین - برابر کے درجے مین ایک ترک اور حبشیون مین سخت جنگ و نزاع تقریبًا دو ثلث مسافت سے ہو رہی ہے - میرے درجے والے صلح سے بیٹھے ہوئے ہین - کیونکہ مین نے اون سے کہا ایہا المومنون انکم اخوۃ - والمسلم کل واحد لا یلزم للمسلم ان یوذی مسلمًا - حبشی سب عربی بولتے ہین اور نہایت عمدہ تلوارین بعض کے پاس ہین - یہہ لوگ مالکی ہین کہ ہاتھ کھول کر سب نماز پڑھتے ہین - نیلے کرتے اور سیاہ بانات کی ایک قسم کا چغا اوپر پہنے ہین - بلند قامت ہین اور بہت خشوع و خضوع کے ساتھ نعتین پیغمبر کی تعریف مین پڑھتے ہین - یہہ لوگ نہایت طویل سفر کر کے آئے ہین اور سب عربی بولتے ہین اور فرانسیسی بھی کچھ جانتے ہین - کہتے ہین کہ اون کے ملک مین صرف کیتھو لک اور مسلمان ہین - بت پرست اب نہین ہین

اہل مارشیس برابر کے درجے مین چند لوگ جزیرۂ مارشیس سے (جسکو فرانسیسی مین ماریس کہتے ہین) آئے ہین - یہہ ایک جزیرہ جنوبی افریقہ و میڈیگاسکر کے دریائی سمندر مین ہے جسکو انگریزون نے فرانسیسیون سے چھین لیا تھا - یہہ

یہ سب لوگ مثل اہل بمبئی اُردو بولتے ہین بلکہ زبان اُن سی بہتر اور صاف ہے - ایک شخص کا باپ جونپور سے شکر کا کام کرنے کے لیے مزدورون کی حیثیت مین وہان گیا تھا - کرامت علی نام تھا - وہان اوس نے ثروت پیدا کی اور شادی کی وہان بھی اہل ہندوستان کثرت سے ہین - اور بمبئی کراچی شمالی ہند سے تجارت کے لیے گئے ہوئی ہین - اکثر باشندے اہل فرانس کے بھی وہان ہین - ملکی انتظام کی تعریف کرتے ہین - مگر ٹیکس بکثرت ہے مثلاً کتے پر ہر ماہوار گھوڑے پر عدد ماہوار ہے اسکے شاکی تھے - وہان کے باقی آدمی رنگون کے ہین وہ بوڑھے اور جاہل اور غالباً تجارت پیشہ ہین - اردو بولتے ہین -

{ چہارشنبہ - ۴ نومبر ۱۹۱۱ء - ۱۰ ذلقعدہ ۱۳۲۹ھ }

اس ریل گاڑی مین نہ تو پانی ہے نہ بیت الخلا لیکن غنیمت ہے کہ ریل بہت ٹھیرتی ہوئی جاتی ہے - عموماً مثل ہمارے یہان کی مال گاڑیون کے چلتی ہے بعض جگہ بڑے بڑے ٹنل بھی آتے ہین - ابھی تک علاقہ ملک شام کا ہے - پہاڑ غیر آباد ہین - مگر بیچ مین زراعت کے آثار نظر آتے ہین - مٹی مثل ملک مالوہ کے نہایت زرخیز سیاہ و سرخ رنگ کی ہے - تمام آفریقی غالباً ریل والون کو کچھ دیکر بلا ٹکٹ کے بیٹھ گئے تھے کیونکہ ٹکٹ کل تقسیم نہین ہوئے تھے - مگر اون سے ٹکٹ دیکھنے کے وقت اگلے اسٹیشن پر کرایہ لے لیا گیا - ملک روس اور شام اور حجاز کل ملکون مین یہ قاعدہ دیکھا گیا کہ جسکے پاس ٹکٹ نہین گاڑی مین اوسکو ٹکٹ دیدیتے ہین اور دام مقررہ لیتے ہین -

حالت ملک درراہ آج صبح سے ۸ گھنٹے ہوئے تین چار چھوٹے چھوٹے اسٹیشن آئے صرف پہلے اسٹیشن پر پانی تھا - باقی پانی کم ہے فوج کے لیئے ہے - دس بیس سپاہی ہر مقام پر غالباً بغرض حفاظت آج ہر جگہ ریل پر نظر آتے ہین - تمام ملک غیر آباد تھا -

اس ریل کی ہر گاڑی مین ایک درجہ زنانہ ہے اور ہر زنانہ درجے سے ملا ہوا زنانہ بیت الخلا بھی ہے جسکو یہ لوگ نہایت کثیف کر دیتے ہین - یہان تک کہ ایک ہندی الاصل بوڑھی عورت جو مارشیس سے آئی ہے ہمارے مردانہ درجے مین آ بیٹھی - ہر گاڑی مین ۱۰ درجے ہین اور ہر درجہ مین ۶ مسافر ہین - چڑھنے کی جو جگہ ہے ایک بے آمد سا

گاڑی مین ہر دو طرف بنا ہے، اوس مین بھی ایک دو آدمی ہین - چونکہ دس گاڑیان ہین اس لئے چھ سو مسافر آج کم و بیش آئے ہین اسی طرح کل بھی آئے ہون گے - کوئی پانسو آدمی شام مین پڑے رہ گئے -

بے آبی کی شکایت ہر اسٹیشن پر سو کے قریب مسافر اپنے لوٹے لیکر اُترتے ہین مگر محافظ سپاہی پانی نہین دینے کہ یہہ پانی سپاہیون کے لئے ہے - مسافر خاصکر ہندی شاکی ہین کہ لوگون مین رحم نہین ہے - دراصل زمانۂ حج مین پانی کا ذخیرہ کافی ہونا چاہیئے تاکہ سیکڑون آدمیون کو تکلیف نہو اور سپاہی اپنا پانی دیدین تو غریب کیا پوین ایک گاڑی پانی کی ملک شام سے بھر کر ساتھ لانی چاہیئے - مگر اسقدر سمجھ یا انتظام کہان!

حیرت انگیز کارنامہ تاہم انصاف یہ ہے کہ حجاز ریلوے ایک حیرت انگیز کارنامہ محنت و استقلال کا ہے - جہان سو سو میل بلکہ زیادہ دور تک پانی نہو وہان ریل بنانا اور برابر سپاہیون کے ذریعہ سے اوس کی حفاظت کرنا مشکل کام ہے - عزت پاشا اور سلطان عبد الحمید خان کے جہان دیگر بیشمار مصائب بیان ہون اس کارنامہ کو نہ بھولنا چاہیئے -

حالت زمین و معدنی کیفیت ریل اس طرح بنی ہے کہ جب کبھی کھڑکی سے دیکھا جاوے ۲-۳ منٹ کے اندر ایک نصف دائرہ معلوم ہوتا ہے یعنی تقریباً ہر جگہ چکر کھاتی ہوئی جاتی ہے آج عصر کے وقت ایک اسٹیشن پر غروب آفتاب کے بعد پانی مسافرون کو کافی ملا - اور بعض پھٹے ہوئے سیاہ رنگ کے خیمے عربون کے نظر آئے - نیز تقریباً ۶ میل تک تمام زمین پر سیاہ پتھر بان پھیلی تھین جن کا عرض کئی میل تک تھا اور وہ دھوپ مین چمکتی تھین - گمان غالب ہے کہ اس پہاڑ مین لوہے خواہ کوئلے کی کان ہے جن کو ماہران علم طبقات الارض بآسانی معلوم کر سکین گے - ہوا قدرتی طور پر گرم و خشک ہے اور کوئی چرند یا پرند گھنٹون تک نظر نہین آتا -

معن مغرب کے وقت مشہور مقام معن پر ریل پہونچی - گویا ملک شام ختم ہوگیا - یہان روشنی بھی اسٹیشن پر اچھی تھی اور دو کان مٹھائی وغیرہ کی مثلاً کولا بت و سگار وغیرہ بھی تھے اور بنگلے بھی بنے ہوئے تھے - مگر حاجیون نے دکان پر اسقدر ہجوم کیا کہ خریداری مین مشکل پڑی -

رات کو ہمراہیون کی بدتمیزی کی وجہ سے سخت تکلیف ہوئی ایک طرف سیتی گال کے حبشی زمین مین سو گئے

ایک طرف رنگون کے آدمیون سے ایک زمین پر سو گیا - ایک معمر شخص نے میرے تکیہ پر سوتے وقت قبضہ کر لیا - پانون نیچے رکھنے کو جگہ نہ رہی - خیر جس طرح ہوا رات بسر کی - لیکن یہہ خوشخبری ایک ترک نے صبح ہی سنائی تھی کہ کل مقام تبوک مین ۲۴ گھنٹے کا قرنطینہ ہے یعنی اسباب جھونپڑون مین لیجاؤ اور لاؤ - اور وہان ٹہرے رہو کل وہان سے نکلو - اور خدانخواستہ کوئی موت واقع ہوگئی (کہتے ہین کہ ایک بڈھا آدمی سخت بیمار ہے) تو ۵ دن کا مزید قرنطینہ ہوگا ہمارے رنگونی ساتھیون کی تمیز کا یہہ حال ہے کہ کھڑکیان بند رکھکر سب سگار پیتے ہین اور بوجہ ضعیف العمری سرد ہوا نہین آنے دیتے - اور علم اسقدر وسیع ہے کہ بار بار ایک عربی کتاب تاریخ اسلام جو مین نے بیروت سے لی ہے اوس کی بابت پوچھتے ہین کہ "آیا یہہ یوسف زلیخا ہے"؟ - مگر انصاف یہہ ہے کہ باوجود کثافت کے مہمان نواز ہین اور کھانے مین شریک ہونے پر اصرار کرتے ہین - اگرچہ مین بھی اون کو انگور وغیرہ دیتا رہتا ہون - مسلمانون مین بوقت سفر کھانا کھلانے پر اصرار کرنا مین نے سب قومون مین پایا -

حجاز

تبوک ۱۱ ذیقعدہ ۱۳۲۹ھ = ۳ نومبر ۱۹۱۱ عیسوی

۸ بجے صبح کو ہم تبوک مین پہونچے - بیشمار سبز راؤٹیان لگی ہین اور مال گاڑیان سابق مسافرون کے واسطے کھڑی ہین - ہماری گاڑی گھنٹہ بھر سے کار منتظر کھڑی ہے اور عجیب بات یہہ ہے کہ بدقسمتی سے اسی ٹرین کی کسی دوسری گاڑی مین آج صبح ۳ موتین ہوگئین - عجب کلفت رہی - معلوم نہین ہم کو ۵ دن یہان رکھتے ہین یا اوسی گاڑی والون کو - اور اگر ۵ دن رکھا تو ہم سو ۵ سو آدمیون کا کھانا علاوہ معمولی ۵ سو آدمیون اور نئے آنیوالون کے کہان سے مہیا ہوگا - ۱۰ وقت تک مہیا کرنا ہوگا - بہرحال خدا مالک ہے - اول طبیعت گھبراتی تھی - مگر اب راضی بقضا ہون - یہان کل مدینہ منورہ جانے والون کے لئے غیر متوقع قرنطینہ پایا گیا - او عہدہ داران قرنطینہ پھر رہے ہین کوئی مسافر کہتا ہے ۲۴ گھنٹے کا قرنطینہ ہوگا - کوئی کہتا ہے ۵ دن کا - جس کے معنی ہین کہ ڈھائی ہزار روپیہ یعنی ۵ روپیہ فی نفر اس ٹرین والون پر مزید جرمانہ ہوگا -

قرنطینہ اور گھبراہٹ کی عادت آج کا دن سخت تکلیف و پریشانی مین گذرا - ریل کئی جگہ رکے گئے - کل گٹھڑون کو کھلوا کر صرف ایک کرتہ پہنا کر کپڑون کو دھونی دی گئی - ایک مختصر خیمہ میں ٹھہرنے کو ملا - عربون کی یہ عادت بہت ہے کہ ہر کام مین کپڑے اوتارتے وقت پہنتے وقت منزل سے اترتے وقت چلتے وقت "یا اللہ یا اللہ" چلاتے رہتے ہین سخت جلدی کرتے ہین اور جو ایرانی ان کی سرحد پر رہتے یا ان سے معاشرت رکھتے ہین وہ بھی یہی عادت رکھتے ہین - ملازمان کی کارگذاری یہی ہے کہ بار بار چلاتے ہین "یا اللہ یا اللہ بالعجل" - گویا ان کی زندگی و موت ہماری جلد تعمیل پر منحصر ہے اور ان کا لہجہ قدرتی طور پر سخت ہوتا ہے - ۸ قرش صاغ (تقریباً ۸) فی نفر ایک دن کے لئے فیس قرنطینہ کی لی گئی -

بابت کو خیمے مین سخت سردی معلوم ہوئی - ایک ترکی جنرل النجفی بیچارے نفقہ کا محتاج تھا مین نے اُسکو کم استطاعت ہونے کی وجہ سے فیس قرنطینہ سے معاف کرا دیا تھا -

{ تبوک - ۱۲ ذیقعدہ ۱۳۲۹ھ = ۴ نومبر ۱۹۱۱ء }

یہ تبوک تاریخ اسلام کا مشہور مقام ہے جہان آنحضرت صلعم نے لشکر لیکر حضرت علی مرتضیٰؑ کو بھیجا تھا -

ماریشس کے مسلمان ماریشس کے سترہ آدمی اس وقت حج کے لئے آئے ہین اور اس سے قبل حج کر چکے ہین - ان کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ جزیرہ ماریشس کا رقبہ (۷۰۰) مربع میل ہے اور اس مین چالیس ہزار مسلمان ہین جو تقریباً سب ہی ان کے بزرگ ہندوستان سے آئے تھے - اولاد بڑھ گئی ہے ہمارے ساتھی اصلاً غازی پور کے ہین بہت عمدہ لہجے مین مولود اور قصائد پڑھتے ہین اور صوفی مشرب مسلمان معلوم ہوتے ہین - کہتے ہین کہ ہنود ماریشس مین کوئی دو لاکھ ہین اور بگڑی ہوئی اُردو بولتے ہین - مسلمان سب مذہب کے پابند ہین - پندرہ مساجد اور ۵ - ۶ ملا بھی وہان ہین -

ایک نوجوان مولوی مولود خوان دہلی سے سال گذشتہ گیا تھا ایک سال رہا اور تقریباً ۵ ہزار روپیہ وہان سے لایا -

اُن مین سے ایک شخص مسمی حاجی بالو محبت نے سورۂ رحمٰن بہت خوش الحانی سے پڑھی -

قرنطینہ کا ایک ترکی ڈاکٹر ایک معقول آدمی ہے اور فرانسیسی و عربی بولتا ہے - اوس نے بعد معاینہ کے سب سے اول اہل ہند و سنی گال کے آدمیون کو اپنی سابقہ گاڑی مین داخل ہونے کی اجازت دی تاکہ بخار وغیرہ اور عرب کے

جھگڑا انہوں نے بیچا اپنی اپنی گاڑیوں مین سوار ہو گئے۔

رشوت — یہان مجھکو یہہ بھی بتانا چاہیئے کہ پرمٹ ٹکٹ دمشق مین بنتے تھے۔ ہماری ساتھ جو لوگ تارتیس کے ہین وہ کہتے ہین کہ اون کو اوس روز جگہ حاصل کرنے کے لئے ایک ایک اشرفی عثمانی دینی پڑی جب ان تیرہ آدمیون کو جگہ ملی۔

حالت حجاز و کوہ ہاے حجاز — صبح سے یعنی تبوک سے ہم حجاز کے ملک مین ہین۔ پہاڑیان۔ خشک۔ تنگ مفلس اور شام کے مقابل تو بالکل بے رونق ویرانے آرہے ہیں۔ ایک ٹنل آج ظہر کے بعد یعنی تبوک سے ۲۔۳ گھنٹے چلکر ملی۔ جس مین بالکل تاریکی تھی۔

پانی پر جنگ — پانی پر آج اہل تعقاز یہ اور دیگر لوگون مین لڑائی ہوئی۔ اور بعض ناشایستہ لوگون نے پانی کا نل دیکھکر اپنی مشکین مین بہا دی اور پانی تقسیم نہ کیا۔ انجن والے انجن کا صاف پانی اور بڑا خزانہ نہایت بری طرح زمین پر گرا دیا۔ تیس چالیس آدمی بھاگے اور اپنے کپڑے تر کر کے کچھ لوٹے اور کوزے پانی سے بھرے۔ ان لوگون کی حماقت یا بیہودگی کا مقابلہ ہندوستان کے ہندو مسلمانون سے کیا جائے جو پانی کی سبیلین رکھتے ہین اور پیاسون کو پانی پلاتے ہین تو یہہ کہنے کو جی چاہتا ہے "صد رحمت بر ہندوستان ما"

سینی گال کے مسلمان اور اشاعت اسلام — سینی گال علاقہ فرانس مغربی افریقہ کے آدمیون مین ایک نوجوان شخص ابن قرم ہے جو علاوہ فرانسیسی و عربی کے انگریزی بھی خاصی طرح بولتا ہے اور تجارت پیشہ ہے۔ اوسنے کہا کہ سینی گال مین چار پانچ حصہ مسلمان اور چھٹا حصہ کیتھولک اور پروٹسٹنٹ ہین۔ مگر پروٹسٹنٹ کم ہین۔ ملک مین انتظام بہت اچھا ہے۔ ہر بڑے شہر مین ایک گورنر ہے اور ایک ہزار فوج رہتی ہے اور افسر یوروپین اور فوج اکثر افریقی ہے۔ سپاہیون مین پروٹسٹنٹ زیادہ ہین۔ عیسائیون اور مسلمانون مین کوئی جھگڑا نہین ہے ہر جگہ ایک بڑی مسجد نماز جمعہ کے لئے ہے اور باقی چھوٹی چھوٹی مسجدین ہین۔ صرف ایک ہندوستانی کلارک وہان ہے جو فرانسیسی جانتا ہے۔ پہلے یہہ لوگ شیطان و بتون اور بھوتون کی پرستش کرتے تھے اب اکثر مسلمان اور بعض عیسائی ہو گئے ہین۔ مسلمان شراب نہین پیتے اور نہ تمباکو پیتے ہین۔ جو نیوے اوس کو

پینے مین - سب کو سے لوگون اور ہمسایون کو تکلیف ہوتی ہے - پھر اوسنے کہا جو لوگ شراب پیتے ہین وہ مسلمان نہین کافر ہین جیسا قرآن شریف نے کہا ہے "مذبذبین بین ذٰلک لا الیٰ ھٰؤلاء ولا الیٰ ھٰؤلاء"

یہ لوگ اپنے اسلام مین بہت پختہ اور جوشیلے معلوم ہوتے ہین او اسلامی فرقون کے اختلاف سے واقف نہین مگر نماز ہاتھ کھول کر مالکی طریقے سے پڑھتے ہین اور نماز مین اکثر ادھر ادھر دیکھنے کے بھی عادی ہین - یہ عادت مین نے شام کے مہذب لوگون مین بھی دیکھی کہ اہل مصر کی طرح نگاہ سجدہ کی طرف باقاعدہ نہین رکھتے - بلکہ ہندوستان سے باہر کل مقامات مین یہہ عجیب عادت دیکھی -

{ ۱۳ ذیقعدہ سنہ ۱۳۲۹ ہجری = ۵ نومبر ۱۹۱۱ء }

اسٹیشن مدائن صالح یہان رات کے ایک بجے سے اب صبح کے ۶ بجے تک ریل کھڑی ہے - پانی کی فراط ہے - دو سو ڈھائی سو آدمی ریل کے نیچے بیٹھے ہوئے کھانا پکانے - وظیفہ پڑھنے - اور باتون مین مشغول ہین جائے - روٹی وغیرہ کی دوکانین بھی ہین قیمت دمشق سے ڈیوڑھی سوای ہے جو غنیمت ہے -

مدائن صالح اور اسکے بدو مدائن صالح کی وجہ تسمیہ یہہ بتائی جاتی ہے کہ اس مقام پر حضرت صالحؑ نے قیام کیا اور سات اکابر مشائخ کے وہ مہمان ہوئے ان لوگون نے اون کی خاطر کی اور اون کا ناقہ (جو الٰہی معجزہ تھا) قتل کر دیا یہان کی عورتین اور بڈھے فوج والون کی آنکھین بچا کر بھیک مانگنے کی غرض سے اکثر ریل پر آئے ہین - اون کی حالت مفلسانہ ہے - کپڑے پھٹے ہوئے ہین - لیکن قریب دیکھنے سے شل عربون کے آنکھ ناک باقاعدہ اور چہرے سے ذکاوت پائی جاتی ہے - مگر محض وحشی و ناتربیت یافتہ ہین اور سپاہی اون کو بھگا دیتا ہے - ایک ترک افسر ریل جو ہمارے ساتھ ہے کہتا ہے کہ ذرا غفلت دیکھین تو یہہ جو چیز پائین چرا کر لیجائین -

انجن کے بگڑ جانیکی وجہ سے نصف دن ظہر تک یہان ریل کا ٹھیرنا قرار پایا ہے - مدائن صالح کے اسٹیشن سے کوئی

چٹانین اور مکان ایک میل سے قبل پہاڑیون کا (جنکو جدا جدا چٹانین کہنا چاہیئے) ایک خوبصورت سلسلہ چلا جاتا ہے - اول میٹالے رنگ اور مابعد سرخ رنگ کے پتھرون کی چٹانین قریب قریب ہین جن کے بیچ مین راستہ ہے

گویا ان چٹانون سے ایک عالیشان شہر آباد ہے - اَوّل ۲- ۳ چٹانین ایسی ہین جن کے اندر زمین سی چہان دروازے اور کھڑکیان کٹی ہوئی ہین اور بعض جو زمل سے قریب تھین اون سے معلوم ہوتا ہے کہ جس طرح خوبصورت کام لکڑی کی چوکھٹ پر کیا جاتا ہے ان پر کام کیا گیا ہے - یہہ دروازے اندر جانے کے ہین مگر اندر نہ روشنی ہے نہ ہوا - کیونکہ اوپر پہاڑ ہے اگر یہہ کہا جاوے کہ حضرت صالح عم کی قوم کے مکانات مع زمین کے اولٹ دیے گئے تو ظاہری حالت سے انکار کرنے کی وجہ معلوم نہین ہوتی اور یہی وجہ کہی جاتی ہے -

آگے سُرخ پتھر بہت نرم ہین اور اون کا کنکر بھی ریل کے لئے بنایا گیا ہے اور ایک طرف ریل کی سڑک کے انبار کئی میل تک ہے - سنگین پتھر مثل لال قلعہ دہلی کی دیوار کے نظر آتے ہین - پتھر نرم اور خوشنما اور عمارت کیلئے بہت موزون ہین اور یہان گویا مُفت ہی - اوس کا چورا پہاڑ کے نیچے کثرت سے جمع ہے خوشگل سُرخی کے ہے -

مدائن صالح سے سات آٹھ میل کے قریب ایک سرسبز باغ خرما کا بھی نظر آیا جہان کھیت بھی ہین اور درختون اور کھیتون کے گرد خام دیوار ہے - تین میل تک نخلستان چلا جاتا ہے اوس کے بعد اسٹیشن آل عُلا آتا ہے - اسپر میٹھے نیبو ٹہرے ٹہرے آدھا آدھ آنہ کو عربون نے فروخت کئے اور خُرما بھی تقریباً ہندوستان کے بھاؤ دیئے - مگر حاجیون نے سب مال خرید لیا -

زمین درجۂ اوّل مگر بے آب

آج ملک حجاز کی زمین جسقدر راستے مین آئی نہایت عمدہ اور قابل زراعت تھی اور سُو سُو کہین ڈیڑھ ڈیڑھ سُو پچاس گز کہین زیادہ فاصلے پر چھوٹے چھوٹے کیکر کے درخت بھی نظر آتے ہین - حالانکہ پانی نہین ہے - اگر پانی اس زمین مین مُہیا ہو یا کُنوین کھود کر نکل سکے تو کچھ شک نہین کہ بہت اعلیٰ درجے کی زراعت یہان ہو سکتی ہے - چونکہ درخت نہین ہین اس لئے ضرور بارش بھی یہان بہت ہی کم ہوتی ہوگی -

{ ۱۴ ر ذیقعدہ ۱۳۲۹ ہجری = ۶ ر نومبر ۱۹۱۱ء }

مدینۂ منورہ - زیر قبۂ حضرت سیدۃ النساء فاطمہ زہرا عم و حضرت علی ابن الحسین و محمد ابن علی و جعفر ابن محمد علیہم السلام

مین صبح اس متبارک شہر مین پہونچا - اور اسٹیشن پر سے دریافت کرتا ہوا سید عثمان صاحب کے مکان پر پہونچا - اون کے بیٹے سید محسن نے

محلہ نخلہ سے محلہ حضرت جعفر طیار مین پہونچایا - اس کے بعد ادنھون نے کھانا کھلایا - اور حمام مین گیا - یہہ ٹکٹ حمام
جو روڈاکو تھے - اول کچھ طے نہ کیا کہ آپ کا گھر ہے غسل کے بعد تقریباً نصف مجیدی لی - مابعد روضہ رسالتمآب صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم پر گیا اور مسجد نبوی مین زیارت سے مشرف ہوا - روضہ کی مفصل کیفیت مابعد خود روضہ مبارکہ مین لکھونگا
وہان متصل روضہ رسالتمآب حضرت سیدہ عہ کی زیارت بھی ہے جسکو سب لوگ بجا لاتے ہین - اوس کے بعد جنت البقیع
مین زیارت کو آیا - روضہ کے دروازے پر بہ سختی چند اہل عرب نے جزیہ طلب کیا - مین نے کہا حریت ہے مین نہین دونگا
مین ہندوستان سے آیا ہون - شیعون سے مگر خصوصاً اہل عجم سے یہہ لوگ ٹکیس لیتے ہین جبکہ وہ اس مبارک قبر کی
زیارت کو آتے ہین - مین بغیر دیئے ہوئے پیسے گائڈ کے کہنے سے داخل ہوا - اور زیارت حضرت فاطمہ زہرا عہ - حضرت امام حسن عہ
حضرت امام زین العابدین عہ - حضرت امام محمد باقر عہ حضرت امام جعفر صادق عہ پڑھی -

حالات روضہ البقیع یہ روضہ مبارکہ البقیع ایک سادہ گنبد ہے جسپر سب ائمہ اور حضرت سیدہ کی زیارتین جدا جدا لکھی ہین -
عمارت زیادہ عالیشان نہین ہے اور یہہ دیکھکر افسوس ہوتا ہے کہ اہل عرب حجاز نے ابتک جیسا چاہیئے قدر ائمہ
اثناعشر اور حضرت سیدہ کی نہین کی - اور اون کی قبرین اون کی شان کے موافق عمارات نہین رکھتین - اگرچہ
میری رائے مین شان مقبرہ سے کوئی اعزاز (عیاذاً باللہ) نہین بڑھتا - مگر جہلا کے لئے یہہ بات ضرور ہے اور اظہار
عقیدت کے واسطے بھی - اور پھر جزیہ بعوض زیارت اہل عجم سے مانگنا اور بھی قابل نفرت حرکت ہے[1] - تاہم گنبد بیس پچیس
ہزار روپیہ کی لاگت سے کم کا نہین ہے - اور اندر کام بھی نقاشی کا ہے - چھت ضریح پر زر لبفت کا کپڑا ہے - اور
حضرت فاطمہ عہ زہرا کی قبر کے برابر دیوار پر نہایت قیمتی مطلا کام کی چادر جو ہزار ہا روپیہ مین تیار ہوئی ہوگی کسی نے
آویزان کی ہے -

حالات شہر مدینہ اسٹیشن سے شہر تک بازار عالیہ بارونق ہے - اگرچہ راہ مین سڑک بے ترتیب ہے اور اوس مین گرد اڑتی ہے
آجکل زوار کی کثرت کی وجہ سے بازارون مین چلنے کو جگہ بمشکل ملتی ہے - تب بھی لوگ کہتے ہین کہ اس وقت زوار کم ہین

[1] بقیہ حالات دیکھو مابعد

یہان بھی لوگون مین حجاج سے زیادہ ستانے کی صاف عادت معلوم ہوتی ہے۔ مثلاً ریل ہی اسٹیشن کے احاطے کے باہر سامان لیجانے کے لیئے ۸ر مزدوری مانگتے ہین۔ اور مطوف یا معلم نے ریل سے اس مکان تک ہر مزدور کو ایک ایک روپیہ دلوایا۔ اسی طرح حمام والون نے تگنا مطالبہ کردیا۔ الغرض مسلمانون اور حاجیون سے ہمدردی اس وضع کی ہے کہ اون کو فارغ البال کرکے یہان سے رخصت کیا جاوے۔

اسٹیشن مدینہ منورہ مدینہ منورہ کے اسٹیشن کی عمارت سنگین اور اچھی مگر مختصر ہے۔ اسٹیشن کے احاطے مین ایک طرف چند دوکانین کپڑے کے خیمون مین اور ایک طرف ٹاٹ اور ٹین کی ہین۔ ۷-۸ عمارتین ہین اور حسب دستور کل ممالک عرب و ایران مین سب کے سامنے چاء وغیرہ پینے والون کے لیئے بنچ پڑے ہین باہر اسٹیشن سے تھوڑے فاصلے پر ایک پختہ سپید اور بڑی عمارت لشکر کے رہنے کے لیئے ہے جو نئی معلوم ہوتی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس زمانے مین سلطنت ترکی اپنی حکومت مستحکم کرنے کے مقامات کو خاص توجہ سے مستحکم کر رہی ہے۔ کیونکہ مدینہ منورہ کا پرامن اور ماتحت رہنا قیام سلطنت و خلافت کے لیے ضرور ہے۔ قریب ہی ایک دوسری شاندار عمارت محکمہ تعمیر یعنی وقف مصر کی طرف سے مسافران مصر کے رہنے کے لیئے بنی ہے۔ باقی عمارتین سامنے سے عموماً خام ہین۔ یا مٹی کا پہاؤ رکھتی ہین۔

بیرون شہر مین ماکولات۔ ترکاریون۔ میوون۔ شکر و تمباکو۔ شغدفون کی دوکانات بکثرت ہین اور اندرون شہر خاص رونق اور بڑا بازار نادر وادہ حرم یعنی مسجد و روضۂ رسالتمآب صلعم چلا جاتا ہے۔

باب الرحمۃ کا کفش بردار بمبئی کا ایک ہندوستانی ہے اور متعدد ہندوستانی لباس میں روٹی بیچنے والے اور دیگر کاملت مین یہان پائے گئے۔ زوار تمام قومون کے جمع ہین۔ اور ہندوستانی رامپور کے ہین۔ جو برتن مراد آبادی بازار قریب حرم مین بیچتے ہین اچھی بکری بتاتے ہین۔

آتشبازی محمل مصری کی روانگی رات کو محمل مصری کی روانگی کی خوشی مین جو خیمہ گاہ اس کام کے لیئے مقرر تھا اوس مین آتشبازی تھی جسکے سامنے تین چار ہزار تماشائی احاطے سے باہر جمع تھے۔ اندر مصری سپاہی تھے اور روشنی کی ٹٹیان اور آسمانی آتشبازی ستارون کی تھی۔ آتشبازی جہان تک مین نے دیکھی ہمارے قصبات کی شب برات

کی آتشبازی سے بھی کم درجے کی تھی۔

سید عمران کی مہمان نوازی

سید عمران ایک سید ہین جو بیس برس سے یہان مدینہ مین نجف اشرف سے ہجرت کرکے آ گئے ہین کپڑے اور تمباکو کی دو دکانین ان کے بیٹون کی ہین۔ باوجود سخت انکار کے میرے لئے پر تکلف مہمان نوازی پر اصرار کرتے ہین اور کہتے ہین کہ تم شریف ابن شریف ہو اتفاقیہ گئے ہو عار کا موجب ہے کہ بازار سے کھانا کھاؤ۔

[مدینہ منورہ - ۱۵ ذیقعدہ ۱۳۲۹ ہجری = ۷ نومبر ۱۹۱۱ع]

روضہ بقیع کی زیارت ثانی وحالات عمارت

آج بعد زیارت روضہ نبوی جس مین صبح کے ۷ بجے زیادہ تر بحرین کے عرب اور قفقاز (کاکیشیا) کے اتراک کا مجمع تھا یعنی شیعون کی زیارت ہو رہی تھی۔ روضہ بقیع مین مکرر گیا۔ اس مقبرہ کی عمارت ایک بڑا پتھر کا مضبوط گنبد ہے جسکے دروازے پر لکھا ہے :-

"لی خمسۃ اطفی بھا حر الوباء الحاطمہ
المصطفی والمرتضی وابناھما والفاطمہ"

اندر ضریح مبارک کی وسعت ۱۰ گز لمبی اور ۵ گز چوڑی ہوگی اور ایک چوبی ضریح اندرونی ہے جسکے اندر قبور مطہرہ پر قیمتی غلاف پڑے ہوئے ہین۔ باہر لوہے کی ضریح جسکے اوپر کے حصے پر قیمتی کام ہے۔ اس قبر مین ایک جگہ برابر حضرت امام حسن علیہ السلام۔ حضرت امام زین العابدین۔ حضرت امام محمد باقر۔ حضرت امام جعفر صادق علیہم السلام مدفون ہین۔ کٹہرے مین چارون طرف تنگ راستہ ہے یعنی شمالاً جنوباً ایک ایک گز اور غرباً شرقاً چار چار گز۔ ہر امام کی قبر کے مقابل جداگانہ زیارت مکتوب ہے۔

اول یہہ عمارت بغیر گنبد اور چھت اور ضریح کے تھی اس کی اندرونی چوبی ضریح سلطان سلیم نے بنائی جو سلاطین عثمانیہ مین فاتح مصر گذرا ہے اور جسنے عباسی خلفاء کے مصری سجادہ نشین سے خلافت (کچھ معاوضہ دیکر) اپنے نام منتقل کرالی تھی۔ اسی سلطان نے کربلا معلی کو آباد کیا تھا۔ اس کے بعد عمارت کو سو برس کم ہوئے محمد علی پاشا (یا اور خدیو) والی مصر نے بنایا۔ بحکم سلطان محمود مصلح جبکہ حجاز پر ادو سنے ۷ برس زبردست حکومت کے بعد وہابیون

کو شکست دیکر بمشکل تمام ۱۲۱۸؁ھ ہجری مین قبضہ کیا تھا - مالیدار قیمتی آہنی ضریح ایرانیون نے بنائی - یہ وہی زمانہ ہے جبکہ ناسخ لکھنوی نے غدر ۱۸۵۷؁ء سے ۴۰ سال قبل یہ مشہور شعر کہا تھا :- ؎

"دلِ ستم زدہ بیتابیون نے لوٹ لیا ؏ ہمارے قبلہ کو وہابیون نے لوٹ لیا"

- جانب مغرب حضرت فاطمہ زہرا رضؓ کا روضۂ مبارک ہے - اس ٹوٹی قبر سے کوئی دو گز پرے قبر ائمہ پر ایک مشترک زیارت عجیبہ مضامین و مطالم و رانہا ئے تاریخی سے پُر عربی مین کسی نے آویزان کی ہے جسکے پڑھنے سے سخت عبرت و تنبہ ہوتا ہے - یہ زیارت جامع ہے - زوّار کا مجمع نہایت کثرت سے تھا جگہ نہین ملتی تھی - اثنائے زیارت حضرت سیّدہ مین ایک شخص ترکی مین (جو روسی کاکیشیا کا باشندہ تھا) رِقّت آمیز بَین کرتا تھا اور لوگون پر بہت حالت طاری تھی - قبر حضرت سیدۃ النساء فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا پر بھی قیمتی کپڑے پڑے تھے -

| مسجد بیت الحزن |

بقیع کے مقبرے کی پُشت پر کوئی ۲۰ قدم کے فاصلے پر وہ مقام ہے جہان بعد وفات حضرت رسالتمآب صلعم حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام گریہ و زاری کرتی تھین - اہل مدینہ نے حضرت علیؓ سے شکایت کی تھی کہ دن رات روتی ہین اس سے ہم کو صدمہ ہوتا ہے - یا دن کو روئین یا رات کو - چنانچہ دن کو یہان (جو اوس زمانے مین جنگل تھا) آکر رُوکا کرتی تھین - اس مقام پر بھی ایک مختصر سنگین مسجد جس کے در پر ترکی کتبہ ہے بنی ہے اور اندر مثل ایک محل کے ایک مقام دو گز لمبا اور ایک گز چوڑا سوا گز بلند بنا ہوا ہے جس کا آہنی دروازہ ہے اور اوپر سبز مخمل کا غلاف پڑا ہے اس مین بھی داخلے کے لئے جبراً ٹیکس لینے والا عرب بیٹھا ہے - او رسائل کفش بردار بھی - مین نے بھی کچھ دیا - کہتا ہے کہ مین کہان سے کھاؤن ؟ - یہان بھی دو رکعت نماز پڑھی - اس مختصر پتھر کی مسجد کے در پر جو مین سی گز ۳ - ۴ قدم نیچے بنی ہے طغرا کندہ ہے جو سلطان عبد الحمید خان کا معلوم ہوتا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ سلطان موصوف کے زمانے مین اس مسجد کی تعمیر یا تجدید ہوئی - ترکی کتبہ میری سمجھ مین نہین آیا -

| اخوۃ کے معنی اور راوٗن کا ظلم |

اُخوۃ کے معنی برادری کے ہین - اوّل عرب لوگ اپنی دوستی کو فروخت کیا کرتے تھے - آنحضرت صلعم نے بھی ابتدائے اسلام مین اخوت قائم کی تھی - مثلاً حضرت عمار و زیاد مین حضرت مقداد و سلمان

مین حضرت خلیفۂ اول و خلیفۂ دویم مین اسی طرح جب حضرت علیؑ نے شکایت کی کہ مجکو کسی کے ساتھ نہین ملایا - تو آپنے فرمایا کہ "تو میرا بھائی ہے" - مہاجر و انصار مین اخوت قائم کی - اہل ایران اور ہندؤن مین اخوت کا حق لیا جاتا ہی یعنی ہر شخص سے اونٹ کرایہ کرنے پر عـــلـــہ⁴² روپیہ زاید لیتے ہین علاوہ کرایہ اور دیگر ٹیکسون کے تاکہ ڈاکہ اور لوٹ سے پرہیز کرین ہندوستان - روس وغیرہ کے مسلمان اس ٹیکس سے آزاد ہین اسی طرح ایرانیون سے عـــلـــہ² روپیہ بابت داخلہ روضہ حضرت فاطمہ زہرا⁴ع و دیگر ائمہ علیہم السلام لیتے ہین -

اس صریح ظلم کے معائب بتانیکی ضرورت نہین - مگر مین اول حکومت و قوم ایران کو سب سے زیادہ الزام دونگا کہ اپنے حقوق سے غافل ملک کی حالت سے بے پروا - اپنی قوت مبہاگر بہکی فکر نہین نہ اس فعل پر اعتراض نہ حکومت سے چارہ جوئی کرتے ہین اور نہ اون مین قوت ہے - ترک کہتے ہین کہ ہمنے اس کو منع کردیا - عرب زبردستی لیتے ہین - اور اصل یہ ہے کہ ترک بھی عجم کو بری نظر سے دیکھتے ہین اور اون کی وقعت نہین کرتے - کیونکہ عجم اون طریقون سے واقف نہین جس سے عظمت اون کی ہو اور یہ بھی ہے کہ اس راہ حج و زیارت مین ظلم کو موجب ثواب اور مغفرت بھی سمجھتے ہین - مگر اس مین شک نہین کہ وہ زمانہ قریب ہے جب یہ لوگ ان فضول اور بیجا ٹیکسون سے بری ہون گے -

شہر مدینہ کی گلیان اور پوسٹ آفس

یہان کی گلیان اور عمارتین ڈاک خانہ جاتے وقت آج مین نے زیادہ تر دیکھین - مکانون کی خستہ برآمدوں اور بالائی منازل کا چوبی ہونا - لکڑی کی خوبی - بعض مکانات کا سنگین اور اکثر مٹی کی دیوارون کا ہونا - گلیون کا بغیر فرش کے رہنا اور کم کم کوڑا ہر جگہ پایا جانا یہ سب منظر ایسے ہین جس سے مدینہ منورہ کا اندرونی حصہ بالکل کربلا و نجف کی مانند معلوم ہوتا ہے جسنے ان شہرون کو دیکھ لیا اوسنے مدینہ منورہ کو دیکھ لیا - البتہ روضۂ مسجد نبوی اور روضۂ نجف و کربلا و کاظمین کی ساخت مین فرق ہے جسکو مین حالات تفصیلی روضۂ نبوی مین بتاؤن گا -

آج مین نے خان بہادر مولوی سید علی حسن سابق فنانشل و ریونیو آفیسر سرکار نظام حال مدار المہام ریاست جاورہ اور مولوی احمد حسن شوکت اور اپنے کمسن لڑکے غلام السیدین کو تبرکاً اس جگہ سے خطوط روانہ کیئے اور جناب

حاذق الملک حکیم اجمل خان صاحب کو بھی۔

زیادہ ستانی کے بار بار لکھنے کی وجہ

ہمین نے اس سفرنامے مین خاصکر طہران چھوڑنے کے بعد اکثر جگہ لوگون کی زیادہ ستانی کے قصے اس غرض سے درج کئے ہین کہ زائرین و حجاج و سیاح باخبر رہین۔ ہمارے ہم وطن ناکافی خرچ اور نہایت ناکافی تجربہ کے بعد نکلتے ہین اور خرچ راستے مین کم ہو جاتا ہے تو پریشان ہو جاتے ہین ایک مقام پر آدمی فیاضی یا بے پروائی کرسکتا ہے یعنی ۸ر کی جگہ ۱۰ روپیہ خرچ کرے مگر جب سو جگہ ایسا ہی ہو اور ہر جگہ دلال و سائل و خدام و حمال وغیرہ وغیرہ ایسا ہی کرین تو ۵ کی جگہ سو روپیہ خرچ ہوگا جس کے معنی ہین سفر مین سخت دقت اور غربت۔ افلاس کی شدت۔ نعوذ باللہ من الحور بعد الکور۔ اگر آدمی ثابت قدم اور پختہ رہے اور بیجا ستانی سے انکار کرے تو اتنا کرسکتا ہے کہ ۱۰ر جائز خرچ کی جگہ بجائے ۲۰ ناجائز ۱۲ر خرچ کریگا اور یہ کفایت نصف کی بھی کم نہین ہے۔ نیز مسافرون کو لازم ہے کہ کسی زباندان معتبر آدمی کے ساتھ ہو رہین اور جب موقعہ سخت ہو تو پولیس کو مطلع کرین میرے پاس روپیہ بھی کافی تھا اور مین زبان بھی جانتا تھا۔ پولیس سے بھی ایک بار مین نے امداد لی تاہم اکثر مواقع پر ان لوگون کو رقم دینی پڑی۔ دوسرے یہ لازم ہے کہ حمام مین یا لوکنڈہ مین اول ہی ہر شے کی قیمت دریافت کرنے مین مطلق شرم نہ کرے اور اگر قیمت زیادہ اپنی استطاعت سے دیکھے تو دوسری جگہ دریافت کرے۔ وہ شخص خود مناسب قیمت پر راضی ہو جاویگا جب دیکھے گا کہ شکار ہاتھ سے جاتا ہے۔ قیمت نہ دریافت کرنے کی بدتمیزی کی اس شان کی وجہ سے مجھکو سفر مین بارہا نقصان اٹھانا پڑا۔ کیونکہ مابعد آدمی بیچنے والے کے ہاتھ مین ہے۔ اول وہ بہت تواضع کرتے ہین کہ آپ کا مال ہے۔ آپ کا گھر ہے زیادہ نہ لیا جاوے گا۔ مگر آخر مین سب کسر نکال لیتے ہین۔

{شہر مدینہ ۔ مسجد نبوی}

مسجد نبوی

طرف مغرب بہت بڑی چھت ہے جس مین روضہ مبارک ہے اور چارون طرف عمارت ہے۔ جنوب کی طرف صف در صف سہ منزلہ بارہ دری ہے اور پورے بارہ درین ادھر صحن بیچ مین ہے جو اندازاً مین چالیس گز لمبا اور ۳۰ گز چوڑا ہے صحن کے گرد سبز زمین اور سنہری حرفون مین دروازے کے اوپر جو سب سنگین ہین مفصلہ ذیل نام لکھے ہین اور یہی ترتیب

اس ترتیب سے اس بات کا خیال کیا گیا ہے کہ مثلاً حضرت حمزہ کے مقابل میں حضرت عباس کا نام آوے صحابی طلحہ کے مقابل صحابی زبیر کا - ائمہ اثنا عشر ایک دوسرے کے مقابل درج ہیں - مذاہب اربعہ کے فقہاء ایک جگہہ درج ہیں - اس فہرست سے اہل نفوذ و اہل حکومت کے مخلوط و مرکب عقائد کا پتہ چلتا ہے -

(۱) دیوار غربی رخ بطرف مشرق

حسن رض - حسین رض عثمان رض ابوبکر رض اللّٰہ تعالیٰ (ماشاءاللہ) محمد عمر رض علی رض حسنین رض اسباط

(۲) طرف دیوار جنوبی صحن و رخ بطرف شمال

عباس رض ابوالفضل زبیر رض سعید رض عبدالرحمٰن رض ابوہریرہ رض زین العابدین رض جعفر صادق رض علی بن الرضا رض علی النقی رض محمد المہدی رض

(۳) طرف دیوار شرقی صحن و رخ بطرف غرب

نعمان بن ثابت رض محمد ابن ادریس رح (رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین) احمد بن حنبل رض مالک بن انس رض

(۴) طرف دیوار شمالی و رخ بطرف جنوب

حمزہ رض طلحہ رض سعد رض ابوعبیدہ رض (نہیں پڑھا گیا) اسامہ ابن زید رض محمد باقر رض موسیٰ کاظم رض محمد النقی رض حسن عسکری رض -

مساحت مسجد نبوی مسجد نبوی کا طول تخمیناً ۱۲۵ گز اور عرض بھی اسی قدر ہوگا - اس طرح جملہ مساحت پندرہ ہزار مربع گز سے زیادہ ہے جس میں سے ۱۶۰۰ مربع گز اندرونی کھلا صحن نکال کر ساڑھے تیرہ ہزار گز چھت ہے - بیچ میں حجرہ نبوی ہے جس میں حضرات خلیفہ اول و خلیفہ دویم اور بموجب بیان کے گننے کے جناب سیدہ کی قبر بھی ہے - بطور اندازہ رقبہ ضریح کے اندر ہزار گز ہوگا -

آج نماز مغرب کے وقت میں موجود تھا - بلکہ شریک جماعت بھی ہوا - تمام عمارت تقریباً بھری تھی اور بایں پندرہ ہزار سے کم آدمی نہ ہوں گے - تقریباً دس بارہ ہزار زائر تھے -

ستون و روشنی مسجد مین وسطی حصے کو ملا کر میرے اندازے مین پانسو ۵۰۰ ستون ہون گے جو نیچے ایک گز تک تانبے کے ہین - عام طور پر نئے پرانے مختلف قسم کے قالین بچھے ہوئے ہین - روشنی کے لئے سو کے قریب جھاڑ ہین - اور اب کثرت سے برقی لیمپ اور قمقمے ہین اور ہانڈیان بھی سیکڑون لٹکتی ہین - ہانڈیان سب روشن ہین اور جھاڑ قریب ایک ثلث کے ہون گے - ضریح بیرونی انگریزی لوہے اور سونہری ہے اور اندر بہت قیمتی غلاف اور کپڑے ریشمی و سونہری کام کے پڑے ہین -

عام طور پر کہہ سکتا ہون کہ مسجد کی لاگت شاید قسطنطنیہ کی بعض مساجد و مقبرہ حضرت امام موسیٰ کاظم و کاظمین سے کم ہوگی - مگر بحیثیت مجموعی جسقدر مساجد مین نے ابتک دیکھی ہین سب سے زیادہ شاندار ہے - مقبرۂ حضرت امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو اگر دیکھا جاوے تو اسقدر لاگت اوس مین نہین ہے -

دیوارون پر چھت کے قریب مسجد مین قرآن شریف جلی قلم سے بہت کثرت سے لکھا ہوا ہے - اور جو ستون مین نے بنائے ہین اون مین سے گویا ہر چار ستون کے اوپر ایک گنبد ہے جسپر پھولدار کام بنا ہے - لیکن چونکہ یہ چارون ستون تین دفعہ شمار ہوئے ہین اس لئے محض اندازے سے کہہ سکتا ہون کہ تین سو کم گنبد مسجد کے اندر نہ ہون گے -

ضریح مین بطرف غرب دو دروازے ہین وہ زیارت حضرات شیخین (خلیفۂ اول رض و خلیفۂ دوم رض) کے لئے مقرر کردئے گئے ہین - اگرچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر بوجہ وسط ہر طرف ہے - اسی طرف جنوب کا دروازہ حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے لئے مخصوص ہے -

مذہبی آزادی اندر کل مسجد مین صفائی اعلی درجے کی ہے - تمام فرقے اور مذاہب آزاد ہین - جہان اور جسجگہ چاہتے ہین نماز و زیارت پڑھتے ہین -

بھیک مانگنا بھیک یہان بھی ضریح مبارک کے برابر - مسجد مین - دروازے پر - پانی پلانے مین ہر جگہ مانگی جاتی ہے مگر زیادہ شدت وامر ربین نے نہین پایا - اگرچہ مسلمانون کی یہ بدعادت بہت تکلیف کا موجب ہے -

کتب فروش مسجد نبوی سے باہر چند کتب فروش ہین جن کے پاس معمولی دینی مصری کتابین اور بعض جدید مطبوعہ

کتابین بھی ہین - کوئی خاص کتاب مین نے قابل خرید نہین پائی -

دکانین مختلف عارضی دوکانین کئی سو ہین اور اندرونی دکانون پر بھی بہت مال بھرا ہوا ہے اور بازار کی رونق دہلی و آگرہ کے مقابل تو نہین لیکن ہندوستان کے دویم درجے کے شہرون سے کم نہین - آج شام کو عصر کے وقت جب مین گیا تو کل بازار اسقدر پُر تھا کہ نہایت مشکل سے مسجد تک جگہ ملی - حالانکہ نصف میل سے کم بازار کا طول نہین ہے -

قرآن شریف و کتب خانہ مسجد نبوی کے اندر بہت سی رحلین اور قرآن شریف منبر کے اوپر رکھے ہوتے ہین اور لوگ لیکر پڑھ سکتے ہین - بہت سی الماریان رکھی ہین جن مین عربی کتب زیادہ تر دینی موجود ہین - الماریان لکڑی کی ہین تفصیل معلوم کرنی مشکل ہے -

آج مین نے ایک تجویز بابت ترقی و اصلاح مسلمین پر (جو پہلے لکھی تھی) مسجد نبوی مین درمیان منبر و قبر مبارک نظر ثانی کی - [۱۶ ذیقعدہ ۱۳۲۹ھ = ۷ نومبر ۱۹۱۱ع]

مدینہ منورہ روضہ سیدہ و ائمہ در جنت البقیع آج بھی مجمع زوار بہت کثرت سے ہے - کل ۳ - ۴ آدمی مشہد مقدس سے براہ و آئنا و اٹلی و مصر مدینہ منورہ مین آئے - بہت معقول و شریف لوگ ہین - مصر کے لوگون کی اخلاقی حالت خاصکر بے غیرتی اور بے عفتی کے تعجب انگیز و مضحکہ خیز قصے بیان کرتے تھے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہان واقعی عجیب لغو آزادی ہے اور عورتون مین بھی عصمت یا حیا کی کوئی قدر نہین ہے -

مقامات مدفن جناب سیدہ حضرت سیدہ فاطمہ زہرا رض کے مقامات دفن بہ اختلاف روایات چار بتائے جاتے ہین - ایک پشت قبر رسالتمآب صلعم مسجد نبوی کے اندر - یہان اہل سنت و شیعہ سب زیارت کرتے ہین اور مقام قبر بنا ہوا ہے اور کتبہ لکھا ہے اور دروازہ بھی جدا ہے - ایک مقام نامعلوم درمیان منبر و قبر حضرت رسالتمآب صلعم کے بیان کیا جاتا ہے - یہان صرف شیعہ مکرر زیارت پڑھتے ہین - ایک مقام جنت البقیع مین ہے جس کا حال اوپر درج کیا گیا - ایک مقام بیت الحزن مین بنا ہوا ہے - اگرچہ صحیح یہ معلوم ہوتا ہے کہ پشت قبر پر مکان اور بیت الحزن تخلیہ کے لئے غم و اندوہ کا مقام تھا اور حضرت کا مدفن غالباً جنت البقیع مین ہے - جہان قبور ائمہ ہین اور دیگر اکابر

بنی ہاشم دفن ہین - حضرت عباسؓ بھی یہیں مدفون ہین بلقیع کا فاصلہ مسجد نبویؐ سے کوئی دو فرلانگ یا چار سو پانسو گز ہوگا -

مسجد نبوی کی ابتدائی حالت و قدیم بے ادبی

اول یہ مسجد اس طرح بنی تھی کہ مکان کے پاس آنحضرت صلعم نے زمین صاف کرکے لکڑیوں پر پتے ڈالدیئے تھے - مابعد برسات مین مٹی ڈال دی - یہیں حضرت رسالتمآبؐ عموماً تشریف رکھتے اور تمام امور فیصل فرماتے تھے - اہل بیت کے مکانات گرد اس کے متصل تھے - افلاس کا یہ عالم تھا کہ جنگ بدر کو جب نکلے تو شاید دس آدمیون کے پاس بھی گھوڑے نتھے اور منجملہ ۳۱۳ آدمیون کے سب کے پاس تلوارین نہ تھین - مسجد بنانیکا موقع کہان کر ملتا - بعد مین بڑھتے بڑھتے مسجد کی یہ شان ہی جو نظر آتی ہے - یزید کی فوج نے جہان عترت نبی کو قتل کیا وہان یہ بدعت بھی مسلم ابن عقبہ جرنیل فوج نے کی کہ مسجد نبوی کو طویلہ گھوڑون کا بنا دیا تھا اور اسمین بعد چلے جانے فوج شام کے صفائی کی گئی - اہل مدینہ کا قصور یہ تھا کہ بعد شہادت امام حسینؑ اونھون نے یزید کی بیعت توڑ ڈالی تھی اس لئے لوٹ اور آبرو سب سے کر تنگ معاف کردی گئی تھی - جرنیل موصوف کہتا تھا کہ "خدایا مین نے تیری ایسی خدمت کی اب بھی اگر تو مجھے جنت نہ دے تو تعجب ہے" - یہ شخص بیان کیا جاتا ہے کہ بہت بری موت سے مرا -

اس مسجد کا احترام بعد خانہ کعبہ کے ہے اور بلحاظ اسکے کہ خود رسالتمآبؐ یہان مدفون ہین اور یہ مسجد آپ کی بنا کردہ ہے اس کی زیارت حج مستحب سے مقدم ہے -

عربون کا لباس و عادات

بدون کا لباس ایک کرتہ اور بالون کی سادہ عبا ہوتی ہے - سر پر ایک رومال اور اوس کے گرد بالون کی رسی سیاہ یا رنگین لپٹی ہوتی ہے (یہی عام لوگون کا لباس ہے) کرتہ نیچا اور ڈھیلا پائجامہ ہوتا ہے شیوخ اور امراء کے سر کے رومال قیمتی عبائین بہت پرتکلف اور سنہری چیز مثل اینڈوے کے عمامہ کے گرد ہوتی ہے - کھانے - پینے - بیٹھنے - اوٹھتے وقت تکلف اور تہذیب کے جو فقرے عراق کے عرب استعمال کرتے ہین وہی یہان مروج ہین - مثلاً صبح کو صبحک اللہ بالخیر - شام کو مساک اللہ بالخیر والعافیتہ - کیف اصبحتم - بعد پانی پینے کے سب کہین گے هنیاً - جسکا جواب ہے ، هناک اللہ اور جب کوئی شخص کسی مکان یا دوکان مین داخل ہوتا

تو کہتے ہین مرحبا - یا اَھلاً و سہلاً - قسم کھانے مین وہ کسی طرح ایران و عراق و عرب سے کم نہین - میرے سامنے اس وقت دو بدو عرب بیٹھے ہین پانچ منٹ کے اندر کوئی ۳۵ بار قسم کھا چکے ہین -

تجاوی لوگ ملایا یا جاوا کے لوگ غالباً یہ سمجھے کہ معظمہ کو گئے ہین - اور وہان سے لوٹ کر آوین گے - اون کی تعداد یہان اب بھی بہت ہے - چہرے اونکے جاپانیون سے بہت ملتے ہین اور تبت والون سے بھی ڈاڑھی چھوٹی - رنگ سانولا قد کوتاہ - ناک کسیقدر چپٹی -

بخارای لوگ بخارا کے لوگون کو اہل ہند نے اکثر دیکھا ہے اون کے بیان کرنے کی حاجت نہین - مگر مین نے اون کو عموماً اپنے کام مین مصروف پایا - کسی سے تعرض نہین کرتے اور نماز باجماعت پڑھنے کے بہت مشتاق ہین - یہان اُن کی بعض دوکانین بھی مُہرکنی وغیرہ کی ہین -

زوار عجم و شیعیان مدینہ عجم بہت کثرت سے ہین اور سب شیعہ ہین آس مین تبریز کے ترک یعنی ترکی بولنے والے ایرانی بھی ہین بہت خشوع و خضوع سے آتے ہین اور مسجد نبوی اور جنت البقیع دونون جگہ بہت باقاعدہ اعمال بجالاتے ہین - خود مدینہ منورّہ محلہ نخلہ اور اوس کے حوالی یعنی ایک کوس کے اندر بستیون مین چار ہزار کے قریب شیعہ ہین - وہ پورے آزاد نہین ہین اور نہ اون کی کتب یہان فروخت ہوتی ہین - مگر چار پانچ ملّا بھی اون کے بیان کئے جاتے ہین اور سلطان کی طرف سے اون مین سے لوگ شیعون کو زیارت پڑھانے اور اون کا انتظام کرنے کے لئے مقرر ہین - ایک شخص شیخ صالح ہندیون کے لئے مقرر ہے اور اون کا فرزند آج مجھ سے ملنے آیا تھا اور افسوس کرتا تھا کہ اوس نے کل مجکو زیارت پڑھائی اور دو دفعہ ہندوستان جانے اور مجتہدین عتبات کی سفارش سے کچھ نذرانے وصول کرنیکی تفصیل مجھ سے بیان کرتا تھا اور بہت خُلق سے برتاؤ کرتا تھا - اور کہتا تھا کہ "بحیثیت خادم البقیع میرا مشاہرہ رامپور مین مقرر ہو جانا لوگون نے دراندازی کی اور سرکار تک نہ پہونچنے دیا" واللہ اعلم -

احرام کی دقتین یہان معلوم ہوا کہ ینبوع کو قافلے نہین جاتے اسلئے مکہ معظمہ جانے کے لئے یہان سے اونٹ پر جانا لازم ہے - گویا (۱۰) دن سر برہنہ دھوپ اور سردی شب مین بسر کرنا اور صرف دو چادر دن یا تولیہ ان مین -

آج شب کو سردی ہوا لگی اوس سے طبیعت خراب ہے اور تپ کی سی کیفیت ہے۔ اور سردی گرمی دونون شب و روز سخت ہین۔ اس سختی کا تحمل ممکن نہین اور اس حالت مین مکہ معظمہ کو خشکی سے روانہ ہونا شرعاً گویا خلاف قاعدہ ہے۔ مین نے ارادہ کیا ہے کہ ۱۴ر تاریخ کو ریل مین شام کے رستے سے لوٹ جاؤن۔ اگرچہ طبیعت خستہ ہے اور سفر بھی تکلیف دہ ہے مگر مجبوری ہے۔ وہان سے براہ جدہ مکہ معظمہ اتر جاؤن گا۔

احرام کے سخت قواعد جن لوگون کو معلوم نہین اون کو اس بات سے تعجب ہوگا۔ مگر دراصل بیمار یا کمزور آدمی سے برداشت ممکن نہین بلکہ ایسا سفر ممنوع ہے۔

مسجد نبوی کا بہترین نظارہ

مسجد نبوی سب سے پاکیزہ اور شاندار حالت مین اوس وقت نظر آتی ہے جب مغرب کی نماز ہو چکتی ہے۔ تمام مسجد روشن ہوتی ہے اور سب نمازی اپنی اپنی جگہہ کھڑے ہو کر رسول اللہ صلعم کی زیارت پڑھتے ہین اور ضریح مبارک کی طرف رخ ہوتا ہے۔ جب تقریباً ۲۰ منٹ مین سنت جماعت زیارت سے فارغ ہو لیتے ہین تو شیعون کا وقت آجاتا ہے وہ ضریح کے پاس جا کر زیارت رسالت مآب صلعم و جناب سیّدہ اپنی اپنی کتابون سے یا معلم کے پڑھانے کے موافق پڑھتے ہین۔ پھر بہت سے لوگ درمیان قبر اور منبر کے (کہ وہ بھی عالیشان طلائی و آہنی ہے) بیٹھکر دعائین مانگتے ہین۔ نمازین پڑھتے ہین۔ اپنے حوائج کے لئے سب لوگ صدق نیت سے دعا مانگتے ہین اور تضرع و خلوص کی حالت ہوتی ہے۔ اور سنی و شیعہ۔ وہابی و بدعتی۔ معتزلی و آزاد مشرب سب محبت رسول و حرمت نبی مین سرشار اور اوسی طرف متوجہ ہوئے ہین۔ مدینہ منورہ کی روحانی عظمت مین باوجودیکہ تیرہ سو برس سے اوس کی پولیٹیکل وقعت و مرکزیت مفقود ہو گئی ذرہ بھر فرق نہین آیا۔ بلکہ بڑھتی جاتی ہے۔

مرکز مسلمین کا تغیر و تبدل

اسلام مکہ سے نکلا اور سن ہجرت تک وہی مرکز مسلمین تھا۔ مگر اہل مکہ نے پیغمبر اور مسلمانون کے ساتھ بیحد بدسلوکی برتی اور آنحضرت صلعم مدینہ تشریف لائے۔ آپ کی زندگی اور واقعہ حضرت عثمان رضہ خلیفہ ثالث تک مدینہ مرکز رہا۔ مگر اس پچیس سالہ زمانہ خلافت مین پولیٹیکل اور عسکری مصالح کی وجہ سے بہت سے عربی قبائل مدینہ منورہ سے کوفہ و عراق و شام مین منتشر ہو گئے اور بہت سے جنگون مین کام آئے۔ جناب امیر المومنین کی خلافت کے وقت

مدینہ مین بیٹھکر انتظام دشوار ہوگیا تھا - بڑے بڑے مدعی عظیم لشکرون کیساتھ بغاوت پر کمر بستہ تھے اور تمام خزانے ولایات کے اون کے قبضے مین تھے - اکثر والی جو بوجہ اپنی بد اعمالیون کے موقوف کیے گئے تھے خلاف ہو گئے تھے - اور شام کا زرخیز اور آباد ملک بیس سال سے امیر معاویہ کی بادشاہی مین تھا مع چار دیگر صوبون کے - پس شام کے جواب مین کوفہ و عراق عرب کے عربون سے امداد لینے کے لیے حضرت علیؓ نے کوفہ کو مرکز خلافت و حکومت اسلامی قرار دیا - اہل کوفہ نے اول کافی امداد کی مگر عرب اور ہر انسان کی طبیعت مین روپیہ کی (یعنی آسایش و نمایش کی) بیحد محبت تھی اور ہے - امیر شام نے بعض روسا و فوج کو زر کثیر دیکر توڑ لیا - بعض شیوخ حضرت علی علیہ السلام کی ڈماکریٹک (یعنی مساوات کی) پالیسی سے خلاف ہو گئے - کیونکہ آپ نے غلامون بیکسون و بے سفارش سپاہیون اور رؤسے قبیلہ کو باہم وار تقسیم کرتے تھے - نہ کہ بلحاظ اون کے اثر و وجاہت کے - اکابر قریش مین جو لوگ آپ کے خلاف تھے مگر آپ کی عظمت زمانہ رسول مین دیکھ چکے تھے وہ خانہ نشین ہو گئے اور جن کو بنی ہاشم سے عداوت یا روپیہ کی محبت تھی لڑنے لگے سردار رشوت سے ٹوٹنے لگے اور ولایات مین ہر جگہ ایک ایک پارٹی خلاف ہو گئی جو روپیہ اور حیلے کے ہتھیارون سے برادر رسول سے جنگ کر رہی تھی اسوجہ سے آپ کا زمانہ بالکل ضعف کا تھا - اگرچہ حقانی اور روحانی قوت تھی - آپ کے بعد مرکز دمشق منتقل ہو گیا -

مجکو بنی امیہ کی لیاقت اور اتفاق اور انتظامی قوت کا اسقدر یقین ہے کہ اگر شہادت حسین ابن علی علیہ السلام کی صریح غلطی بنی امیہ اور خصوصاً ابن زیاد شقی نے نہ کی ہوتی تو عباسیون سے زیادہ بنی امیہ کی حکومت چلتی - مگر آل سفیان تو بعد واقعہ کربلا چار برس برس کے اندر ختم ہو گئے - آل مروان نے اسی برس خلافت کو سنبھالا - مگر یہ بدنما دھبا کا اُنپر تھا کہ یہ قاتلان حسین علیہ السلام کے ساتھیون مین ہین حالانکہ عبد الملک ابن مروان نے حکم دیا تھا کہ لوگون کو سمجھاؤ - وہ خاندان ختم ہوگیا - تاہم اہلبیت یعنی جناب امیر و حسنین علیہم السلام پر جامع مساجد مین علانیہ تبرا ہوتا تھا - شیعہ بھی اُس کے نقال ہین - (۸۰) برس کے بعد دمشق مرکز خلافت اسلام نہ رہا - مگر پھر عراق عرب کی عملداری ہو گئی منصور دوانقی عباسی نے (جسکے مظالم سادات پر اسقدر ہوئے کہ آل مروان کے بارہ خلفا نے اسی برس مین اُس کا دسوان حصہ بھی

دکئے تھے) کوفہ سے دارالحکومت منتقل کردیا - کیونکہ کوفہ باوجود اپنے حملون کے بہت جلد بنی فاطمہ کا طرفدار ہوجایا کرتا
تھا اگرچہ یہہ محبت دیرپا نہ ہوتی تھی - بغداد پانسو برس تک مرکز رہا - مگراسی زمانے مین بغداد کی مرکزیت کے رقیب قرطبہ
اور قاہرہ مصر مین پیدا ہوگئے - عباسیون کے زوال کے بعد مرکز حکومت اسلامی بدلتے رہے اور منتشر رہے یہان تک
کہ اقصاے مشرق مین دلی - جونپور - حیدرآباد دکن (گولکنڈہ) شمال مین بخارا - مرکز بنے - اصفہان اور مغرب
مین قسطنطنیہ و قاہرہ قرار پائے - اسکے بعد دلی و بخارا و اصفہان و قاہرہ برباد ہوکر ایران مین طہران رہگیا
اور اب بھی باقی ہے - خدا اوس کو باقی رکھے - مصر مین قاہرہ کو محمد علی پاشا نے پھر رونق دی - ہندوستان مین
لکھنؤ نے پچاس برس تک دلی کی عظمت کا سمان دکھایا - مگر اہل دربار کی ناعاقبت اندیشی و بدکرداری سے یہ مرکز غائب
ہوگیا - اب ہند مین صرف حیدرآباد دکن رہگیا - خدا اس کو برقرار رکھے اور قسطنطنیہ روم مین کل عالم اسلامیہ کا
مرکز ہے - خداتعالےٰ اسکو ترقی روزافزون بخشے اور جاہ و جلال اسلام قائم رکھے -

مگر یہہ بالطف اور تاریخی سبق سے خالی نہین کہ باوجود اسقدر مراکز حکومت بدلنے اور اسلامی عملدارون کے زوال کے
جہان کہین حکومت قایم ہوئی آبادی و ترقی باقی رہی - سواے کوفہ کے جہان ابن زیاد لعین کے مظالم اور کوفیون کی
بے وفائی نے اس قاعدہ کو توڑ دیا - مگر ۴ میل پر نجف مین ایک بڑا علمی مرکز دینی قایم ہوکر کوفہ کی بربادی کی تلافی
ہوگیا - غرض مکہ - مدینہ - نجف (بجاے کوفہ) دمشق - بغداد - دہلی - لکھنؤ - بخارا
اصفہان باوجود مرکز حکومت نہونے کے عالیشان اسلامی شہر ہین - اگرچہ جو دولت حیدرآباد دکن -
طہران و قسطنطنیہ و قاہرہ مین تقسیم ہوتی ہے وہ ان مین نہین - نجف فرقہ اثنا عشریہ کا مرکز ہے
بغداد زیارت گاہ سنی و شیعہ و تجارت گاہ عراق رہگیا ہے - دمشق صنعت و حرفت و زراعت میوہ و تجارت مین مشہور
ہے - دہلی شمالی ہند کی تجارت کا دارالخلافہ ہے - لکھنؤ اپنی خوشنما عمارات اوقافی اور شیعی آبادی کے مرکز
کی وجہ سے معروف اور بخارا ترکستان کا سب سے بڑا شہر اور ایک مختصر سلطنت کا دارالحکومت اور تجارت گاہ ہے
مدینہ منورہ زیارت گاہ اسلام اور کعبۂ دین کا قطب نما اور اصل الاصول اسلام یعنی ملت ابراہیمی کا پہلا معبد ہے

البتہ دو مرکز قرطبہ و غرناطہ اندلس والے بالکل اسلامیون کے ہاتھ سے نکل گئے اور اب عیسوی مرکز ہین۔ کیون؟ اس کا جواب ایک بڑی بحث چھیڑتا ہے جس کا یہہ موقع نہین۔

الغرض مرکزون کے بن جانے اور کٹ جانے سے مسلمانون کے پھیلنے مین مدد ملی اگرچہ قوت اون کی کم ہوگئی۔

{ ۱۷ ذیقعدہ سنہ ۱۳۲۹ ہجری = ۱۰ نومبر سنہ ۱۹۱۱ء مدینہ منورہ }

مجلس بقیع مین آج صبح کو زیارت بقیع کے لئے آول گیا۔ وہان چار سو آدمیون کے قریب گنبد کے اندر تھے۔ اور برابر آتے جاتے رہتے تھے۔ اول عجمیون نے مجلس روضہ خوانی کی اور پھر ایک عرب نے پڑھا۔ عرب زیادہ تر مفلس معلوم ہوتے تھے اور بہت روتے تھے۔ اوس کے بعد نجف کے ایک شخص نے عربی اور فارسی دونون مین مجلس عزا پڑھی اندر بہت رونق تھی۔ مجلس عزا دعاؤن کے پڑھنے اور نمازون سے تھی۔ باہر قبہ کے عرب اتو۔۔ جیسا اون کی عادت ہے ہاتھ پکڑ کر کھینچتی اور خیرات مانگتی تھین۔ سیاہ برقع پہنے ہوئے تھین۔ کوئی آپ کو شیعہ۔ کوئی چار یتیمون کی مان بتاتی تھی۔ کوئی اصرار کرتی تھی کہ اوس کی سند پڑھ لو۔ فارسی بھی جانتی تھین۔ میرے پاس پیسے نہ تھے۔ مگر اون کو یقین نہ تھا کیونکہ عموماً جھوٹ بولنے کی عادی ہین۔ قبر سلطان رسالتمآب صلعم مین تو مسجد کے اندر بھی خیرات مانگنی نہین چھوڑتے خاص روضہ کے دروازہ کے سامنے۔

بعد فراغت زیارات مسجد نبوی مین آیا۔ کل سے شیخ صالح کا نواسا تقاضا کرتا تھا کہ وہ مجکو زیارت رسالتمآب کی پڑھائے۔ آج بھی ساتھ تھا۔ آخر مین نے قبول کیا۔ آنحضرت کی زیارت اور حضرت سیدہ رض کی زیارت اور ایک زیارت پیغمبر کی باب جبرئیل اور ایک درمیان قبر و منبر پڑھی۔ آج تیسری دفعہ تمام سفارش کنندگان دوستون مہربانون کے حق مین درمیان قبر و منبر جو نہایت متبرک مقام ہے دعا مانگی۔

تبرکاً خدمت دین کے لیے پھر آج ایک مضمون روضہ بقیع مین شروع کر کے مسجد نبوی قریب قبر مبارک کے ختم کیا۔

نماز شب مسجد نبوی مین مسجد نبوی مین شب کو مغرب کی نماز پڑھی۔ چند عجم بیچارے دیہاتی ڈر ڈر کر بہت پیچھے نماز پڑھتے تھے اون سے مین گیا کہا کہ تم منبر نبوی اور قبر کے قریب بھی پڑھ سکتے ہو کوئی ممانعت مذہبی نہین ہے۔ اونھون نے کہا کہ ہم

نبوی برابر ہے وہان شاید کوئی کچھ کہے اس بات کے بتانے کی ضرورت نہین کہ بعض مقامات مسجد نبوی مین روضۂ مبارک و منبر سے اسقدر دور ہین جسقدر (بلا تشبیہہ) جامع مسجد دہلی کی سیڑھیون سے مٹیا محل - یہ لوگ سو گز کے فاصلے پر تھے - اونھون نے کہا کہ رات کو خدام معہ دو ایرانیون کے آئے تھے اور ہم سے ایک تومان نقری داخلہ مسجد کے مانگتے تھے - مین نے کہا دھوکا ہے اور جبر ہے مسجد مین کوئی ممانعت نہین تم اون کو خلاف اپنی مرضی کے کچھ نہ دو -

حلقے درود کا اور دعا

مسجد نبوی کے دور کے حصون مین کہین کہین راگ کی طرح کئی آدمی خصوصاً نوجوان خدام ملکر حلقے بنا کر درود پڑھتے ہین اور کہین کہین کوئی ملا مسائل حج بیان کرتا ہے یا پڑھاتا ہے - وقفی قرآن شریف مع رحلون کے بہت سے موجود ہین - اکثر لوگ بیٹھکر قرآن پڑھتے ہین -

عورتون کا درجہ اور کتبہ جات مسجد

مسجد نبوی کے زاید حصے مین صحن سے جنوب مشرق کی طرف دس در عورتون کے لئے مخصوص ہین اور اون کے ہر دو طرف لکڑی کے کٹہرے بنے ہوئے ہین - مسجد کے مغربی در مین آنحضرتؐ کے تعظیمی نام بہت خوشخط کثرت کے ساتھ لکھے ہین اور دروازے سب نہایت بلند و خوشنما طلائی کام کے ہین اون پر آیات لکھی ہین اور نہایت مکلف پردے پڑے ہین -

بانی مسجد حالیہ

مسجد حالیہ کی بنا کم از کم مرکزی حصے کی جو منبر نبوی سے صحن اندرونی تک ہے آج ایک کتبہ سے معلوم ہوئی جو پرانے عربی خط مین لکھا ہوا ہے اور اوس مین بادشاہ کا نام "سلطان الملک الاشرف ابو النصر" اور سنہ تعمیر "ثمان مائۃ و ثمانین ہجری" (۸۸۰) لکھا ہے جس کو ۴۴۹ برس ہوتے ہین - یہہ زمانہ سلاطین عثمانیہ سے کسیقدر قبل ہے اور یہہ بادشاہ خاندان چراکسہ مصر سے ہے یعنی صلاح الدین کی اولاد سے -

درمیان قبر و منبر حدیث مشہور درج ہے " قَبْرِیْ وَمِنْبَرِیْ رَوْضَۃٌ مِّنْ رِیَاضِ الْجَنَّۃِ "

{ مدینہ منورہ - ۱۸ ذیقعدہ ۱۳۲۹ ہجری = ۹ نومبر ۱۹۱۱ع }

روضۂ حضرت حمزہؓ

آج شیخ صالح کے نواسے کے ساتھ زیارت سید الشہداء اُحد حضرت حمزہؓ کے لئے گیا - کوہ اُحد کے نیچے شہر سے ۳ میل کے قریب آپ کا مقبرہ واقع ہے - راستے مین دو جگہ پختہ سنگین مکانات ترکی فوج کے لئے بنے ہوئے ہین جن مین ایک

بدّوؤن کی چھاؤنی ہے۔ تمام راستے اور خود حضرت امیر حمزہ رضؓ کے روضے مین کھاری پانی ہے۔ نصف راستے قبیلۂ بجتیار کی عرب لڑکیان جن مین حبشی خون بھی معلوم ہوتا ہے ۴ - ۴ - ۵ - ۵ کا غول بناکر زائرون کو دعائین دیتی اور باقی آمین کہتی ہین۔ ان کی تعداد اور باقی حبشیین کی روضہ کے نیچے بہت زیادہ ہوجاتی ہے۔ ان عربون مین بھی بھیک مانگنے سے مطلق عار نہین۔ روضہ سے باہر اور بھی زیادہ لوگ بھیک مانگنے کے لئے اکٹھے رہتے ہین۔

حضرت حمزہ رضؓ کے روضے کی کرسی بلند ہے یعنی ایک قد آدم اور مسجد اور اوس کا صحن اچھا وسیع ہے۔ گنبد بیرونی جس مین قبر ہی تقریبًا ۸ گز لمبا اور ۸ گز چوڑا اور بقیع کے گنبذ کی وضع کا ہے۔ قبر مبارک کے گرد لو ہے اور گلٹ کی ضریح ہے اور اندر پردہ سبز مخمل کا بہایت قیمتی پڑا ہے۔ قبر اوپر سے اور چارون طرف سے کھلی ہے اور برخلاف دیگر مقابر مدینۂ منورہ کے صاف نظر آتی ہے۔ مقبرہ کے اندر مسجد ہے وہ بھی اسی قدر بڑی ہے۔ جہان اکثر بخارائی بیٹھے ہوئے توجہ کی سی حالت مین تھے باہر ایرانی کثرت سے نماز پڑھتے تھے۔ مین نے بھی زیارت و نماز پڑھی اور دعا مانگی۔

حضرت امیر حمزہ رضؓ کا درجہ بہت بڑا ہے۔ آپ نہایت شجاع اور سخی تھے پیغمبرؐ کے چچا تھے اور اُحد کی سخت لڑائی مین شہید ہوئے۔ آپ کو سید الشہدا کا لقب آنحضرتؐ نے دیا یعنی اُحد کے شہدا کی سردار یا صحابہ کے شہیدون کے سردار۔ آپ کی اور حضرت جعفر طیار رضؓ کی شہادت سے بنی ہاشم اور خاندان رسالت کو بہت ضعف ہوگیا۔

فیس داخلۂ روضۂ حضرت حمزہ رضؓ

روضہ مین داخل ہوتے وقت ہر شیعہ سے فیس داخلہ طلب کرتے ہین۔ خاصکر ایرانیون کو جب تک دو قرش (۴ر) فی آدمی نہ لے لین داخل نہین ہونے دیتے۔ مین نے خادم سے کہا ایک قرش دیدو۔ اوسنے کہا ہندی ہین دروازے کے عرب نے کہا مضائقہ نہین جائین۔ پھر کسی نے کہا شیعہ۔ جب مین دالان حضرت امیر حمزہ رضؓ مین داخل ہونے کو تھا تو ایک شخص نے روکا کہ تم سے ۵ قرش سے کم نہ لین گے۔ مین نے کہا کہ مین جزیہ ندون گا چاہے لو یا نہ لو۔ اونھون نے کہا باہر جاؤ! مین حضرت حمزہ کو سلام کرکے لوٹا اور کہا کہ مین والی کے پاس جاتا ہون اور ہرگز تمھاری اس بیجا کارروائی کو قبول نہ کرون گا۔ جب مین جانے لگا شیخ الخدام ایک جوان شخص نے واپس بلایا اور کہا زیارت پڑھیے۔ باہر آنے کے بعد اونس نے کہا کہ آپ سے ایک گنی لینی چاہیئے غربا سے ہم نہین لیتے۔ مین نے کہا مذہبی ٹیکس کیسا اوسنے مانگا اس لئے

مین نے انکار کیا - اوسنے کہا دیکھئے یہہ دوسرے شیعہ سب دے رہے ہین - مین نے کہا یہ عجم مظلوم ہین مین ہندوستانی ہون - اوس نے کہا کہ یہہ ان لوگون کی جہالت تھی کہ شیعہ کرکے خطاب کیا - پھر اوس نے چاء کی قیمت دیکر تواضع کرنی چاہی مین نے قبول نہ کیا - خود قیمت دی - بھائی سنت جماعت لوٹتے وقت جو چاہین دین مگر شیعون سے ۲ - ۳ قرش لقری لیتے ہین - شاید مین اول شخص ہون جسنے انکار کیا اور حاکم کو لکھنے کی دھمکی دی -

تمام راستے مین لوگ برابر آمد و رفت رکھتے تھے - مگر یہہ سب حاجی و زائر تھے - ایک بڑا اعلی قصیدہ سبز زمین پر سفید حرفون مین مقبرہ مین حضرت حمزہ رض کی تعریف مین لکھا ہے - باہر کھاری پانی کی سبیل تھی جسکو مین نے پینا چاہا - مگر ایک گھونٹ سے زیادہ نہ پی سکا - پانی رکھدیا - اسپر بھی عرب نے غل مچایا کہ ایک سکہ تانبے کا کم ہے ! حالانکہ کھاری پانی کا کنوان یہان موجود ہے - ان لوگون کی عجیب عادت ہے - سبیل اس طرح لگا رکھی ہے کہ جسکا جی چاہے پیوے اوس کی دینی تنخواہ سی تقاضا کرتے ہین - مگر مدینہ منورہ کے دروازے کے باہر ایک دیوار مین شیرین پانی کا ایک صاف حوض اور ایک کٹورا لوہے کا رکھا ہوا تھا اوس کو پی کر مین نے ایک پیسہ ایک غریب آدمی کو جو قریب کھڑا تھا دیدیا - اوس نے کہا پانی کی یہان قیمت نہین ہے مین نے کہا مضائقہ نہین لیلو - ایسے آدمیون کو دینے مین ہرج نہین ہے جو بیچارے نہین مانگتے -

راستے مین کچی اینٹون کے پکانے کا ایک معمولی بھٹا بھی ہمنے دیکھا - یہہ سفر دھوپ مین پیدل کیا اور زاید تکلیف محسوس نہین ہوئی - اس لئے ارادہ ہے کہ ساتھی معقول ملگئے تو گیارہ دن تک گو سر برہنہ دھوپ مین جانا پڑے اونٹ کے راستے سے مکہ معظمہ چلا جاؤن -

جنت البقیع مین روشنی | آج جمعرات تھی - بوجہ شب جمعہ بہت سے آدمیون نے کھڑے دلاکر اجازت حاصل کی کہ دو فتی شمع کی قریب مغرب روضہ بقیع مین کرین چنانچہ کی مگر بعد مغرب روضہ بند کیا جاتا ہے - دو گھنٹے تک کھلنے کی اجازت کے لیئے بہت روپیہ چاہتے تھے مگر کوئی نہ دے سکا - دو تین دفعہ مجلس بھی لوگون نے کی - بہت سے غریب آدمی جو اندر جانے کا ٹیکس نہ دے سکے انھون نے قبے سے باہر زیارت پڑھی -

مسجد نبوی مین نمازیون کی کثرت | آج عصر کی نماز جماعت کے بعد بھی مین نے دیکھا کہ لوگ کثرت سے ہوتے ہین اور سب نماز کے بعد

زیارت پڑھتے ہین - لوٹتے وقت مغرب کی نماز حسب سنت جماعت کی ہوتی ہے (اوس وقت شیعہ مسجد مین نہین ہوتے ۱۰ منٹ کے بعد آتے ہین) تو نہ صرف کل مسجد باوجود اپنی وسعت کے بھری ہوئی تھی بلکہ چھتون پر اور گلی مین بھی لوگ تھے پندرہ ہزار سے کم جمعیت نہوگی -

عام اخلاقی سمات و ہمدردی

عموماً کہہ سکتا ہون کہ نہ صرف مدینہ منورہ بلکہ دیگر مقامات مین مقیم لوگون کو حجاج و زوار سے کمتر ہمدردی ہے - اور جن لوگون کا پیشہ روپیہ کمانا ہے مثلاً مطوف - دلال گاڑی والے وغیرہ ان کی قدرتی حالت تو یہہ ہے کہ جسقدر زیادہ مل سکے وصول کرین - جیسے ہماری یہان عدالتون مین وکیل مختار چپراسی اہل عملہ وغیرہ اہل مقدمہ پر کمتر رحم کرتے ہین - اسلئے جاے شکایت نہین - البتہ وہ لوگ کھلم کھلا روپیہ گھسیٹتے ہین اور یہہ لوگ کہتے ہین کہ ہم خادم دین اور زوار کے آرام کے لئے کام کرتے ہین اور اپنے کو مستحق ثواب ظاہر کرتے ہین - یہہ سب خرابی افلاس اور مذہب کا مقصد نہ سمجھنے کی ہے - اسکے بعد باہم مختلف قومون مثلاً افغانون - اہل جاوا - اہل عجم - اہل عرب - ترک - اہل کریمیا - اہل ہند مین ایک دوسرے سے میل جول کی نہ فرصت ہوتی ہے اور نہ ان مین کچھ خواہش - سب اپنی اپنی نماز و اعمال خرید و فروخت وغیرہ مین مشغول رہتے ہین - اسلامی اتحاد و ہمدردی ان مین باہم کم ہے بلکہ اکثر اس کے معنی بھی نہین سمجھتے البتہ آنحضرت سے اعتقاد اور توسل اہل اسلام کو باعث نجات جاننے مین سب مشترک ہین مگر اون کے اعمال مین بھی بڑا جزو بلکہ سب کا سب ذاتی اغراض سے پُر ہوتا ہے - شاید کوئی ایسا ہوتا ہو جو یہہ دعا مانگے کہ خدایا اسلام کو ترقی دے اور اس دین کو محفوظ رکھ ورنہ ذاتی دعائین بہت تضرع و زاری سے مانگتے ہین اور چلے جاتے ہین - پھر بھی بعض حجاج و زوار ہین جن مین عنصر روحانیت کا موجود ہے - مگر جو لوگ ان مقامات کے منتظم ہین اون مین روحانیت کجا اسلام اور ان مقابر کی قلبی عظمت بھی شاید کم ہو - اگر ہو تو یہہ بھی مسلمانون سے بہتر سلوک کرین -

جو کچھ مین نے بیان کیا یہ عمومی حالت ہے - خاص خاص صورتون مین سچے اور اچھے آدمی ہر جگہ ہین اور ہونگے

سفر مکہ کا ارادہ اور پھر ترک

آج چونکہ حضرت امیر حمزہ رض کے مزار پر پیادہ آمد و رفت مین دقت نہ ہوئی اسلئے پھر مین نے ارادہ کیا کہ اونٹ پر مکہ معظمہ روانہ ہون - اونٹ کے واسطے پیام بھی بھیجا - مگر دوپہر کو اسہال آنا شروع

ایک گھنٹہ دھوپ مین بیٹھا تو سخت پریشانی حاصل ہوئی اور سر مین درد ہو گیا۔ ایسی حالت مین اس سفر کا ارادہ ترک کیا
گیارہ دن کجا تین دن محمل شامی کے ہمراہ احرام مین ایسا سفر مشکل ہے۔ کیونکہ سایہ کی اجازت نہین۔ نیز رات کو سردی
بھی بہت سخت ہوگی اور وہ مُہلک ہے اگر صرف ایک ہی چادر بدن پر ہو۔ اسلئے ریل سے براہ ساحل شام جدہ جانے
کا عزم کیا۔

{ جُمعہ - ۱۹ ذیقعد ۱۳۲۹ھ ہجری = ۱۰ نومبر ۱۹۱۱ء } *

آج صبح کو ۹ بجے کے قریب زیارت کے لئے آیا۔ اوس وقت اہل ایران کا بہت مجمع چار سو یا پانسو آدمیون کے قریب
زیارت و نماز مین مشغول تھا۔ راستے مین مسجد نبوی - حرم رسول - روضہ حضرت امیر حمزہ رض اور روضہ بقیع کے عکس خریدے
دعاے عدیلہ و دعا صباح امیر المومنین اور دعا قریش بعد زیارت کے پڑھین۔

| عجم کا خشوع و خضوع | یہان یہہ بھی بیان کر دینا چاہیئے۔ کہ عجم مین جہان بہت سے عیوب اور کمزوریان ہین وہان شان عبودیت
بھی اکثر مین پائی جاتی ہے۔ یعنی اپنے اعمال و عبادات نہایت خشوع و خضوع سے ادا کرتے ہین اور برخلاف دیگر اسلام
قومون کے بہت صحت کے ساتھ اعمال بجا لاتے ہین محض گھاس نہین کاٹتے۔

| اذان کے مقامات | دو جگہہ پر یعنی ایک روضہ مطہر کے پاس اور ایک صحن کے پاس ڈیڑھ قد آدم بلند ایک چوبی کمرہ بنا ہوا ہے
جس پر بعض لوگ نماز پڑھتے ہین اور اذان دیتے ہین - اوس کے زینے کے سرے پر لکھا ہے "یا حضرت بلال حبشی"۔ اور
حضرت امیر حمزہ کی مسجد مین کتبہ ہے جس پر لکھا ہے "یا حضرت اویس قرنی"۔

| موجودہ وسیع شدہ مسجد کی تعمیر کا زمانہ | صحن کی طرف شرقی دیوار کے اوپر سنہرے حروف مین لکھا ہے کہ یہہ مسجد سنہ ۱۱۰۰ھ (الف و مائۃ) مین بنی
ہے۔ بانی کا نام نہین۔

| جو جگہہ نہین پڑھی گئی | دیوار صحن مین جو نام لکھے ہین اوس مین سے ایک نام کو غلطی سے مین نے ابی ذر پڑھا تھا اور ایک پڑھا نہین گیا
تھا آج اوس کو درست کیا سو اصل ایک نام کی جگہہ رضی اللہ تعالے اور دوسری جگہہ عنہم اجمعین لکھا ہے
غرض حضرات خلفاء اربعہ - ہر دو اعمام رسول - عشرہ مبشرہ اور بارہ ائمہ - اور فقہاے اربعہ کے نام درج ہین اور بس۔

* مدینہ منورہ۔ مسجد رسول - مقابل ضریح مبارک ۱۲

جنت البقیع کی عظمت

جنت البقیع (قبرستان مدینۂ منورہ) کا درجہ بعد قبر رسالتمآب کے سمجھنا چاہیئے - مدینہ کے سب اکابر وغیر اکابر یہان مدفون ہین - علاوہ چار ائمہ و حضرت عباس عم رسول جناب فاطمہ زہرا (یا حضرت فاطمہ بنت اسد مادر حضرت علی بموجب بعض روایات کے) کے بڑے قبّے کے ازواج رسول اور حضرت ابراہیم پسر جناب رسالتمآب اور حضرت خلیفہ ثالث کے مقابر جدا جدا یہان ہین کل شام کو مین نے مختصر طور پر اون باقی مزارات کی زیارت کی اور مجلس روضہ خوانی قبر حضرت زینب اور پانچ ائمہ کے روضہ کے درمیان کرائی -

صرافی مدینہ مین

آجکل کئی سو عارضی دوکانون کے سوا چھوٹے بڑے ڈیڑھ سو صراف مدینہ مین ہین یہہ ہر قسم کے نوٹ اور سکے لیتے اور دیتے ہین اور اکثر عثمانی منسوخ سکے بھی دھوکے سے چلاتے ہین بعض دوکانداروں کا بھی یہی حال ہے یہ لوگ لیتے وقت اکثر سکون کو بطال بتا دیتے ہین اس سے زائرون کو تکلیف ہوتی ہے - یہان بہت احتیاط اور پہچان کی ضرورت ہے کیونکہ تھوڑی دیر کے بعد دوکاندار انکار کرتا ہے کہ ایسا سکہ اوس کے یہان نہین رہتا پہلے یہان انگریزی روپیہ فروخت کرنے مین فائدہ تھا اور انگریزی دوانی عثمانی قرش سے زیادہ مین چلتی تھی - اب سلطنت عثمانی نے ممانعت کر دی ہے جس کا نتیجہ یہہ ہوا کہ دونون سکون کی برابر وقعت ہوگئی - مگر اس سال قرش دوانی سے کسیقدر زیادہ چلتا ہے ہندوستانی سمجھتے ہین کہ ہمارا روپیہ خوب چلتا ہے لیکن دراصل ایک روپیہ مین چودہ آنے کی چیز اون کو ملتی ہے -

تبدیل ارادہ

آج مین نے پانی پت اور لکھنؤ خطوط روانہ کر دئے کہ مین کل واپس ہونیوالا ہون اور نیز جنت البقیع رضی اللہ عنہ کو اس وقت وداع کیا - اور وقت وداع وقرأت سورۂ یٰسین سخت رقت طاری ہو گئی - اور جی زیارت سے نہین بھرا - بالآخر ایک بوہرے تاجر سے مسجد نبوی مین ملاقات ہوئی اونھون نے کہا کہ حج کو جانا ضرور ہے اور اگر سفر مین دھوپ کی تکلیف ہے تو فدیہ دیدینا - یہہ بات میری سمجھ مین بھی آگئی - اور اس راستے حج کرنیکا نیک ارادہ کرلیا جو خود ثواب کا موجب ہے نیت المؤمنین خیر من عملہ - ہندیون کے لئے جو صاحب اونٹ کا بندوبست کرتے ہین یعنی اون کے معلم شیخ حمزہ پسر شیخ صالح اون کے پاس گیا وہ مکان پر نہ ملے - اگر خدا کو منظور ہوا تو کل بندوبست ہو جائیگا -

ترکان تبریز کا ماتم بقیع مین

ترکی زبان مین مرثیہ پڑھ پڑھکر ترکان تبریزی اور دیگر لوگون نے نہایت زور کا ماتم قبر جناب سیدہ اور

قبور جناب ائمہ علیہم السلام (حسن بن علی المجتبیٰ - علی ابن الحسین - زین العابدین و محمد ابن علی و الباقر و جعفر ابن محمد الصادق) کے درمیان نہایت موثر نظارہ ڈیڑھ گھنٹہ تک رہا - یہان اور سرخلدزان ماتم نہین کرتے - یہہ ایک رسم میرے والد مرحوم کے زمانے سے چلی آتی ہے - آج پہلا دن تھا کہ اس مقدس مقام مین مین نے بھی ماتم کیا - اور مین سمجھتا ہون کہ ان مظلوم ائمہ پر ایسے مقام مین ماتم کا حسنہ بہ نسبت شرعی اعتراض کے (اگر ایسا کوئی اعتراض ہو بھی) بہت زیادہ ہے مگر یہہ فتوی نہین اسلئے مفتیون کی طرح آخر مین لکھتا ہون کہ واللہ اعلم -

کفش بردار سب ہندی ہین

آج باب جبرئیل پر ایک کفش بردار ملا جو ہندوستانی تھا - اوس سے معلوم ہوا کہ جو پانچ دروازے ہین سب پر ہندوستانی کفش بردار ضرور موجود ہین - اس شخص نے بہت تپاک ظاہر کیا کہ وطن کے آدمی یہان نظر آجاتے ہین

{ ۲۰ ذولقعدہ ۱۳۲۹ھ = ۱۱ نومبر ۱۹۱۱ع } †

سجدہ زمین بوس

اہل ایران خصوصاً اور اہل جاوا و دیگر بعض عام لوگ سنت جماعت دروازے مین داخل ہوتے وقت و نیز ضریح کے سامنے سجدۂ زمین بوس کرتے ہین جیسے بعض لوگ ائمہ کی قبور پر بھی کرتے ہین - بلکہ بعض تو پورا سجدہ پیشانی کا کرتے ہین جو عبادت الٰہی کے مشابہہ ہے - مجکو ہر جگہہ یہہ امر مکروہ معلوم ہوتا ہے - باقی فقہا جانین - نیز اس ملک کے لوگ اور ترک و کریمیا و بخارا کے لوگ خود مسجد نبوی اور حرم رسول مین اندرونی چمڑے کے بوٹ پہنے ہوئے جاتے ہین - بوٹ نجس نہین ہوتے اور موزہ سمجھا ہوتے ہین مگر ہم لوگون کو جو اہل ہند مین مکروہ معلوم ہوتا ہے کہ ایسے مقدس مقام مین ایسی چیز کے ساتھ داخل ہون جو کفش نہین تو مشابہہ کفش ضرور ہے صرف نیچے کا تلا نکال دیا جاتا ہے -

خدام اور اون کے لڑکے

خدام اور اون کے لڑکے مین دیکھتا ہون کہ جو تون اور ناواقف آدمیون کو دام و بکریا دُعا پڑھکر طلالہ (مثلیکہ ان) فی الفور وصول کرنا چاہتے ہین - مگر لوگ ہوشیار ہو گئے ہین - کمتر اون کے دام مین آتے ہین - زیارت دعا ایک میکینکل (مصنوعی چیز) سی ہو گئی ہے لڑکے بے پروائی کے ساتھ پڑھتے ہین اور سوائے اکثر عجم یا خاص شائع اہل سنت کے جو ڈیڑھ لکھے ہین باقی سب بے سمجھے گھاس کاٹتے ہین اور خاصکر پیشہ ور صرف -

---

† مدینہ منورہ مسجد نبوی - باب جبرئیل کے متصل ۱۲

لیکن دعا مانگنے کے وقت قبر رسالتمآب کے سامنے اکثر آدمی تضرع وزاری سے بہت عجز وخلوص ظاہر کرتے ہین -

سجدہ خلاف شرع دروازہ جبرئیل جس کے اندر سے داخلہ اہل عجم کا خصوصاً ہوتا ہے وہ سلطان عبدالمجید خان کا بنایا ہوا ہے مین نے ایک ایرانی سے دریافت کیا کہ کیون سجدہ کیا جاتا ہے ؟- اوسنے کہا سجدہ جائز نہین صرف بوسہ دیتے ہین مگر خادم دروازہ نے تصدیق کی جب مین نے کہا کہ مین ڈیڑھ گھنٹے سے دیکھ رہا ہون کہ اکثر لوگ سجدہ بھی بعد بوسہ دینے کے کرتے ہین تو اوسنے کہا کہ پیشانی زمین پر رکھنا جائز نہین اور بس -

اشعار گنبد بقیع مین ٭ گنبد حضرت سیدہ اور ائمہ کے گرد بہت سے اشعار درج ہین - مین صرف مفصلہ ذیل اشعار بوجہ ہجوم پڑھ سکا - اشعار تین جگہ اوپر اور اوسط اور نیچے اور سب سے پست حصہ پر کوئی ۲۰ گز کی بلندی پر لکھے ہوئے ہین ان گنبد سلطان محمد مصلح کے عہد مین محمد علی پاشا والی مصر کے حکم سے بعد وہابیون کے نکالے جانے کے بنایا گیا تھا - یہ وہ زمانہ ہے کہ محمد علی پاشا مصر پر خدیو نہ ہوا تھا محض والی تھا اور اوسنے سلطان کی طرف سے حرمین کو دوبارہ فتح کیا تھا

اشعار	ترجمہ
سألتك یا ربی بخیر بریّتہٖ	اے میرے خدا مین تیری بہترین مخلوق محمد صلعم کے نام سے
محمدن الذی لشفاعت ملّتہٖ	قوم کی شفاعت طلب کرتا ہون -
بفاطمۃ الزہراء البتول وعبّاس	اور فاطمہ زہرا بتول اور عباس ابن عبدالمطلب کے
ابن عبدالمطلب جلاء لکل ظلمۃٍ	نام سے کہ ہر تاریکی کو روشن کرنیوالا ہے
بسبطے رسول اللہ مع زین عابدٍ	اور دونو نواسے رسول اللہ کے اور زین العابدین کے
فکن لی ستّاراً مفرج کربۃٍ	نام سے کہ میرے عیب کو ڈھانپ اور میری تکلیف کو دور کر
محمد الباقر والصادق ابنہ	اور محمد باقر اور اون کے فرزند صادق کے نام سے -
یغاث بہم عند الامور المہمۃ	جنکے نام سے ہر سختی کے وقت فریاد کی جاتی ہے
٭ اندرون گنبد بقیع لکھا گیا ۱۲-	١

(ترجمہ)	اشعار
بیشک کہا ہے بہترین مخلوق بہترین رسول نے	قد قال خیر الخلق افضل مرسل
کہ "تمپر لازم ہے کہ خدا تعالی کی رسّی اور میری عترت کو مضبوط پکڑو	علیکم بحبل الله و لعترتی[1]
اون کے حق کا واسطہ مجھپر مہربانی اور زائرون پر	بحقهم الطف لی و من هو زائری
اور میری مان اور میرے باپ اور کل دوستون پر	و امّی و ابی و کلّ احبّتی
اور ہزارون درود اور ہزارون تحیات	و الف صلاة و الف تحیّة
بہترین رسول پر جو بہترین اُمّت پر بھیجا گیا	الی خیر مبعوث الی خیر اُمّتی
اور اوس کے نیک اصحاب پر اور اون کے دوستون پر	و اخیار اصحاب لهم و موالیاً
خدا کا سلام ہر لحظہ اُترے -	علیهم سلام الله فی کلّ لحظة

بقیع مین گھنٹہ بھر تک زیارات و نماز پڑھنے کے بعد گنبد سے نکلا شیخ صالح خادم کے فرزند شیخ محمد کی تلاش کی کہ قافلہ آج یا کل جاتا ہے تاکہ شغدف اور اونٹ کا انتظام کرے مگر اوس کا پتہ نہ ملا -

بعض اہل عرب کی طمّاعی

ہمارے میزبان نے جو تحفے ۸ دن کے قیام کی بابت نقد و جنس مین نے دیئے اون کو منظور نہ کیا - اور کہا مین تو ثواب کے لئے کام کرتا ہون - بہت مجبور کرنے پر کہا کہ میرے بیٹے کو دیدو اوسکو اختیار ہے بیٹے صاحب نے بھی تحفون سے انکار کیا اور چونکہ نقد مع ایک سیپ کے قیمتی بٹوے کے تھے اون کو لیکر کہا کہ یہہ ملازمون کے لئے البتہ لیلون گا - نصف دن اور رات تک یہی حالت رہی یہہ چیزین پڑی رہین آخر مین نے مجبوراً صندوق مین رکھدین - اب اُنھون نے تقاضا کرنا شروع کیا کہ مجکو اپنی فلان چیزان کپڑون کے عوض دیدو - فلان چیز دیدو اوسکی مجکو ضرورت ہے یعنی ایک تعالین خورجین جو بہت قیمتی تھی اور ایک بوٹ قسطنطنیہ کا کہ وہ بھی عنا روپیہ کو لیا تھا مین نے انکار کیا - پھر اونھون نے تحفہ و نقد مانگ لیا اور اسی روپیہ مین سے چوتھائی قیمت پر میری یہہ چیزین خریدنی چاہین

[1] اشارہ ایک حدیث (صحیح مسلم) کی طرف ہے کہ پیغمبر صلعم نے فرمایا "انی تارک فیکم الثقلین کتاب الله و عترتی" مین تم مین دو بڑی چیزین کتاب خدا اور اپنی عترت چھوڑتا ہون جسنے ان کو لیا نجات پائی ورنہ غرق ہوا - ۱۲ (منہ)

مگر سفر کے تجربے نے مجکو ہوشیار کردیا ہے - مین نے مانا -

یہ گھرانہ واقعی خاصہ دولتمند اور مہمان نواز بھی ہے - اور مین معزز آدمیون کے لئے یہان ٹھہرنا مناسب سمجھتا ہون لیکن اس سے ہندوستان کی مہمان نوازی کا مقابلہ کیا جاوے تو فرق معلوم ہوتا ہے میرے والد مرحوم کے یہان میری یاد مین ۷۰ - ۸۰ عرب و عجم کے غریب الوطن آکر ٹھیرے مگر یہان ایسا دستور نہین -

البتہ خود سید عمران نہایت شریف و باغیرت بزرگ ہین مین اون کا شکریہ ادا کرتا ہون -

{ مسجد نبوی مقابل حجرۂ مبارک }

اسوقت عجیب تاریخی خیالات اس مقبرہ اور مکان کے متعلق میرے ذہن مین آرہے ہین جن کو یہان درج کرتا ہون

ایکدن وہ تھا کہ یہان خالی بیکار زمین پڑی تھی پھر رسول خدا مکے سے تشریف لائے آباد ہوئی - آپ اور اہلبیت اس مین رہتے تھے اور اسی مکان مین کل پنجتن چند قدم کے فاصلے سے مقیم تھے - اسی کے قریب مختصر مسجد مین آپ وعظ فرماتے تھے اور تمام معاملات حل کرتے تھے - وحی نازل ہوتی تھی یہی وہ مقام ہے جہان روز فتح و شکست کے بعد رسول خدا و اصحاب دعا مانگتے تھے - یہی وہ مقام ہے جہان پیغمبر ایکدن انتقال فرماتے ہین اور ایکدن سیدۃ النسا - یہی وہ مقام ہے جہان خلافت خلیفہ اول و دوم کے زمانے مین تمام سلطنت کا مرکز تھا اور احکام جاری ہوتے تھے - ہر روز ایک شہر یا قلعہ کے فتح کی خبر آتی تھی اور بیحد مال چلا آتا تھا اور لوگ دولتمند ہوتے جاتے تھے - یہی مقام ہے جہان بزمانہ خلافت ثالث بنی امیہ کے خلاف مسند نشین تھے - یہی مقام ہے جہان ۳۵ ہجری مین اہل مدینہ کا بیحد ہجوم ہوا اور حضرت علی مرتضی کے ہاتھ پر صحابی طلحہ کی ناکامل بیعت ہوئی اور ایسا ہجوم تھا کہ بچے اور جوان کچلے جاتے اور آپ کو قبول خلافت کے لئے بقاے اسلام کا واسطہ دیکر مجبور کیا - یہی وہ مقام ہے جہان سے حضرت علیؑ رخصت ہوئے اور حضرت ابو ایوب انصاری کو اپنی جگہ والی مقرر کر کے عراق چلے گئے - یہی وہ مقام ہے جہان حضرت امام حسن خلافت کو استعفاء دینے کے بعد دس برس آکر رہے اور آپ نے زہر سے وفات پائی اور دفن ہوئے مگر مروان وغیرہ نے اسپر بھی فساد برپا کیا - یہی وہ مقام ہے جہان سے امام حسین علیہ السلام بہ ارادۂ حج مع تمام کنبے اور اولاد رسول

علی و جعفر طیار مکہ تشریف لیگئے اور پھر کربلا میں شہید ہو گئے - اور جب خبر شہادت پہونچی تو کہرام عظیم برپا ہوا - یا جب سیدنا
علی ابن الحسین (زین العابدین) نے آکر تقریر کی اور حالات کربلا و شام بیان کیئے تو اہل مدینہ اور خصوصاً بنی ہاشم میں تلاطم
برپا ہو گیا - یہی وہ مقام ہے جہان حضرت علی ابن الحسین کے پاس عمر ابن عبد العزیز کا قاصد آیا کہ فدک واپس کرتا ہون اگر
منظور فرمائین تو خلافت بھی حاضر ہے - آپنے انکار کیا - یہی وہ مقام ہے جہان امام محمد باقر نے فرمایا کہ خلافت نہ میرے
بھائی زید کو ملیگی نہ کسی کو - زرد چغہ پہنے ہوئے مسکین کو ملیگی - (سفاح جو حضرت عبد اللہ ابن عباس کا زرد چغہ پہنے تھا
اور بد حال تھا) - یہی وہ مقام ہے جہان واقعہ حرہ پیش آیا اور بمانحتی مسلم بن عقبہ فوج یزید نے قتل عام اور بے حرمتی اہل مدینہ
اور مسجد نبوی کی مدت تک کی - یہی وہ مقام ہے جہان ابو مسلم خراسانی کا قاصد حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس آیا کہ خلافت
جو بنی امیہ سے چھین لی گئی قبول فرماوین - آپنے بغیر پڑھے وہ خط جلا دیا اور بغیر انتظار جواب کوفہ میں سفاح کے ہاتھ
پر بیعت ہوئی - یہی وہ مقام ہے جہان حضرت عمر ابن حنیفہ جیسے عالی دماغ اور عالم بزرگ ہتے تھے اور عبد اللہ ابن عمر
جیسے تارک الدنیا اور متنازعات سے علیحدہ رہنے والے عبد اللہ ابن عباس جیسے تعلیم یافتہ زیرک بزرگ ہتے تھے -
یہی وہ مقام ہے جہان کے لوگون نے چار پانچ سخت کوششون اور رشوت کے بعد بھی جو امیر معاویہ کی طرف سے
کی گئی بیعت یزید سے قطعاً انکار کیا - یہی وہ مقام ہے جہان منصور دوانقی نے حضرت امام جعفر صادق رض کو زہر دلوایا
اور ہارون نے امام موسی کاظم کو ایسے وقت مین بلایا کہ پھر عترت نبی مین کسی سردار یا امام کو مدینہ دیکھنا نصیب نہ ہوا -
ہر سال یہان بڑے بڑے جبار آتے تھے اور رسول و حضرات حسنین کے سامنے گردن جھکاتے تھے - مگر افسوس اہل مدینہ
اپنے شہر کی مذہبی یا تاریخی وقعت سے بیخبر ہین یا صرف اسقدر جانتے ہین کہ یہان مزار رسول ہے جو لوگ آئین وہ ہمارے
شکار ہین تجارت - گداگری - حیلہ جس طرح ہو ان سے وصول کرنا چاہیئے -

دعا | اے رحمۃ للعالمین! تیری امت کی حالت بہت زار ہے - صدق مقال (سچائی) اکل حلال ان مین نہین خلوص
نیت نہین اسلام کے ضعف کا تدارک نہین آپس مین نزاع ہے - قرآن و عترت دونون کا اعتراف ہے مگر زبانی اور بعض زبانی
اعتراف سے بھی بھاگنے لگے ہین - اے فخر رسل! خدا سے دعا کر کہ ان کے ایمان اور دعوی محبت رسول کے ساتھ

عملِ صالح بھی اون کو حاصل ہو۔ اللّٰھم تقبّل ھٰذا الدّعا بحرمۃ نبیّک واٰلہ الطّاھرین۔

سنّی و شیعہ کی نماز

جب اہل سنّت کی جماعت کا وقت آتا ہے تو صفوف کی باقاعدگی کے لئے خواہ پُرانی عادت کے بموجب شیعون کو خاصکر اہل عجم کو جو پہچانے جاتے ہین باہر کردیا جاتا ہے ایک حبشی ایک لکڑی لئے ہوئے آیا اور مین عصر کی نماز آخر وقت پڑھ چکا تھا اوسنے آہستہ میرے بدن سے لکڑی لگائی اور کہا قُم! ۔ مین نے کہا " اُطْ قل لی لما ضربت انت " اوسنے پھر کہا قُم !! ۔ مین نے کہا " انت جاھل انت حبشی " اوسنے کہا " نعم انا وحشی انا جاھل "

اسکے بعد پھر مین مغربین کی نماز کو آیا اور فارغ ہونے کے بعد ضریح اطہر کے پاس بیٹھ گیا۔ وہان دو تین ترکی سپاہیون سنی اور اس حبشی سے اختلاف ہوا۔ ایک سپاہی پولیس کا جو داڑھی نہین رکھتا۔ عربی فارسی ۔ اُردو سب بولتا ہے اور ایک دوسرا معتبر معزز سپید داڑھی والا دونون سے اوس نے کہا کہ عشا کی نماز قریب ہے عجم کو تم مارتے کیون نہین کہ یہ اٹھین۔ اون لوگون نے کہا کہ ہمکو مارنے کا حکم نہین تو مار۔ اگر تیرے شیخ الخدام کا حکم ہے مسلمان قائل شہادت ہین تم سے زیادہ اہلبیت کو مانتے ہین۔ مابعد ان لوگون نے خوشامد ہی کام نکالا اور عجم کو باہر کیا۔ مین اور دیگر چند لوہرے ملّا اور ایک عرب بحرینی نے مکرر نماز عشا جماعت کے ساتھ پڑھی۔ لوہرون کے ملّا نے ہاتھ باندھکر اور ہمنے ہاتھ کھول کر۔

{ ۲۱ ذیقعدہ ۱۳۲۹ھ = ۱۲ نومبر ۱۹۱۱ء یکشنبہ [۱] }

حرم اور بقیع کی زیارت سے مشرف ہوا۔ اونٹ پر کوئی ساتھ جانے والا نہین ملا۔ اور نہ شیخ محمد پسر شیخ صالح ملا۔ نہ اوس نے کوئی انتظام کیا مشیت الٰہی اس سفر مین جانے کی معلوم نہین ہوتی۔ اہل ہند و زنگبار کے مکان پر گیا مگر بیکار واپس آیا۔ اونٹ پر تنہا بیٹھے ہوئے جانا نہین ہوسکتا۔

حالات مسجد نبوی و محراب ثانی

مسجد نبوی مین تنو سے زیادہ نام جناب آنحضرت کے دیوار غربی مین مع صلوٰۃ کے لکھے ہین اون کو پڑھا جاوا کے لوگ یہان بھی بکثرت ہین اور ایران سے اون کا نمبر دوم ہے۔ حضرت سیدۃ النسا فاطمہ زہرا کے مقام پر وہ نہایت ادب و خضوع کا اظہار کرتے ہین۔ مسجد نبوی کی دو محرابین ہین۔ ایک محراب ملک اشرف نے ۸۸۸ھ

[۱] مدینہ منورہ ۱۲ - (منہ)

مین بنائی تھی جس کا ذکر اوپر مین نے لکھا ہے۔ دوسری محراب سنہ ۹۸۰ ہجری مین سلطان سلیمان بن سلطان سلیم بن سلطان بایزید نے بنائی اور اوس کی پشت پر آج اتفاقاً کتبہ نظر پڑ گیا۔ یہہ دو محرابین ہین جو کوئی دس بارہ گز کے فاصلے سے ہین۔ ایک جگہہ ہر دو محراب کے بیچ مین حضرت عبداللہ ابن عباس رضی کا نام بھی لکھا ہے۔ آپ پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے چچا زاد بھائی تھے اور حضرت علیؑ کے تربیت دادہ اور تفسیر و حدیث سے واقف اور پالیٹکس مین بھی ماہر تھے یہان بھی مسجد نبوی کے مغربی حصے مین بطرف جنوب ایک دروازہ پر "یا حضرت بلال حبشی" لکھا ہوا ہے۔ شاید اسی وجہ سے بعض خدام و موذن بھی حبشی مقرر ہین۔

راستے کے چور ایک رائے بریلی اودھ کا رہنے والا لڑکی سے دس دن مین مدینہ منورہ ایک قافلے کے ہمراہ آیا ہے وہ کہتا تھا کہ صرف دو واقعے ہم کو بدوُون سے پیش آئے۔ ایک یہ کہ چند بنگالی مساکین پیدل آ رہے تھے اون مین سے ایک پیچھے رہ گیا ایک بدو نے آکر اوس کے خنجر مارا جو کلیجے سے کچھ اندر چلا گیا وہ لہو مین غرق ہو کر لوٹا۔ اوس کے پاس کچھ نہ تھا۔ بدو چھوڑ کر چلا گیا۔ دوسرا واقعہ یہہ ہوا کہ ایک شخص رفع ضرورت کے لئے چند قدم گیا اوس کو تیر مار کر گرا دیا۔ مگر آواز سنکر سپاہیون نے چور کو بھگا دیا۔ انصاف یہہ ہے کہ بلحاظ مسافت سفر و کثرت زائران کے وقوعون کا یہ اوسط کچھ زیادہ نہین ہے۔ البتہ ایک قافلے سے دوسرے قافلے تک ہزارون آدمیون کی زبان پر بات آجانے سے بہت خوف پھیل جاتا ہے۔

طریقہ درس ایک عالم کو مین نے دیکھا وہ مسجد نبوی مین درس دے رہا تھا اور سر پر ایک رومال ٹوپ نما پہنے ہوئے تھا۔ نہایت تندی اور تیزی دکھاتا تھا جیسے کوئی لڑتا ہے۔ بحث باشرف مین بھی اوستاد و شاگرد دونون یا مختلف شاگرد باہم اس طرح بات کرتے ہین جیسے کوئی جھگڑتا ہو۔

مدینہ کی آبادی موقت ہے مدینہ منورہ مین رجب و شعبان و رمضان مین بغرض تاریخ ہاے مبارک لوگ زیارت کو آتے ہین اور پھر بقیہ ذی الحجہ کو حج سے لوٹتے وقت اور حج سے پہلے غرض ۵ ماہ تک یہان بہت رونق رہتی ہے۔ ۶-۷ ماہ تک مدینہ دوئم درجے کا شہر رہتا ہے۔ جو لوگ کچھ ہنر یا تجارت پیشہ ہین اون مین سے بہت لوگون کی خواہش بڑھتی جاتی ہے کہ یہان آکر سکونت و تجارت کرین تاکہ زیارت کی برکات اون کو حاصل ہون مستقل آبادی تیس ہزار بتائی جاتی ہے

ایک وعظ بعد فراغت زیارت و نماز مغرب میں اس وقت ایک وعظ میں موجود ہون جو صحن مسجد نبوی مین ایک جوان عمر نابینا بڑی لسانی و روانی کے ساتھ کہہ رہا ہے۔ یہان زمین مین بیٹھتے ہین منبر پر نہین بیٹھتے۔ ایک حدیث کی کتاب مین سے سامنے ایک دوسرا شخص منجملہ مشایخ یا طلاب کے ایک ایک حدیث متعلق بہ اخلاق پڑھتا جاتا ہے یہہ مقابل صف مین ہے۔ یہہ واعظ اوس کے متعلق تشریح کرتا ہے اور کبھی کبھی قصے بھی بیان کرتا ہے۔ اوس کی واقفیت وسیع ہے اور بیچ مین علماء کی بیحد تعریف کرتا ہے کہ اون کو خدا نے آیہ شہد اللہ انہ لا الہ الا اللہ و ملائکۃ و اولوا العلم قائما بالقسط ملائکہ کی ذیل مین درج کیا ہے۔ لیکن یہہ بات بیان کرنا بھول گیا کہ عالم اور اولوالعلم قائما بالقسط سے مراد سب ملا و فقہاء نہین بلکہ وہ لوگ ہین جن کو وحی یا الہام سے علم دیا جاتا ہے عام طور پر اس شخص کا وعظ مجھے پسند آیا۔

مسجد نبوی مین یہہ عجیب بات ہے کہ بورہ اسمعیلیہ کا بہت خاص اثر ہے سب سے آگے صف مین بوقت نماز جماعت بھی بے تکلف موجود ہوتے ہین اور اپنی جانماز بچھا کر دست کشادہ نماز پڑھتے ہین۔ مین سمجھتا ہون کہ یہان جو قرآن شریف رکھے ہین وہ اکثر ایک بوہرے کے وقف کئے ہوئے ہین جیسا کہ نام سے معلوم ہوتا ہے اور اون کا ایک خادم بھی منبر کے پاس بیٹھا رہتا ہے غالباً وہ یہان کے رئیس الخدام کو کچھ تنخواہ دیتے ہین یا اوس کو خوش رکھتے ہین۔ ہر شخص روپیہ کے زور سے یہان آدمی مقام پر وقعت حکومت و آزادی حاصل کر سکتا ہے۔

اہل عجم پر سختی آج نماز عشا سے پہلے عموماً اہل ایران کو جن مین بعض معزز علماء بھی تھے "سیاہ" (حبشی) نے سختی اور بے احترامی سے باہر کیا اور بعض نے اون مین سے اظہار ناراضی بھی کیا۔ مین نے بعض ملاقاتیون سے کہا کہ سارا قصور آپ حضرات کا ہے ایک ہزار سے زیادہ آدمی ہین فوراً والی کے پاس جاوین اور شکایت کرین کہ "مسجد سے نکال دینے کے کیا معنے ہین۔ ہم کو نماز کے وقت الگ پیچھے صفوف مین بیٹھنے کی اجازت ہو اور اسقدر بے احترامی لغو اور نامناسب ہے" تو ضرور اصلاح ہو جاوے یا دس بیس معمولی تار کل ۶ر ۶ کے والی کے پاس بھیجدین خواہ ایک تار سلطان کے نام تو یہہ سب خرابی دور ہو مگر ان صاحبون نے بالکل سچ جواب دیا کہ جنس ایرانی مین یہہ عیب ہے کہ ہر شخص یہہ کہتا ہے کہ "مرا چہ" – وہ سمجھتا ہے کہ مین تو چلا جاؤن گا۔

---

* مدینہ منورہ در مسجد نبوی بوقت عشاء ۱۲ (منہ)

دوسروں کے لئے کیون زحمت اوٹھاؤن۔ ان حضرات کے متعلق پہلے سے بھی میرا یہی خیال ہے کہ اون مین فعالیت و ایثار نہین ہے اور جس قوم یا فرقے مین فعالیت و ایثار ہوگا وہ دُنیا مین گرتی چلی جائیگی۔

{ ۲۲ ذالقعدہ ۱۳۲۹ھ = ۱۳ نومبر ۱۹۱۱ء دوشنبہ [1] }

آج جنت البقیع مین بجد ہجوم ہے اور اندر گنبد کے ایک برکت سمجھنی چاہیئے کہ لوگ کچلتے نہین اور کسی طرح اِدھر سے اودھر نکل جاتے ہین۔

اہل ہند کی نماز سب سے بہتر

مین نے مختلف قومون کا طریقہ نماز دیکھا۔ کُل عرب و اہل افریقہ خواہ کسی فرقے کے ہون اور بعض اہل ایران بھی نماز پڑھتے وقت سامنے اور اِدھر اُدھر بھی دیکھ لیتے ہین۔ ہاتھ سے بعض کام بھی کر لیتے ہین۔ برخلاف اس کے اہل ہندوستان خواہ کسی فرقے کے ہون سجدہ گاہ پر نگاہ رکھتے ہین اِدھر اُدھر نہین دیکھتے اور با ادب نماز پڑھتے ہین۔

ایرانی خیرخواہ بادشاہ مخلوع

ایک بہت متواضع عابد و خلیق عجم اس وقت میرے ساتھ زیارت رسُول جن مسجد مدینہ مین شریک ہُوا۔ قُم کا رہنے والا ہے۔ محمد علی شاہ معزول اور جنگ کا حال دریافت کرتا اور ایران کے لئے بہت دُعا مانگتا تھا کہ خدا ادس کی حالت درست کرے۔ جو شکستیں شاہ مخلوع نے کھائین اون کا اعتبار نہ کرتا تھا۔ مجھے اوس کی حالت پر ترس آتا تھا۔ جب اوس نے کہا کہ ظاہرا محمد علی شاہ کی اب اُمید نہین اور پوچھا کہ مشروطہ کے پاس فوج کہاں سے آئی ہے؟ کیا انگریزون نے دی ہے؟ مجھے اس شخص پر اور سیکڑون ایرانیون پر جو محمد علی شاہ سابق کی وجہ سے مُلک چھوڑ کر حج و زیارات کو نکل آئے ہین بہت رحم آتا ہے۔

اہل جاوا

اہل جاوا مین سے مین نے ایک شخص سے بات کی تو اوس نے بہت خندہ پیشانی سے جواب دیا۔ اوس کے بعد چار پانچ جاوی میرے پاس آکر بیٹھ گئے۔ مگر کوئی اون مین سے میری زبان نہ جانتا تھا۔ صرف ایک شخص کچھ عربی جانتا تھا۔ اِن لوگون کی شکلین جیسا مین نے پہلے بھی لکھا ہے اہل تبت و اہل جاپان سے بہت ملتی جُلتی ہین اور بہت خوش مزاج اور غریب مزاج ہوتے ہین اور حج و زیارات کے بہت شائق۔ اون لوگون کو میرے تیز لکھنے پر بہت حیرت ہوئی اور تعریف کرنے لگے

---

[1] در مسجد نبوی و بقیع - ۱۲ (منہ)

چند آدمیون نے آکر ہاتھ چومے - اس صفحہ کی عبارت مین نے کوئی ۳ منٹ سے زیادہ مین نہین لکھی - اس عرصے مین تین

سائلون کی کثرت

سائل ایک مرد - ایک لڑکا - ایک عورت آکر مسجد نبوی مین مجکو دق کر چکے ہین - جہان کسی شخص کو کسیقدر معقول کپڑے پہنے دیکھنے مین ٹوٹ پڑتے ہین -

حبشی مدینہ مین

یہان بہت سے حبشی سکونت رکھتے ہین اور سقے اور اسباب ڈھونے والے اور پتھر توڑنے والے غرض اکثر سخت کام کرتے ہین - اون مین اور اہل عرب مین بلحاظ وقعت و حیثیت کسی قسم کا فرق نہین سمجھا جاتا - یعنی اون لوگون کو بوجہ سابق غلام ہونے یا سیاہ رنگ ہونے کے حقارت سے نہین دیکھا جاتا - یہہ لوگ اہل عرب سے بالکل مل جل گئے ہین - مساوات کم و بیش ممالک اسلامیہ مین ہند سے زیادہ ہے -

ایک مہذب و معزز سائل کی تقریر

مین بعد فراغت آہستہ آہستہ مسجد نبوی مین ادھر ادھر پھر رہا تھا کیونکہ کل کو روانگی ہے - یہان عرب کے (ہمارے نزدیک نامہذب) دستور کے مطابق ایک شخص نے کنارے سے ہنگ سونڈ (یعنی سانپ کی سی سین کی آواز) نکالی - یہہ بلانے کا طریقہ ہے اور ایسی آواز چارون طرف ہوتی ہے - مجکو ایک عمدہ کپڑے پہنے اور نیلی عبا اور سپید مشائخی عمامہ ترکی ٹوپی پر ڈھکے ایک مدنی عرب نے بلایا اور ایک تقریر عربی مین کی جس کا خلاصہ یہہ ہے کہ "ہم عترت رسول ہین[۱]" ہماری محبت لازم ہے ہمارا حق منصب ہے - مین یہان امام ہون ایک احسان کرو - دن رات دعا مین مشغول رہونگا اور آپکا نام کیا ہے؟ - نام بتانے پر فوراً ہاتھ بلند کیا اور دعا مانگنی شروع کی اور آخر مین مجھ سے بھی کہا کہ فاتحہ پڑھو - مین نے تعمیل کی پھر کہا کہ مجکو خدا کی اور رسول کی راہ پر کچھ دو - اسقدر روپیہ خرچ کر کے یہان آئے ہو مین نے کہا سچ ہے کہ یہان آنے مین روپیہ بہت خرچ ہوا اور جانے مین بھی ایسا ہی ہوگا ہر شخص جو طلب کرتا ہے اوس کو دیتے چلے جائین تو گھر پہونچنا محال اور خود سائل بننے کی ضرورت پڑیگی - اس لئے ایسا سوال میرے نزدیک حرام ہے - آپنے جواب دیا - مین آپ کا مطلب سمجھا - مین تھوڑی چیز کو بھی آپ سے قبول کر لون گا - اور آپکا عذر قبول کرتا ہون مجکو لوگون نے ۵ - ۵ لیرے دئے ہین

---

[۱] مین نہین سمجھ سکتا کہ جو لوگ علم نبوی و علوم آلہی سے بیخبر ہین اون کو کس طرح عترت نبی کہہ سکتے ہین یعنی وہ عترت جسکی محبت و اطاعت فرض ہے اور قرآن کے ساتھ ملی ہوئی ہے - لوگون نے اس معاملہ مین بہت غلط مبحث کر دیا ہے ۱۲ - (مصنف)

اور یہہ لباس اور ایک ایک روپیہ بھی دیا ہے لا تنکسر قلبی فانہا یضرات فی الطریق - میرا دل نہ توڑو ورنہ راستے مین تم کو نقصان ہوگا - مین نے مودبانہ کہا کہ مین ہرگز آپ کی دلشکنی نہین چاہتا - آپنے مجکو بلایا ہے مین خود نہین آیا اُنھون نے کہا کہ حدیث مین آیا ہی کہ سوال ایسے شخص سے کرو جس کا چہرہ بشاش اور شریفانہ اور اچھا ہو اسلئے میرے دل مین آیا کہ آپ سے سوال کرون مین نے اون کا شکریہ ادا کیا اور وعدہ کر کے آیا کہ کل صبح کو کچھ دون گا - مگر پھر اون کو نہ دیکھا -

خلاصہ یہہ کہ ہر جگہہ لوگ اس خبط مین مبتلا ہین کہ جو شخص یہان آتا ہی بہت خرچ کرتا ہے لہذا ہر شخص چاہتا ہے کہ جو کچھ اور جسقدر زیادہ حاجی سے مل سکے کھسوٹ لو -

بقیع و حرم رسول

آج سہ پہر کو دوسری دفعہ زیارت بقیع و حضرت سیدہ کر کے مین نے الوداع کہا - پھر ۳ گھنٹے تک حرم رسول مین رہا اور ایک گھنٹے تک حرم رسول مین رہا اور علیحدگی کے خیال سے تقریباً نصف گھنٹے تک سخت رقت طاری رہی مغرب کے وقت مجبوراً وہان سے جدا ہوا - یہ خیال کہ پھر ہم کہان اور حرم رسول و حرم عترت رسول کہان ! - زیارت جناب سیدہ جو مسجد نبوی مین دو جگہہ کرتے ہین پڑھی اور دعائے عدیلہ - سورہ انا فتحنا و سورہ یٰسین پڑھی اور بعض بیچارے بوڑھے آدمیون کے لئے کتاب مین سے زیارت جامعہ بقیع مین پڑھی - سقون سے پانی کی سبیل امام حسین ع کے نام کی مسجد نبوی مین کی - اس زمانے مین ہر روز کئی آدمی قیمت دیکر اسی طرح پانی پلاتے ہین -

کھانے کے ساتھ پانی نہین پیتے

کربلا و عراق عرب اور مدینہ منورہ اور ایران مین بھی خواص کے یہان یہہ عجیب دستور ہے کہ کھانے کے ساتھ پانی نہین پیتے - بڑے بڑے کاسی چینی کے ترش شربت سے بھرے ہوئے اور بڑے بڑے چمچے لکڑی کے اون مین ہوتے ہین بیچ بیچ مین یہہ شربت جس مین لیمون بھی ملا ہوتا ہے پیتے جاتے ہین -

مدینہ منورہ کی آیندہ ظاہری عظمت

اس مین ذرا شک نہین کہ دس برس مین مدینہ منورہ کا پہچاننا مشکل ہوگا اور یہہ مسجد بھی نماز کے لئے کافی نہوگی - اوس وقت تک غالباً (اگر یوروپ نے ابھی چین لینے دیا) مکہ معظمہ اور مدینہ کے درمیان ریل بنجاویگی - بغداد ریلوے تو دو تین سال مین مکمل ہو جاویگی اور شاید یہہ ریل ایران و بلوچستان تک پہونچ جاوے اس صورت مین ۱۲ ماہ تک برابر زائر یہان آتے رہین گے اور مدینہ منورہ کی تجارت اور مکانات و بازار و دوکانات سب وسیع ہو جائین گے - افسوس ہی کہ جس طرح ناظم پاشا اور حالی

والی بصرہ (سابق متصرف کربلا) نے بازارہائے کربلائے معلیٰ و نجف اشرف کو وسیع کیا ہے اور خوشنما بنایا ہے مدینہ منورہ کے بازار و شہر کی طرف کسی نے ابھی تک توجہ نہین کی مگر لوگون کی آمد و رفت اور ریل کے قدرتی اثر سے خود شہر شاندار ہوتا چلا جاوے گا - اور اب بھی ریل و آبادی کے درمیان ضروری نئی قسم کی عمارتین اور دوکانین بہت سی بنگئین اور بنتی جاتی ہین -

[حجاز ریلوے - سہ شنبہ ۲۳ ذیقعدہ سنہ ۱۳۲۹ھ = ۱۴ نومبر ۱۹۱۱ع]

آج صبح ۷ بجے ریل مین سوار ہوا - ۳ لیرا عثمانی = ۴۵ روپیہ مین ٹکٹ حیفہ تک لیا - سامان کا زاید محصول تقریباً للعہ اور دیا - جمال صاحب نے آج بھی شرارت کی اور اقرار سے دوگنا لیا - ایک اسٹیشن آگے مدینہ منورہ سے چھاؤنی ہے - جہان خیمے بھی لگے ہین - ایک سو سے زیادہ سپاہی جنگی مشق کر رہے تھے اور اسی قدر اپنے کامون مین مشغول تھے - پانی اور کنوان اور سنگین عمارت اسٹیشن کی یہان ہے - اناطولیہ کے ایک ترک کو جو پیچھے رہگیا تھا چورون نے زخمی کر دیا تھا اور دو آدمی مارے گئے تھے یہہ واپس آ رہا تھا اور بہت گڑگڑاتا تھا - نشان زخم موجود تھے مگر ریل والون نے یہان اوس کو اوتار لیا - اور کہا کہ جب تک اجازت مفت سفر کی مدینے سے نہ ملے تم چھاؤنی مین رہو - اس بوڑھے آدمی کے پاس ایک کوڑی کے سوا کچھ نتھا - یہہ غنیمت ہے کہ ان لوگون نے رحم کر کے اوس کو کہا کہ تم چھاؤنی مین رہو مگر وہ اوتر کر ریل کے راستے پیدل روانہ ہوگیا -

[فوج کی کثرت] دن بھر اسٹیشنون کے پاس سپاہی بکثرت ملے - یا تو یہہ زمانہ ہے کہ رزرو (یعنی فوج محفوظ) طلب کیجاتی ہے کہ قواعد کرے یا بوجہ جنگ سپاہی طلب کیے گئے ہین - یہہ ریل بھی بڑی حد تک مقصد پورا کرتی ہے یعنی چند روز کے اندر ہر جگہ سے سپاہی طلب ہو سکتے ہین اور ایک مرکز پر جمع ہو سکتے ہین - ہر جگہ یا اکثر جگہہ اسٹیشن کے اندر کنوان بنا ہے اور جہان سپاہی زیادہ ہین وہان قہوہ خانہ بھی ہے اور اس طرح آہستہ آہستہ یہہ علاقہ جہان پانی اور آبادی کا نام نہ تھا آبادی کی سی صورت پیدا کرتا جاویگا - بعض جگہ پانی ریل کی گاڑی سے لیکر سپاہی بھر لیتے ہین -

رات کو سردی رہی اور علے الصباح مدائن صالح کا اسٹیشن آیا اور نکل گیا - کل ایک اسلامبولی عرب سے یہہ وحشت انگیز خبر سنی (جس کی تصدیق ابھی نہین ہوئی خدا کرے غلط نکلے) کہ حیفہ سے جہاز مین جا رہا ہون مسافرون کو بوجہ ہیضہ نہین لیتے اور خاصکر حجاج کو - لہذا ۲ گھنٹے خشکی کا سفر کرکے یافا تک گھوڑے پر جاتے ہین اور وہان سے سوار ہوتے ہین

پورٹ سعید وغیرہ کو۔ دوسری خبر جسکی تصدیق ہوئی وہ یہہ ہے کہ لوٹتے وقت بھی قرنطینہ اور تمام تکالیف کپڑے اُتارنے
بُخار دلانے۔ اسباب اوٹھانے بیٹھانے۔ اور خیمہ مین زمین پر رات بھر اس سخت جاڑے مین سونے کی پھر تبوک مین
سہنی پڑین گی۔ خیر جو مرضی خدائے معظم۔

[چہار شنبہ ۲۴ر ذیقعدہ ۱۳۲۹ھ = ۱۵ر نومبر ۱۹۱۱ء]

کل کی ڈائری آج صبح یہان لکھی۔ ایک عثمانی عرب سپاہی نے بہت اصرار سے مجکو پندرہ بیس خُرمے دیئے صبح مین نے
اوس کو چند نُقل دیئے تھے مین نے اون مین سے چند سپاہیون کو تقسیم کردیئے وہ بہت خوش ہوئے۔ رات کو گارڈ صاحب
نے دو دفعہ سوتے سے بیدار کیا اور یہہ معقول وجہ بیان کی کہ جہان اسٹیشن آوے اپنے سامان کی بیدار ہوکر حفاظت
کرو۔ چوری گیا تو میری ذمہ داری ہے اور جب گاڑی ٹھہر جاوے تو مین حفاظت نہین کرسکتا۔ چار شب کے سفر مین اس
فرمائش کی اطاعت سے مین نے انکار کیا۔ سامان جاوے تو جاوے۔ اسقدر بیداری صحت و ہوش کی ضائع کرنیوالی ثابت ہوگی۔

[تبوک۔ تاریخ بالا]

ہماری گاڑی مین ہجوم مطلق نہین۔ چالیس آدمیون کے بیٹھنے کی جگہ ہے اور کہین ۴ اور ۵ اور ۸ آدمی ہوجاتے ہین۔
یہی حالت دوسری گاڑیون کی ہے۔ رفتار کی سُستی تکلیف دہ ہے۔ اس مین شک نہین کہ اسی مسافت کو ایسٹ انڈین ریلوے
کمپنی یا کوئی انگریزی کمپنی ۲۴ گھنٹے مین طے کرسکتی ہے جس کو حجاز ریلوے ۷۲ گھنٹے مین بھی طے نہین کرسکتی۔ کیونکہ
بمبئی سے دہلی (۸۰۰) میل تقریباً ۲۴ گھنٹے مین جی آئی پی آر میل پہونچتی ہے اور دمشق سے مدینہ منورہ کی مسافت
میرے اندازہ مین اسی قدر ہوگی۔

عصر کے قریب تبوک مین پہونچے۔ یہان نسبتہً تکالیف اور انتظام کم ہوا اور کپڑے اوتارنے نہ پڑا ورنہ سردی مین
تکلیف ہوئی بلکہ ۸ قروش (۸ر) فی نفر لیکر کھڑے کھڑے کوئی ۱۰ سیکنڈ تک جسم پر کپڑون کو بھاپ دیدی گئی اور بس۔

صرافی اور اہل ہند ایک خاندان اہل ٹونس کا ساتھ ہے جس کی تعداد ۱۰-۱۲ آدمیون کی ہے وہ مدینہ مین ایک سال سے
صرافی کرتا ہے۔ اس کی اچھی فصل وہ کہتے ہین کہ دو ماہ تک آتی ہے۔ زیادہ تر ہندوستانی جو باب رحمت سے داخل ہوتے ہین)

ان سے اشرفیان بھنالتے تھے- اور کہتے تھے "یہ کتنا ہے" - اور جب صراف کہتا اگر چودہ تو وہ کہتے "نہیں پندرہ روپیہ" صراف کہتا "مدینہ مین چودہ بمبئی مین پندرہ اور پھر ملکہ وکٹوریا کے پندرہ روپیہ وہ خوشی سے لیجاتے ہین- اگرچہ ملکہ کا روپیہ یہان ۲ رکم مین چلتا ہے اور اون کو بتادیا جاتا ہے کہ یہ روپیہ خراب ہے- مگر ہندوستان کے خیالات کے بموجب وہ روپیہ کو قبول کر لیتے ہین- اس شخص نے کہا کہ سال بھر مین ہم نے ستر لیرے یعنی ہزار روپیہ کمائے- اور چودہ سو روپیہ خرچ کیئے- آمدنی کا زمانہ صرف ۲-۳ ماہ تھا-

حالات ٹیونس "بے صاحب" ٹیونس کو فرانسیسی لوگ ایک لاکھ فرانک ماہانہ دیتے ہین یعنی اسّی ہزار روپیہ- تمام حکم احکام حضرت بے صاحب کی مُہر ہوتی ہے- عرب لوگ سمجھتے ہین کہ ہمارے بادشاہ کا حکم ہے- لیکن دو وزیر جو مسلمان ہین اون سے اقرار لیا جاتا ہے کہ جو فرانسیسی وزیر کہے اوس کے موافق عمل کرین ورنہ فوراً موقوف کیئے جاتے ہین سب اعلے عہدہ دار بڑی بڑی تنخواہون پر فرانسیسی ہین مشیوخ تمام گانوُن اور قصبون مین حکومت کرتے ہین لیکن اون سے بھی اقرار لیا جاتا ہے کہ فرانسیسی حاکم کے قول کے مطابق انتظام کرین- ملک مین ریل اور سڑکین اور عمارتین اچھی بن گئی ہین- مگر فرانسیسی سِتم (آباد کرنے والے) یا کولونسٹ ہر جگہہ پھیل گئے ہین اور وہ رعایا کے ساتھ جیسا چاہین سلوک کر سکتے ہین کوئی اُن کا مزاحم نہین- ملک ٹیونس ماتحت فرانس کی حمایت مین سمجھا جاتا ہے اور "بے" وہان کا بادشاہ ہے مگر اوس کو مطلق کوئی اختیار نہین-

اس ٹیونسی نوجوان عرب نے اب شام مین سکونت کا ارادہ کیا ہے- مجھ سے پوچھتا تھا کہ اگر کوئی شخص ہندوستان مین کاروبار کرے اور تجارت کا کام جانتا ہو تو بمبئی وغیرہ مین گذر کر سکتا ہے- مین نے کہا ضرور کر سکتا ہے تمام بڑے شہرون مین دوکانداروں کی کھپت ہے-

عرب کے غصے کی دوا عرب عراق کی آواز کی خشونت اور تقریر کی سختی اور جوش کا جو ذکر مین نے کیا تھا وہ بالکل حجاز پر صادق آتا ہے- شام مین لہجہ کی سختی کم ہے- ان کے غصے کی ایک دوا ہے اگر وہ نہ ہوتی تو شاید ہر جگہ روزانہ قتل و خون واقع ہوتے پرسون رات نے دو عرب رفیقون مین ریل کے اندر لڑائی جاری ہے- الجیدی کھوئی گئین یا مطالبہ ہے- دونون سختی سے گفتگو کرتے ہین لیکن جہان تیزی معمول سے زیادہ ہوئی طرف مقابل کہتا ہے صلِّ علی النبی- دوسرا شخص درود

نہین ٹرپھتا مگر آواز اوس کی فوراً دھیمی ٹرجاتی ہے یہی حال تمام لڑائیون اور نزاعون مین ہے غصے کی دوا اس سے بہتر نہین ہو سکتی۔ کاش ہندوستان کے مسلمان بھی "صلوٰۃ بھیجو" یا "درود پیغمبر پر" کی آواز سے اسی طرح سرد ہوجایا کرین۔ کم از کم جن لوگون کی نظر سے یہ کتاب گذرے نزاعون کے کم کرنے کے لیے یہ طریقہ اختیار کرنا چاہیے۔ نیز بات کرتے وقت جہان بولنے والا رکا یا اوس کو سوچنے کی ضرورت ہوئی تو وہ کہتا ہے "صلّ علی النبی"۔ ہمارے واعظون اور روضہ خوانون نے شاید عرب ہی سے یہ دستور لیا ہے۔

تلفظ اور زبان عربی زبان عربی حجاز کی قرآن شریف کی زبان سے بہت ہٹ گئی ہے اور عوام نہ عربی نحوی اچھی طرح سمجھ سکتے ہین نہ بولنا تو کجا۔ کہتے ہین کہ مصر کی عربی صحیح اور باقی غلط ہے۔ مثلاً متیٰ (بمعنی کب) نہین سمجھتے۔ اَین (کہان) کو اکثر لوگ نہین سمجھتے۔ ثمن (قیمت) کو نہین سمجھتے۔ البتہ باعلم آدمی سمجھتے ہین اور اچھی عربی بولتے ہین اہل ٹونس و طرابلس بھی صحیح عربی بولتے ہین۔ ج کا تلفظ عموماً (گ) کرتے ہین مثلاً جعفر کو گعفر بلکہ گافر کہتے ہین۔ (ق) کو بھی مثل (گ) تلفظ کرتے ہین عبد القادر کو شام مین عبد الآدر اور یہان عبد الگادر کہین گے۔ (خ) کو مثل ح کے بھی بولتے سنا ہے مثلاً لحاف (ڈرتا ہون) کو احاف کہتے ہین۔ اور (ح) کا تلفظ (خ) منقوطہ کی طرح کرتے ہین۔ حیف کو خیف بھی کہدیتے ہین۔ ظ کا تلفظ بھی و کا سا ہوجاتا ہے۔

کھانے حجاز کے ایران عراق عرب اور حجاز اور شام کے کھانے ایک دوسرے سے کئی باتون مین ملتے ہین مثلاً باضابطہ کھانون کے بعد میوہ ضرور ہوتا ہے خاصکر خربوزہ یا تربوز اور جہان انگور ہون جیسے شام مین وہان انگور۔ پنیر روم و شام و ایران اور عراق عرب مین عموماً کھاتے ہین حجاز مین اوس کا استعمال کم ہے۔ روٹی کو شکر (جو یہان صاف اور تری ہوئی روس یا یوروپ کی ہوتی ہے جرمنی شکر سے بہتر اور صاف) کے ساتھ بھی سفر مین کھاتے ہین۔ اعلےٰ درجے کھانے اور ترکاری مدینہ مین بادنجان (بینگن) اور کدو اور بھنڈی ہے۔ گوشت دُنبے کا عمدہ ہوتا ہے اور چربی بھی اوس مین زیادہ ہوتی ہے۔ مگر گوشت مین نمک اگر ہوگا تو بہت کم اور مرچ مطلق نہین ہوتی ان تمام ملکون مین سوا پلاؤ کے کوئی کھانا مجکو ہندوستان کی برابر معلوم نہین ہوا۔ پلاؤ مین بھی منقے یا آلو بخارے زیادہ ملا کر بہت شیرین کر دیتے ہین مگر

یہان کے پلاؤ مین ایک بڑی خوبی ہوتی ہے جو دیگر کھانون مین نہین کہ ہندوستان کی طرح نہایت کثرت سے گھی نہین ڈالتے
جس سے کھانا ثقیل و مُضر ہوجاتا ہے اور نہ روٹی میدے کی مثل شیرمال کے استعمال کرتے ہین۔ ضعیف معدے کا آدمی چار پانچ
دن اگر شیرمال متواتر کھاوے تو کچھ شک نہین کہ اوس کے لئے مہلک نہ ثابت ہوگا اور قوی معدہ بھی زیادہ گھی اور میدہ کھاتے
کھاتے قبض وغیرہ مین مبتلا ہوکر نقصان اوٹھائیگا۔ بہرحال دعوتون مین یہان ہندوستان سے کمتر تکلف ہے اور
معمولی کھانے یہان اور ایران مین ہندوستان سے کمتر لذیذ ہین ۔ الغرض (ع) سارے جہان سے بہتر ہندوستان ہمارا۔

عادت کا اثر اخبار کا نشہ بھی سب نشون کی طرح دیکھنے سے پیدا ہوتا ہے۔ ہندوستان مین اخبار پڑھنے کی روز طلب تھی
اور بغیر اوسکے تکلیف ہوتی تھی مگر عرب مین صرف کربلائے معلّٰی و نجف مین اخبار ملے وہان خواہش پیدا ہوئی۔ طہران قسطنطنیہ
بیروت دمشق اور شام مین پھر پیدا ہوئی۔ اب دو ہفتے سے جب سے دمشق کو مین نے چھوڑا تو اخبار پڑھنا بالکل بھول گیا۔ کل ایک شخص
کے ہاتھ مین چند اخبار دیکھے مگر وہ ریل سے اوتر رہا تھا۔ یہہ شوق پھر پیدا ہوگیا۔ غرض ہر عادت قدیم دبائی جاسکتی ہے لیکن
جب اوس کا سامان پھر پیدا ہوجاوے تو زندہ ہوجاتی ہے۔

عرب فوج عثمانی مین اہل عرب جو ترکی فوج مین ہین عموماً جوان بلکہ نوجوان بھرتی کئے گئے ہین۔ اون کے جسم مضبوط اور کاٹھی ٹھیک ہے
قد اکثر متوسط بلکہ متوسط سے بھی کم ہین ہمارے یہان کے گورکھون سے کوئی نسبت یا زیادہ ہونگے اور ممالک مغربی و شمالی کی
پولیس سے قد مین کمتر ہین۔ ان مین بعض ترک بھی ہین جو ترکی بولتے ہین عموماً خوش مزاج ہین اور بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ
شراب وغیرہ فواحش سے بری ہین اور لڑائی کے وقت سختی سے جنگ کرنے کی قدرت رکھتے ہین۔

تبوک کا اسٹیشن و روانگی قرنطینہ سے عصر کے وقت چھٹی ملی۔ ریل کیمپ مین ہم کو لینے نہین آئی جس طرح جاتے وقت آئی تھی حمال
مشکل سے ملا اور کوئی ڈیڑھ میل کے فاصلے پر کچھ اسباب خود لیکر اور زیادہ حمال کو ۲ مزدوری دیکر ریل تک پہونچا۔ اسٹیشن
سنگین اور خوشنما چھوٹا سا ہے۔ پلیٹ فارم مثل تمام اسٹیشنون کے خام ہے پانی کا نل موجود ہے۔ تارگھر بھی موجود ہے جو
خاصا صاف و خوشنما ہے۔ دفتر کے دروازے بجائے ٹایم ٹیبل یا ریل کی اطلاع کے کہین چسپان نہین صرف کھانون کی قیمت
لکھی ہے کہ کس قیمت پر اسٹیشن کی دوکان سے مل سکتی ہین۔

بوسینا کے مسلمان میرے ساتھ ایک قاری کوئی تیس سال کی عمر کے کل سے ہم سفر ہین بوسینا کے رہنے والے ہین اور مکہ معظمہ و قسطنطنیہ
مین تعلیم پائی ہے تیسری دفعہ مدینہ منورہ سے زیارت کے بعد لوٹتے اور بیت المقدس کو جاتے ہین حج بھی دو بار کر چکے ہین ان
کا نام محمد فہمی ہے اور کہتے ہین کہ مین نے ساتون قراتین مکہ مین سیکھی ہین۔ ان کے ملک مین اب آسٹریا کی عملداری ہے اور جیسا
مین نے سنا تھا اوس کی تصدیق ہوئی کہ ملک بوسینا مین حنفی مسلمان کثرت سے ہین اور شرع کے موافق فیصلہ ہوتا ہے
اور حکومت آسٹریا کا سلوک اونکے ساتھ بہت اچھا ہے۔ وہان کی پارلیمنٹ مین بھی اون کے مخصوص ممبر موجود ہین جو بلحاظ مردم
شماری مثل ہندوستان کے کونسلون کے منتخب ہوتے ہین عیسائیون اور مسلمانون مین بہت خاصا اتفاق ہے۔

[معان - ۲۶ ذیقعدہ ۱۳۲۹ہجری جمعہ = ۱۷ نومبر ۱۹۱۱ع]

گذشتہ ۳ گھنٹے انتظار کرنے کے بعد تبوک کے اسٹیشن سے ریل روانہ ہوئی۔ الفاق سے آج رات کو ہمین بہت اچھا درجہ
سونے کے قابل ملگیا جو ہمارے یہان کے انٹرمیجیٹ سے بہتر تھا اور چارون طرف سے بند ہوسکتا تھا۔ دروازے کے آگے لوگون کے
اور ملازمان ریلوے کے چلنے کی جگہ جدا تھی کل اور پرسون صرف بیٹھنے کے قابل مختصر بنچ ریلوے مین تھی۔ اس درجے مین صرف
مین اور میرے ساتھی محمد فہمی تھے۔

معان مین سنگین خوشنما تین چار عمارتین ہین اور سوا دفتر سٹیشن کے سب دو منزلے ہین جن مین اسٹیشن ماسٹر وغیرہ رہتے
ہین قہوہ خانہ اور دوکان بقال بھی یہان ہے۔ تبوک مین بھی مین نے دیکھا اور یہان بھی کہ مزدورون اور آدوبیرون
کو ریل کی سڑک درست کرنے کا اچھا سلیقہ آگیا۔

دوکان بقال بقال حجاز و شام مین سب چیزین رکھتا ہے یعنی بساط خانہ۔ انگریزی قسم کے کھانے۔ بھنے ہوئے چنے۔
بسکٹ۔ پنیر۔ آچار۔ چاء خشک۔ شکر۔ صابون وغیرہ اور یہان سے چھوٹا سکہ ہلیلہ یا متلیک (۱۰) کا ہوتا ہے
اوس کی کوئی چیز تو ایک ترازو انگریزی ہوتی ہے اوس مین تولکر دیتا ہے اور جہان تک مین سمجھتا ہون دھوکا کم دیتا ہے
ایک ٹیلیگراف موجود رہتا ہے جس مین برابر ایک شخص لکھتا رہتا ہے قیمت اشیاء عموماً ریلون پر سلطنت کی طرف سے
مقرر ہے۔

فوج معان معان مین علاوہ سپاہیون کے ۸ - ۱۰ افسران فوج بھی موجود تھے - اور صبحکو کوئی سو سپاہیون کی باضابطہ قواعد ریل سے نظر آتی تھی - غرض سلطنتِ عثمانیہ کی زندگی اوس کے سپاہیون کی بہادری و اطاعت پر ہے -

ویران و بے آب علاقہ مدینہ منورہ سے یہان تک ۵۲ گھنٹے ریل حرکت مین رہی - سوائے تبوک کی آبادی کے جو دور سے نظر آئی تھی اور کسی قدر بلندی پر ہے - درخت خرما اوس مین نظر آتے ہین کہین سرسبزی دیکھنے کا اتفاق نہین ہوا - حالانکہ ۳ - ۴ گھنٹے سے ملک عرب ختم ہوکر شام کی سرحد مین معان سی داخل ہوگئے -

[درعہ - یوم شنبہ ۲۷ ذلقیعدہ ۱۳۲۹ھ - ۱۸ نومبر ۱۹۱۱ع]

ریل مین وقت کی بیقدری حجاز ریلوے مین پوستہ (یعنی ڈاک) مین بھی وقت کی کوئی قدر نہین - تبوک مین بباعث قرنطینہ ۲۴ گھنٹے مجبوراً ٹھہرنے کے بعد ۶ گھنٹے اپنی خوشی سی ریل ٹھہر گئی - اسی طرح رات کو ۱۲ بجے (عربی ۶ بجے) ریل آئی اور اوس کے بعد ۸ بجے یعنی رات کے ۲ بجے دمشق کو روانہ ہونیکی بجائے یہین ٹھہر گئی اور کہتے ہین کہ دن کے ۸ بجے عربی (یعنی ۲ بجے سہ پہر کے) روانہ ہوگی - ہم حیفہ جائینگے شاید ۸ بجے ریل ملیگی وے سب لوگ موجود ہین ریل والے کہتے ہین کہ اس ٹرین کے آنے کی خبر ہم کو نہ تھی -

اس وقت درعہ اسٹیشن پر ہین - یہہ اسٹیشن سوائے مدینہ منورہ کے سب سے بڑا ہے - عمارتین سنگین اور متعدد موجود ہین

لوکنٹہ حریت یعنی چاء گھر مملوکہ اہل اٹلی دو منزلہ پختہ ہے اسٹیشن سی باہر ایک اور ہوٹل بھی ہے - دونون طرف اسٹیشن کے خیمے افسران فوج کے موجود ہین اور سامنے آبادی بھی کسیقدر بلندی پر نظر آتی ہے اور ڈھلوان ہے اور ایک بلند مینار مسجد کا بھی معلوم ہوتا ہے - مکانات پختہ ہین - قصبہ کی آبادی دس ہزار کے قریب ہوگی -

چاء سستی ہے چاے کا بڑا گلاس یہان اور تمام جگہ جہان چاء ملتی ہے ایک متلیک (جسکو عربی مین بلیلہ کہتے ہین) یعنی ۸ کو آتا ہے - حجاز - ایران عثمانیہ سلطنت - عراق و اسلامبول سب جگہہ چاء سادہ سرخ رنگ بغیر دودھ کے ملتی ہے ایران و عراق عرب مین چھوٹے گلاس جو خوشنما ہوتے ہین اسی قیمت پر ملتے ہین جسپر یہان بڑا گلاس ملتا ہے - شکر ساتھ جدا ہوتی ہے - قسطنطینیہ مین ایسی چاء دگنی قیمت کو آتی ہے -

حجاز ریلوے کے اسٹیشن و فاصلہ و کرایہ وغیرہ

چونکہ آج عنقریب انشاء اللہ حجاز ریلوے کا سفر حیفہ تک ختم ہو جاویگا اسلئے مناسب سمجھتا ہون کہ اوس کے سب اسٹیشنون کے نام اور فاصلہ درج کردون فاصلہ کیلومیٹر مین درج ہے جو کم و بیش میل کا دو ثلث ہوتا ہے لہذا کل فاصلہ مدینہ منورہ سے دمشق تک ۱۳۰۳ کیلومیٹر یا تقریباً ۹۰۰ (نوسو) میل ہے مسافرون کو مناسب ہے کہ بیروت ہو کر اور یہہ شہر بھی عمدہ ہے اور وہان سے فرانسیسی ریل سے دمشق جاوین جہان کی آب و ہوا بھی قابل سیر ہے اور زیارات اہل بیت و صحابہ بھی موجود ہین - حیفہ اگرچہ قریب تر ہے مگر اوس مین آنے سے فائدہ نہ ہوگا اور مصر کے لئے وہ بندرگاہ ہے اس لئے قسطنطنیہ ہندوستانیون کو مگر سہنا پڑیگا -

بابت کرایہ ایک جگہہ لکھنا کافی ہے کہ دمشق سے مدینہ منورہ تک (۳۷۰) پیاسٹر یا پونے چار عثمانی اشرفی جسکو لیرا کہتے ہین ۴ ہوتا ہے - ایک لیرا [illegible] روپیہ سے تھوڑا کم ہوتا ہے لہذا ۵۲ روپیہ کرایہ سمجھنا چاہیے - پیاسٹر ایک انگریزی اشرفی یعنی (۳۴۳) آنے کے (۱۰۹) ہوتے ہین گویا پیاسٹر کوئی ۲ ر کا ہے -

اگر ریل اپنے دستور کے موافق بلا حرج کے جاوے تو مسافت ۸۴ گھنٹے کی ہے - ۲۴ گھنٹے قسطنطنیہ کے ہرجہ کے ملا کر ۱۰۵ گھنٹے یعنی ساڑھے چار شبانہ روز ہو جاتے ہین - کھانے کا سامان خاصکر پختہ کھانا اپنے ساتھ رکھنا مناسب ہے راستے مین نان پاؤ - سارڈین مچھلی - پنیر - شکر اور حلوا کہین کہین مل جاتا ہے اور قیمت دمشق سے کچھ بہت زیادہ نہین ہوتی لیکن جو لوگ ان کھانون کے عادی نہین اون کو اپنا سامان خود کرنا مناسب ہے - بہتر یہہ ہے کہ چار وقت کے لائق کھانا ساتھ ہو اور چار وقت کے لائق راستے سے وقتاً فوقتاً خرید لیا جاوے نیز حج کے قریب نا نہین جانے وقت جسقدر رکیا جاوے بہتر ہے - ورنہ ذیقعدہ کے مہینے سے ہجوم مسافرون کا بیحد ہو جاتا ہے جس سے تکلیف ہوتی ہے - پانی بعض جگہہ بارہ بارہ گھنٹے نہین ملتا اس لئے ہر شخص کے پاس ٹین کا ایک بڑا برتن جو یہان بہت بکتا ہے ہونا مناسب ہے -

یاد سے پانی کا پتہ لکھا ہے لیکن عموماً دمشق سے درعہ تک ہر جگہ پانی ہے - اوس کے بعد ۲۰ اسٹیشنون کے بعد شرطیہ حجتہ جنکشن ٹرین پانی ملیگا -

---

فاصلہ در کیلومیٹر از شام	نام اسٹیشن	فاصلہ در کیلومیٹر از شام	نام اسٹیشن
۰۰	دمشق - آب موجود	۳۹۸	جروف الدراویش
۳۱	دیر علی	۴۶۰	معان (ملک شام کی سرحد جنکشن) آب موجود
۵۰	مسیجہ	۵۷۳	مدوّرہ
۶۳	خباب	۶۰۹	ذات الحج
۷۰	خبیب (تلفظ حبیب)	۶۴۳	بیر الہرماس
۷۹	محجہ	۶۹۳	تبوک (قرنطینہ بوقت آمد و رفت از ہر جا یک شب و روز) آب موجود - جنکشن
۹۲	ازرع	۷۶۴	اخضر
۱۰۷	غزالہ	۸۲۸	معظم - آب موجود
۱۲۴	درعا (جنکشن حیفہ کا) آب موجود	۹۵۵	مدائن صالح (جنکشن) آب موجود
۱۳۶	نصیب	۹۸۰	العُلا
۱۹۳	زرقہ	۱۰۰۰	بدایع
۱۸۶	سمرا	۱۱۳۴	احدیہ
۲۰۳	زرقا	۱۱۷۴	ابوالنعم
۲۲۳	عمّان	۱۲۰۹	بوئرہ
۲۴۵	قصیر	۱۲۶۹	حفیرہ
۲۵۰	لبیعہ	۱۳۰۳	مدینہ منورہ (آب موجود)
۲۶۱	جرقہ		
۳۲۷	قطرانہ		
۳۷۹	لحسا		

حج کے زمانے مین حاجیون کا سامان شام مین تولا نہین گیا۔ مگر آتے وقت مدینہ مین تول لیتے ہین۔ اور زاید کا محصول لیتے ہین۔ تقریباً چار برس تک کا بچہ کرایہ سے معاف ہے۔ صرف عثمانی روپیہ کرایہ مین قبول کیا جاتا ہے۔ فرانسیسی نپولین بھی لے لیتے ہین مگر کسیقدر کراہت سے۔ تبوک مین آتے جاتے وقت ۸-۸ قروش یعنی ۲ء فیس قرنطینہ دینی لازم ہے اور آتے وقت حمال کی بھی اچھی اُجرت لگتی ہے۔ کیونکہ ریل کھڑی قرنطینہ سے دور ہے جاتے وقت بوجہ کثرت حجاج ریل خود قرنطینہ کے کیمپ کی برابر آجاتی ہے۔

زمانۂ حج مین ریل روزانہ مدینہ منورہ کو دمشق سے جاتی ہے۔ اور منگل۔ جمعرات۔ ہفتہ کو مدینے سے لوٹتی ہے اسی طرح غیر زمانۂ حج مین بھی ہفتہ مین صرف ۳ بار دمشق سے جاتی ہے۔ تقریباً ۳ سیر اسباب درجۂ سوم مین معاف ہے۔ مدینہ منورہ سے حیفے کا کرایہ ۱۱ ارکم چار لیرا یا تخمیناً ۵۵ روپیہ درجۂ سوم کا ہے دمشق کا اسٹیشن آبادی سے دو ڈھائی میل ہے اور کرایہ ۶ یا ۸ گاڑی والے شہر سے لیتے ہین واپسی مدینہ منورہ سے ہو یا غیر زمانۂ حج مین درجۂ سوم مین تکلیف نہین ہوتی حضرت زینب کا مزار دمشق سے ۷ میل ہے اور کرایہ کم وبیش ۸ پوری گاڑی آمد و رفت کا لیتے ہین اور غیر زمانۂ حج مین ایک ایک مجیدی ۸ یا اس سے بھی کم۔

حالت ملک و ریل درعہ سے حیفہ تک

درعہ کے بعد پانچ ٹنل اوّل تیس میل کے اندر آتے ہین جن مین سے ہر ایک کا طول ۲۰۰-اور ۳۰۰ گز کے درمیان ہوگا۔ ریل چکر کھاتی ہوئی ایک قدرتی نالے کے متوازی چلی آتی ہے۔ پہاڑون کو ٹری کاریگری سے کاٹا گیا ہے اور بہت محنت اور روپیہ صرف ہوا ہے۔ جگہ جگہ اسٹیشنون پر درخت لگائے گئے ہین اور جہان نہین وہان لگائے جارہے ہین۔ درعہ سے ایک پہاڑ عموماً سپید ملک کھڑیا کے چلے جاتے ہین کہا جاتا ہے کہ درعہ سے حیفہ تک عموماً افسران ریل اطالیہ کے تھے وہ اب موقوف ہوگئے ہین اس لئے نیا انتظام ٹھیک نہین بیٹھا۔ اسٹیشن سب پختہ ہین۔ درعہ سے حیفے تک کوئی ڈیڑھ سو یا زیادہ ٹنل ہونگے۔ اسٹیشنون کے نام نوٹ مین درج ہین ✱۔ پل بھی بعض جگہ خوشنما ہین۔ مگر پہاڑون مین جہان درخت ہین وہ جنگلی ہین۔ اور بیروت اور

✱ (۱) درعہ (۲) ضریب (۳) ملک الشباب (۴) زیزون (۵) مقارن (۶) وادی قلیبہ (بالکل کہالی ہے پانی اچھا ہے) (۷) لحمی (۸) سمخ (۹) جسر المجمل (۱۰) بیسان (کسی زمانہ مین ایک قدیم سلطنت کا مرکز تھا یہ سمندر کے کنارے ہے (۱۲) عفولہ (۱۳) سومریہ (۱۴) حیفہ۔ (حیفہ کا پلیٹ فارم ٹرا ہے۔)

دمشق کے درمیان جو ملک ہے اوس کا مقابلہ یہ پہاڑ اور نظارہ ایک منٹ کے لئے بھی نہین کر سکتے۔

جیفہ — مغرب کے وقت حیفہ مین پہونچے۔ قلیون سے کرایہ مقرر کیا۔ وہ اور اون کا ایک دوست ہم کو یہ کہکر کہ مسلمان کے ہوٹل مین لیجاتے ہین ہوٹل عثمانی مین لے آیا جسکا مالک یہودی ہے۔ اور یہان بھی عورت یہودی خود ہی خادمہ نہین ہے۔ اگر کل جہاز نہ ملا تو صبح کو اسے ترک کرین گے۔ یہان بھی قلیون نے زیادہ مانگنا شروع کیا اس حیلے سے کہ ہماری نیت قریب کے ہوٹل مین جانے کی تھی۔

سید عبد الفتاح خطیب — شب کو بعض قہوہ خانون مین گئے جو میلے اور بد معاملہ تھے۔ لیکن ایک قہوہ خانہ ایک ایرانی کا قریب سمندر اچھا اور صاف اور مہذب ہے۔ مین نے اتفاقاً ایک شخص سے جہازون کے لئے دریافت کیا اون کا نام شیخ عبد الفتاح خطیب ہے۔ اور اون کی دوکان بازار مین ہے۔ بہت خلق سے پیش آئے اور صبح کو دوکان پر آنے کو کہا۔ ہمین شب مسلمانون کو صلاح دونگا کہ مدینہ منورہ جائیے اور آتے وقت حیفے مین جناب خطیب موصوف کو اطلاع دین اور تمام کاروبار اون کی معرفت دیانت اور کفایت سے ہو سکتا ہے کیونکہ وہ معتبر شخص ہین۔

[ایکشنبہ ۲۸ ذیقعدہ ۱۳۲۹ھ = ۲۹ نومبر ۱۹۱۱ء]

حالات جیفہ — صبح کو خطیب مذکور سے پھر ملا۔ بہت اخلاق سے سلوک کیا۔ ۵-۲ اخبار طرابلس کے در نئے شام اور مصر کے دیئے اور اون کی قیمت لینے سے انکار کیا۔ اپنے مکان پر ٹھیرنے کا اصرار کیا۔ مگر مین نے قبول نہ کیا۔ جہاز کی کمپنیون مین گئے۔ مگر فرانس کی کمپنی کا جہاز یہان نہین ٹھیرتا۔ کہا جاتا ہے کہ بمبئی جاتا ہے۔ دفتر بند پایا۔ خدیوی کمپنی کا دفتر بعد ظہر کھلیگا بعض لوگ کہتے ہین کہ جہاز یہان ٹھیریگا بعض کہتے ہین نہین۔

قصبہ حیفہ جدید ہے، اور بازار بھی نیا اور چوڑا ہے۔ عموماً مسلمان دوکاندار ہین۔ مگر قصبہ مین اون کی آبادی یہود و نصاری سے کم ہے۔ پوری آبادی تیس ہزار بتائی جاتی ہے۔ میرے نزدیک ضرور اسقدر ہوگی بندرگاہ ہونے کی وجہ سے بہت سے خوشنما مکانات و دفتر سمندر کے کنارے پر موجود ہین کچھ تجارت پیشہ ایرانی بھی نظر آتے ہین۔ لوگ عموماً انجمن اتحاد و ترقی یعنی نوجوانان ترک پارٹی کے خلاف ہین اور سلطان عبد الحمید خان کے مداح ہین۔ ایک روزانہ عربی اخبار دو ورقہ جسکا نام الکرمل

(جریدہ یومیہ سیاسیہ عمرانیہ یعنی پالیٹکل و اکانمک اخبار) ہے شائع ہوتا ہے تقطیع متوسط ہے مالک اوس کا عیسائی مگر پرجوش عثمانی ہے۔ اہل طالیہ کے خلاف مضامین ہوتے ہین۔ یہان کے بازارین ترش (۲۰ عثمانی) ایکدم ۴۰ ملیک یا ۱۰ رکی رہجاتی ہے۔

سفر و قرنطینہ کی نئی دقتین

آج مین اور سید عبد الفتاح خطیب (جن کے خلق و شرافت کی مکرر تعریف کرنی لازم ہے) جہہ مرتبہ خدلوی کمپنی کے دفتر مین گئے کہ پورٹ سعید یا اسکندریہ کو جانے کا انتظام کرین۔ مگر دفتر بند پایا کیونکہ اتوار تھا آخر بوقت عصر دفتر کھلا۔ جواب ملا کہ یہان جہاز نہین ٹھیرتا اور ۵ دن کا قرنطینہ مصر کی بندرگاہون مین ہے۔ اگر بیروت کل روانہ ہون تو ممکن ہے وہان سے لوٹ کر جانیمین دو دن کا قرنطینہ ہے۔ غرض واپس آکر ہوٹل عثمانی (مقام یہود) سے اسباب لیکر ہوٹل مدینہ مین آیا۔ کرایہ مساوی یعنی ۲ روز ہے۔ مگر مکان صاف و پاک اور روشن ہے۔ وضو اور غسل کی جگہ موجود ہے۔ ڈرائنگ روم آراستہ ہے۔ ہندوستان مین ایسے ہوٹل ہائیش کیلئے شاید ۸ روز بھی مشکل سے ملین گے۔

مسجد جیفہ

خطیب مذکور کے ساتھ مسجد جیفہ مین گیا۔ ستائیس سو برس قبل حسن پاشا ایک جری افسر نے جیفہ کو دوبارہ عیسائیون سے چھین کر ایک کلیسا کی مسجد بنائی ہے۔ موئے مبارک بھی اس مین محفوظ بیان کیا جاتا ہے۔ مین نے اپنے طریقے سے نماز پڑھی جس مین اور شافعی طریقہ مین صرف سلام پھیرنے کا فرق ہے۔ حالانکہ سلام پھیرنا لازمی جزو نماز کا نہین ہے۔ اس مسجد مین وضو کے لئے بہت صاف جگہ نہین اور پائپ باہر ایک کمرے مین لگے ہین۔ مگر یہہ بات بہت مکروہ معلوم ہوئی کہ اوسی پائپ سے اوسی جگہ لوگ پینے کو استنجے کی وجہ سے پاک کرتے ہین۔ ہندوستان مین ایسی بدنما حالت نہین دیکھی گئی۔

آج ۸-۱۰ پرانے اخبار خطیب مذکور سے اور ۸-۱۰ آنے اور عربی کتابین زیادہ مختصر قصے مطبوعہ مصر و بیروت اور ایک رسالہ عربی روایت حیات ایک آسٹریا کی شخص کا ترجمہ کیا ہوا خریدے ہین۔ معلوم ہوتا ہے کہ ادھر دراز کا قصون کے پڑھنے کا جس مین افسانے اور لن ترانیان ہون مسلمانون اور عیسائیون کو سادی شوق ہے۔ ایسی کتابین مین نے مدینہ منورہ سے جیفہ تک ۴-۵ دیکھین۔ ایک رسالہ کمیاب عاشورا کے روزے کے فضائل مین مصر کے کسی صوفی عالم نے لکھا ہے اور اوسمین عبادت و نفقہ و ہدیہ دینے کے متعلق آداب عید کے بتائے ہین مگر اہل بیت کی زیارت اوس دن پڑھنا یہ خاص

بات ہے جو سید محمد القادقجی جن کا لقب علامہ مربی المریدین مرشد السالکین قدس سرہٗ کتاب مین درج ہی) لکھتے ہین[1] او
جسپر ہندوستان مین شیعون کے سوا کوئی عمل نہین کرتا بعد اوس آیت کے سمجھنے کے جسکو اوس عالم نے نقل کیا ہی اور ابن عربی
کے اشعار پڑھنے کے جو اہل بیت پیغمبر کو اوس ایک ہدیہ کے دینے مین جو خدا اور خدا کے رسول نے مانگا ہے پس وہ پیش نا دیل
کرے اوس کے ایمان مین ضرور خرابی ہے۔

رات کو عبدالفتاح خطیب اصرار سے اپنے مکان پر لیگئے۔ اون کے داماد اور ہم۔ ہم معمر آدمیون اور ایک عالم
کا مجمع تھا اور ایک عربی کتاب نہایت دلچسپ جو زمانہ رسالتمآب سے لیکر امام شاذلی مغربی تک کے گبراے صوفیہ کے
حالات مین تھی اوس کا ایک حصہ پڑھا گیا۔ اوس مین مختصر حالات سلمان فارسی۔ عبداللہ ابن عمر۔ عبداللہ ابن عباس
... ۔ اویس قرنی۔ ابن درداء۔ ابوہریرہ اور تین چار دیگر تابعین کے تھے جن کا نام یاد نہین اور اون کے

[1] لا فرق بالزیارت بین الاحیاء والاموات۔ لا سیما
آل البیت مجمل الکرم ومفاتیح السعادات اقصد
بتلک الزیارة مودة سید المرسلین کما نبہنا
اللہ تعالی علی ذلک فی کتابہ المبین فقال تعالی
تعلیما وارشادا للالباب "قل لا اسئلکم علیہ
اجرا الا المودة فی القربی" ولسیدی محی الدین
ابن عربی۔ سہ

ادی حب آل البیت عندی فریضة
علی رغم اہل البعد یورثنی القربا
فما طلب خیر الخلق منا جزاوہ
علی ہدیة الا المودة فی القربی

(ترجمہ) زیارت (ملاقات) مین مردہ اور زندہ مین
فرق نہین ہے خصوصا پیغمبر بزرگ کے اہل بیت کی
زیارت جو سعادات کی کلید ہین اس زیارت سے پیغمبر کی محبت
کا ارادہ کر جیسا خدا تعالے نے ہمکو متنبہ (باخبر) کیا ہی
اپنی کتاب مبین مین پس خدا نے اہل عقل کی تعلیم و ہدایت
کے لئے فرمایا کہ "کہدے ای پیغمبر مین نہین طلب کرتا اجر مگر
محبت اقربا کی"۔ اور ہمارے سردار محی الدین ابن عربی کے اشعار ہین

میرے نزدیک حب اہل بیت فرض ہے
برخلاف و برضد اہل بعد کے (یعنی پیغمبر سے دوری چاہنے والون کے)
پس بہترین انسان نے ہم سے کوئی معاوضہ بطور
ہدیہ کے سوائے محبت قربی کے نہین مانگا ہے۔

اصلی یا سماعی مقولات بھی کثرت سے درج تھے عبارت کتاب کی فصیح تھی عبدالوہاب شعرانی جو طریقہ صوفیہ کے مصر و شمالی افریقہ
مین ماہر سمجھے جاتے ہین یہہ کتاب اُن کی تصنیف ہے۔ پڑھتے وقت امام حسینؑ کے حالات پر سب لوگ رقت مین تھے
اور امام حسن اور امام حسین (علیہم السلام) کے قاتلون پر برابر لعنت بھیجے جاتے تھے۔ بعد مین اخبار عربی مقتبس (دمشق)
پڑھا گیا۔ اودھون نے مجھ سے ہندوستان کے مسلمانون کے حالات دریافت کیئے اور یہہ معلوم کرکے کہ ہند مین ۲۳۰ ملین
(تیئیس کروڑ) مجوس ہین (یہان ہنود کو مجوس کہتے ہین اور مسلمانان ہند کو ہنود) اودھون نے سخت تعجب کیا کہ
علماء اسلام اون کو مسلمان کیون نہین کرتے؟ - مین نے کہا مسلمانون کو آپس کے جھگڑون سے فرصت نہین شیعہ
سُنی - وہابی - صوفی - اہل حدیث و اہل فقہ نیچری (مغربی) و اشعری کی جنگ باہمی فرصت نہین لینے دیتی -
رات کو حیفہ زیادہ پھر کر دیکھا - دو میل سے زیادہ لنبا شہر ہے اور آبادی ضرور تیس ہزار سے بھی زیادہ ہوگی مگر
کھانا کھانے کے مقامات پاکیزہ نہین ہین سب سلطنتون کے پوسٹ آفس اور جہازون کی کمپنیان موجود ہین اہل اطالیہ
اب بھی موجود ہین اخبارون سے معلوم ہوتا ہے کہ ترکون اور عربون نے طرابلس الغرب کے ایک حصے پر پھر قبضہ کر لیا اور
اہل اطالیہ کو کئی شکستین دین اور وہ جہازون کی پناہ مین آگئے ہین - اور اب اہل طرابلس عرب کے ساتھ نرمی کی جگہہ
وحشت اور سفاکی سے برتاؤ کرنے لگے - کئی عورتون کو بھی قتل کیا " ڈیلی نیوز" کے نامہ نگار کی معرفت یہہ خبر آئی ہے -

[۲۹ر ذیقعدہ ۱۳۲۹ہجری = ۳۰ر نومبر ۱۹۱۱ء]

روسی کمپنی سے معلوم ہوا کہ کل شاید جہاز روس آوے - صرف اسکندریہ ٹھیرتا ہے اور دو دن مین پہونچیگا اور وہان
تین دن کا قرنطینہ ہوگا - لیکن دریافت سے معلوم ہوا کہ کوئی اطلاع جہاز کی نہین پہونچی -

مکان عباس آفندی عبدالفتاح خطیب کے یہان رات کو دعوت تھی - اون کے ساتھ شام کو حیفہ کی سیر کو گیا - حیفے کی جدید
آبادی بہت خوش نما مکانات یوروپین وضع کے ہین ایک کوٹھی شاندار عباس آفندی مذہب بہائی کے ابن الہہ
کی بھی ہے جس مین کبھی کبھی آکر شیخ موصوف ٹھیرتے ہین ورنہ عموماً عکہ مین سکونت ہے اور آجکل یوروپ مین ہے -
عباس آفندی کے پاس بیحد ثروت بیان کی جاتی ہے اور لوگون کو بطور خیرات روپیہ دیتا ہے - مگر صرف دو اہل عکہ

چالیس برس کے اندر یعنی بہاء اللہ اور موجودہ پیر طریقت کے زمانے مین بہائی ہوئے ہین۔ عباس آفندی تمام حکام عکہ اور اہل اثر و نفوذ کو قیمتی تحایف بغرض امداد و حمایت دیتے رہتے ہین۔ حیفہ کا جو محلہ شاندار درخت سمندر کے کنارے اور پہاڑ کے اوپر یا نیچے واقع ہے اوس مین کل اہل یوروپ یعنی جرمن۔ فرانس۔ اٹلی والون کے مکانات ہین یا اون عیسائیون کے جو سلطان کی رعایا ہین۔ وہان کی سڑکین بھی قدرے بہتر ہین۔ مسلمانون کے محلے کثیف اور مکانات خراب ہین۔ یہہ حالت اوس ملک مین ہے جہان وہ بادشاہ ہین۔

جناب سید مصطفےٰ تاجر دہلوی کا دلچسپ قصہ

خطیب موصوف مین ایک عادت بہت اچھی ہے کہ بموجب روایات راستے مین جہان کاغذ یا روٹی کا ٹکڑا ملے برابر چننے چلے جاتے ہین اور ایک طرف رکھتے جاتے ہین۔ مین اس عادت کی عزت کرتا ہون کہ میرے والد مرحوم کی بھی یہی عادت تھی آپ تاجر پر جو واردات ایک ہندی کی طرف سے ہوئی اوس کی کیفیت خالی از دلچسپی نہ ہوگی۔

"ایک شخص جہاز سے حیفہ مین آیا اور عکہ کو سوار ہوا۔ راستے مین خطیب موصوف بھی کسی کام کو عکہ جاتے تھے۔ ملاقات ہوئی۔ رئیس موصوف کی صرف جماد دس اشرفی کی ہوگی راستے مین تین مساکین ہندی ملے جو پیدل جا رہے تھے اون کو فوراً ایک ایک اشرفی دیدی۔ دریافت سے معلوم ہوا کہ رئیس موصوف دہلی کے ایک تاجر ہین اور عباس آفندی پیر طریقت بہائیان کے پاس کچھ تحایف لیکر جا رہے ہین۔ سوال آپ کا کیا تعلق بہائیون سے ہے اور کہان سے ملاقات آفندی مذکور سے ہے۔ بولے کہ ایک بڑا رئیس ہند مین ہے اوس کا نام ابو الفتاح ابن سلطان ہے۔ اوس سے وہان کی گورنمنٹ ناراض ہے۔ اوس کا منشا ہے کہ آخری حصہ حجاز ریلوے کا اپنے خرچ سے بنادے اور سلطان عبد الحمید خان کے پاس بذریعہ عباس آفندی کے پیغام بھیجنا چاہتے ہین اور صرف یہہ خواہش ہے کہ سلطان گورنمنٹ انگریزی سے اون کی سفارش کرین۔

خطیب موصوف نے کہا کہ عباس آفندی کا کچھ رسوخ نہین اور یہہ تحفے بالکل بیکار ہین۔ فلان جرنیل فوج کے پاس جاؤ۔ وہ یہہ کام کر دیگا۔ اودھون نے کہا کہ مین وعدہ کر آیا ہون مناسب نہین کہ تحفے کسی اور کو دون۔ غرض بجلد پہونچے

تحفے دیئے۔ دعوت کھائی اور لوٹتے وقت جینفے مین حاجی عبدالفتاح کے مہمان ہوئے اون کو ایک تحفہ بھی ایک لیرے کا قیمتی دیا۔ راستے مین کسی سے ۸ر کا حلوا خریدا۔ ایک مجیدی الدام دیدی۔

چند روز کے بعد بولے مین چاہتا ہون کہ تمھاری شرکت مین تجارت کرون کس چیز کی تجارت مناسب ہے؟ خطیب موصوف نے کہا کہ شکر چاء۔ وغلہ کی۔ کہا بہت اچھا تم کام کرو۔ روپیہ مین دون گا۔ ایک ہزار اشرفی مانگتے ہو یکافی نہین گیارہ ہزار اشرفی میری ہونگی۔ چنانچہ شراکت نامہ بھی باضابطہ تحریر ہوا۔ تاجر موصوف کی کوٹھیان دہلی، بمبئی، عدن، ملک حبش، بصرہ غرض ہر جگہ ہین اور آپ جینفے سے روانہ ہونے والے ہین چلتے وقت کہا کہ مجھے اسکندریہ مین کسی کے نام خط دیا۔ واور یہہ بھی لکھدو کہ خرچ کی ضرورت ہو تو ادا کرے۔ حبش پہونچتے ہی زرقرضہ روانہ کرون گا اور گیارہ ہزار لیرا بھی۔ چنانچہ سفارشنامہ لکھا گیا اور بیچارے خطیب کی ذمہ داری پر آپنے پچاس اشرفیان تاجر اسکندریہ سے قرض لین کئی برس سے تمام دنیا مین خطوط لکھے گئے مگر کہین سے تاجر موصوف جواب نہین دیتے اور لوگ کہتے ہین کہ ہم اس شخص کو نہین جانتے۔ خطیب موصوف کہتے ہین کہ "میرا روپیہ ہرگز مارا نہین جاویگا۔ خدا کے روبرو قیامت مین وصول کرون گا"۔ اور مین کہتا ہون کہ شخص موصوف دہلوی نہین ہندی نہین مسلم نہین۔ تاجر نہین۔ بلکہ ایک بہائی خنزری ہے اور شاید ہند مین اپنے کو رومی کہتا ہے۔ مین نے اوس کو نہین دیکھا مگر سنا ہے اور شاید اوسی کا ایک رسالہ پڑھا ہے۔ واللہ اعلم۔

کتاب حالات اولیا خطیب موصوف کے یہان حالات اکابر دین علامہ عبدالوہاب شعرانی کی کتاب طبقات کبری آج پھر پڑھی گئی۔ اس مین حالات حسن بصری رح۔ حضرت امام زین العابدین رض۔ امام محمد باقر رض۔ امام جعفر صادق علیہم السلام و حضرت محمد ابن حنیفہ و عمر ابن عبدالعزیز وغیرہ و ابن عبداللہ ابن زبیر اور دیگر چار پانچ آدمیون کے درج ہین۔ حسن بصری کا یہہ عجیب مقولہ درج تھا کہ "جسپر خدا مہربان ہوتا ہے اوس کی بی بی کو مار ڈالتا ہے"۔ وحیات الاعیان ابن خلکان کی لیکر ۴۰ - ۵۰ صفحے پڑھے۔

[نیبفہ ۳۰ ذلیقعدہ ۱۳۲۹ھ = ۲۱ نومبر ۱۹۱۱ع]

جہاز کی دقت

آج بھی روسی جہاز کی خبر نہین آئی - آسٹریا کا جہاز آیا مگر اوسنے درجۂ اول سے کم مسافرون کو لینے سے انکار کیا کوئی سوار نہین ہوا اسلیئے کہ دو دن کی سفر کی بابت ستّو فرانک کے قریب طلب کئے -

ترکی پالٹکس

جب سے مین نے اسلامبول چھوڑا ترکی پالٹکس مین قدرے انقلاب ہو گیا ہے یعنی جمعیت اتحاد و ترقی کی طاقت (بقول جرائد شام و مصر) گھٹ گئی ہے - شوکت پاشا کو ایک ایڈیٹر (لطفی سے) ممبر پارلیمنٹ عثمانی کی طلب کرنے پر زور شور سے اپنی موافقت کرنی پڑی اور معذرت اور وزارت جنگ پر بمشکل قایم رہنے کی اجازت ملی عام رجحان انگریزون سے اتحاد کرنے پر بڑھتا جاتا ہے کیونکہ ظاہر ہے کہ اٹلی نے طرابلس پر بلا اجازت جرمنی حملہ نہین کیا - جرمنی اتحاد ثلاثہ کی رئیس ہے اور دوستی کے پیرایہ مین عثمانیہ کو ضعیف کر رہی ہے - اگر انگریزی اور روسی اور فرانسیسی معاہدہ مین ترکی کی شرکت کی تو یقیناً پالیٹکس کی حالت بدل جائیگی اور مسلمانان ہند کے لئے بھی فائدہ سے خالی نہین -

ایرانی پالیٹکس

ایران مین انگریزون نے جنوب مین اور روس نے ایک بہانہ سے شمال مین اپنی فوج زاید کی ہے جس کی مقدار زیادہ نہین مگر اس وقت کہ مسلمان جنگ طرابلس کی طرف متوجہ ہین یہہ کارروائی غالباً بلا اعتراض قبول کر لی جاویگی - غرض مراکو (جسکو گویا فرانس نے بعوض کونگو جرمنی کی مداخلت سے بچا کر خرید لیا ہے) عثمانی اور ایران سب مصائب مین ہین اور آپس کی ناچاقیون کا اور اجانب کی قوت و ظلم کا شکار ہو رہے ہین - ابھی اس خبر تار کے پڑھنے سے سخت افسوس ہوا کہ روس نے ایران کو لکھا ہے کہ منگل (آج) تک اگر اوس کے مطالبات قبول نہ کئے گئے تو قزوین و استرآباد اور ایک اور شہر پر فوجی قبضہ کر لیگا اور چار ہزار فوج کے ایران مین داخل ہونیکا حکم دیا ہے - یہ شاید انگریزی گورنمنٹ کی پانچسو فوج کے جواب مین ہے جو بہت سی جگہ حفاظت کونسلان کے لئے جنوب ایران مین تقسیم ہو گی - میرا قیاس تو یہہ ہے کہ ریل کا ٹھیکہ لینا اہم مقصود ہے یا شاید پولیٹکل تقسیم کے لئے یہ وقت مناسب سمجھا گیا ہے -

پولیٹکل شاعری اور شامی عرب

عرب مین بھی ایران کے بعد پر جوش شاعری کا بہت شوق ہے - آجکل جنگ کی وجہ سے بہت ولولہ انگیز اور غیظ آمیز قصائد اخبارون مین شائع ہو رہے ہین - بطور نمونہ چند اشعار عربی آج ہی کے اخبار قسطنطنیہ سے نقل کرتا ہون - سمندر کی وجہ سے جو رکاوٹ ہے اوس سے پریشان ہو کر کہتا ہے - ے

اشعار عربی	ترجمہ
(۱) فیا بحر فاجمد او فقر ان جیشنا علیک غدا کالبحر یجری فی العتب	اے سمندر رجم جایا غائب ہوجا کیونکہ ہماری فوج تجھپر سمندر کی طرح غصے اور جوش میں ہے۔
(۲) ویا سحب ھلا تنزلین فتحملی الی الحرب جیشنا بینشر النقع کالسحب	اے بادلو اُترو اور سمندر کی طرف فوج کو لیجاؤ جو بادلون کی طرح ملک پر چھاجاوے
(۳) ویا ریح قد ضقنا فھل لک طاقۃ بحمل منایانا الی المعرکۃ الحرب	اور اے ہوا ہم تنگ مین آیا تجھ مین طاقت ہے کہ ہماری آرزوؤن کو معرکہ جنگ تک پہونچادے
(۴) ویا اھل بنغازی سلامٌ فقد قضت صوارمکم حق المواطن فی الذائب	اور اے اہل بنغازی[ا] تم پر سلام کہ تمھاری تلوارون نے حق وطن حمایت مین ادا کیا
(۵) فکنا نرجو ان یقود الی الوغیٰ طلائع من خیلٍ ومن ابل نجب	پس ہم اُمید کرتے ہین کہ لڑائی کے لئے اسپ سوارون اور نسل دار اونٹون کے سوارون کی بکثرت گروہ پہنچینگے

کئی سو شعر آج کی ڈاک مین کرمل (حیفہ) اور کئی سو شعر المقتبس (دمشق) مین شائع ہوکر آئے ہین۔

[حیفہ - یکم ذی الحجہ سنہ ١٣٢٩ ہجری = ۲۲ نومبر سنہ ١٩١١ع - چہارشنبہ]

افسوس کہ آج بھی کوئی جہاز نہین آیا - اور نہ روسی جہاز کی خبر آئی - دن کا اکثر حصہ حاجی عبد الفتاح خطیب کی دوکان و مکان پر گذرا - خطیب موصوف نے شام کو پھر اصرار سے دعوت کی بہت جوشیلے مُسلمان ہین - دوکان پر جنگ کی خبرین پڑھنے اور تار کا مضمون سُننے کے لئے مجمع رہتا ہے آج کے تار مین بھی معلوم ہوا کہ اٹلی والون کو طرابلس مین سخت گزند پہونچی اور اون کے پاس صرف ایک حصہ شہر طرابلس کا رہگیا ہے لیکن گر عرب طرابلس کو جو غذا اور مدد اہل مصر سے پہونچتی ہے وہ بند ہوگئی تو کہان تک ایک بڑی فوج کا جن کے پاس سمندر سے کُل سامان آتا ہے مُقابلہ کرین گے۔

[ا] ملک طرابلس (ٹری پولی) کا ایک صوبہ ۱۲ (منہ)

طریقہ معاشرت یہان بھی طریقہ معاشرت مین ایک چیز کُل عراق وایران وحجاز سے مُشترک ہے یعنی لوگون کے مکانات اندر سے بہت صاف - فرش گدّون - تکیون اور قالینون سے آراستہ ہوتے ہین اور سلیقہ کے ساتھ ایک کوٹھری اور چند الماریون مین اسباب خانہ رکھ لیتے ہین - برخلاف ہمارے شہرون کے جہان کئی دالان اور کوٹھریان کافی نہین ہین - نیز حجّامون کی دوکانین یہان بھی مثل دیگر شہرون کے بارونق ہیترون اور آئینون سے آراستہ ہوتی ہین اور گہوہ (یعنی قہوہ خانون) مین ایک بڑا فونوگراف رکھا رہتا ہے اور رات کے بڑے حصّے مین عربی گیت اوس مین سے اون لوگون کے کان مین آتے رہتے ہین جو وہان بیٹھے چائے پیتے یا تاش کھیلتے ہین اور بہت روشنی ان عمارات مین رہتی ہے -

ترک دنیا کی تعلیم کی وجہ رات کو پھر کتاب طبقات کبریٰ سُنی - شروع زمانہ مین اکثر لوگ جو روحانیت مین غرق تھے یاد خدا کا دم بھرتے تھے مُسلمانون کو ترکِ دُنیا کی ہدایت کرتے تھے - اس وجہ سے کہ لوگ عیش پرستی - زرطلبی اور غرض مین پڑگئے تھے مگر اوس کا سیاسی یا پولیٹکل نتیجہ یہہ ہوا کہ بدآدمی برابر غلبہ پاتے چلے گئے - بار ہا انسان کے دل مین لوگون کی مکروہ بدذاتی و ظلم کو دیکھکر یہہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ جو کچھ ہونا ہے ہو رہیگا سب چیزون کو چھوڑ دیا جاوے - مگر مین اس خیال پر اتنک اسی اصول کی وجہ سے غالب آتا رہا ہون کہ نیک اُصول پر چلنے والے اگر ترک چھوڑ کر چلے جاوین گے تو راستہ رہزنون کے ہاتھ مین رہجاویگا -

[۲؍ ذی الحجہ ۱۳۲۹ھ = ۲۳؍ نومبر ۱۹۱۱ء پنجشنبہ]

آج خبر آئی کہ روسی جہاز کل آئیگا - مگر مُسافرون کو حیفہ سے نہین لیگا - اس قدر انتظار کے بعد اس خبر سے مایوسی اور دلشکنی کی کیفیت پیدا ہوگئی - گاڑی بھی یافا کو نہین جاتی - آج جاچکی - نیز جہاز بیروت کو جانے والا بھی کئی دن تک نہین آتا کہ اُلٹا جا کر اسکندریہ پہونچون - علاوہ ازین یہہ بھی تحقیق نہین ہوا کہ حیفہ کے مسافرون کو جہاز لیگا یا نہین - کل گاڑی جانے کی اُمید نہین - پرسون ہفتہ کا دن ہے - مالک یہودی ہے معلوم نہین گاڑی روانہ ہوتی ہے یا نہین طبیعت پریشان ہے - بیچارے حاجی عبدالفتاح بغرض تسلّی دینے کے شام کو ہوٹل مین آئے

اہل حرمن کی آبادی ایک لڑکا آج بازار مین گدھے پر سوار آیا اوس کی شکل ایسی ہی قاعدہ اور سپید تھی جیسے شام کے

عربون کی مگر ٹوپی فرنگی وضع کی تھی عربی مین سودا خریدتا تھا - دریافت سے معلوم ہوا کہ وہ عرب عیسائی نہین بلکہ جرمن کاشتکار کا لڑکا ہے ایسے یہان بہت آباد ہین اور اسلامی و عربی طریقے بھی کچھ کچھ اختیار کرتے جاتے ہین - لہذا دریلوے کے دونون طرف ۲۵ - ۲۵ میل تک ملک کو بذریعہ اہل جرمن آباد کرنے کا ٹھیکہ سلطان سابق نے اہل جرمن کو دیدیا ہے - اور اون کی رعایا ادھین کی کونسلون اور مجسٹریٹون کے ماتحت ہوگی - یہہ ایک پالیٹکل خطرہ نہ صرف سلطنت عثمانیہ بلکہ ہند کے لئے بھی ہے مگر اب کیا ہو سکتا ہے ؟ - اس لڑکے کو ایک الاغ پر سوار تنہا بازار مین پھرتے دیکھکر معلوم ہوتا تھا کہ اہل جرمن مین ہر جگہہ گھل مل جانیکا مادہ ہے - برخلاف اس کے انگریزی قوم ایشیا والون سے تو درکنار اہل یورپ سے بھی اکڑی رہتی ہے اور یہی وجہ ہے کہ باوجودیکہ وہ سب اہل یورپ سے زیادہ منصف اور فیاض ہین مگر قومی ہر دلعزیزی اون کو حاصل نہین مگر چند اشخاص کو -

[از حیفہ بہ یافا - ۳ر ذی الحجہ ۱۳۲۹ھ = ۲۴ر نومبر ۱۹۱۱ع جمعہ]

حسن اتفاق سے گاڑی یافا دوسرے بندرگاہ جانے کے لئے مل گئی - ۱۲ بجے دن کے اوس مین سوار ہوا - کرایہ تقریباً شلے روپیہ طے ہوا - آج چل کر آدھی رات کو قیام اور کل ظہر تک یافا تک رسائی ممکن ہے - راستے مین ایک طرف ۲۰ میل تک سمندر اور دوسری طرف پہاڑ ہے - کل زمین اعلیٰ درجے کی ہے اور زراعت کے لئے تیار ہو رہی ہے - جرمن اور عرب دونون

ہل لاکی

قسم کے کاشتکار ہین - اکثر ہل چار اسپہ ہین یعنی چار گھوڑے اون کو کھینچتے ہین اور اون کی شکل مفصلہ ذیل نقشہ سے معلوم ہوگی - آگے اور پیچھے ایک ایک پہیہ ہے جس مین غالباً پھالی ہل کی لگی ہے اور دونون طرف دو دو پہیے جدا ہین - دو آدمی اس ہل کو چلاتے ہین - یعنی ایک کے ہاتھ مین ہل ہے اور ایک گھوڑون کو ہانکتا ہے - کہین کہین دیسی ہل بھی ملے جس مین کہین دو بیل لگے ہوئے تھے اور کہین دو اسپ یا خچر -

شکل ہل قریب حیفہ

گاڑی یا عرابہ

مین جس گاڑی مین سوار ہون علاوہ ریل گاڑی کے مسافرون کے لئے سب سے عمدہ گاڑی ہے اور یقیناً یورپ سے نقل کی گئی ہے - راستے مین یورپین مزارعین کے پاس بھی ایسی گاڑیان بہت ملین مگر روس مین ایسی گاڑیان مین نے نہین دیکھین - یہ گاڑی تقریباً ۱۰ فٹ لمبی ہے - بڑے چار پہیے لگے ہوئے ہین - عرض ۵ فٹ سے زیادہ ہے آگے پیچھے
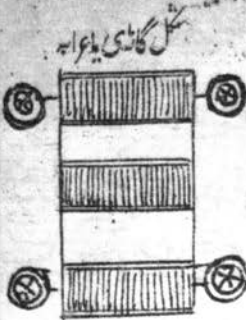
شکل گاڑی یا عرابہ

۳ بنچ گاڑی کے عرض مین گدّون اور خوشنما تکیون سمیت لگے ہین ہر بنچ پر دو مسافر بیٹھتے ہین - بنچون کے نیچے اسباب رکھنے کی جگہہ ہے - چھت بھی صاف ہے جسکے نیچے چھت بند مثل ولایتی تو شک کے لگا ہوا ہے - دھوپ سے بچنے کے لئے دونون طرف پردے مع تسمون کے لگے ہین مگر نہ اس طرح کہ پردے ڈالنے سے ہوا رک جاے جب چاہین تو ہوا بھی آسکتی ہے - شب کو بالکل بند بھی کر دیتے ہین -

. ہندوستان مین ایسی گاڑیان کسیقدر ہلکی بنائی جاوین تو سفر کے لئے بہت اچھی ہین مگر امرا ہی بنا سکتے ہین - ہمارے مفلس ملک مین لوگ زیادہ کرایہ نہین دے سکتے - ایک منزل تک سڑک متوسط ہے نہ بہت اچھی نہ بہت بری - مالک گاڑی یہودی ہے - کرایہ جس سے جتنا لے سکے لیتا ہے کچھ مقرر نہین ہے - مجھ سے بہ نسبت دوسرون کے زیادہ لیا ہے -

عتلیت یہ ایک آبادی ہے جو حیفے سے تین گھنٹے کے بعد آتی ہے - پختہ ۱۰ - ۱۲ مکانات پتھر کے ایک لائن مین بطور بارکون کے بنے ہوئے ہین - اور اون مین یہود آباد ہین جو عربی بولتے ہین مگر لباس یوروپین رکھتے ہین - اتفاق سے شام مین بھی جہان تک مین نے دیکھا مسلمان عورتین بھی یوروپین یا نیم یوروپین لباس پہنتی ہین - عتلیت کے یہود زراعت مین مصروف ہین ان سنگین احاطون کے سامنے گھاس اور کوڑے کے انبار مثل ہمارے دیہات کے پڑے ہوئے ہین - صفائی نہین - ایک دوکان چاے بسکٹ وغیرہ کی یہان ہے جہان مسافر چاے پیتے ہین -

حیفہ مین لشکر عثمانی مجکو یہ بھی لکھنا چاہئیے کہ کل مین نے عثمانی فوج اندازاً ڈیڑھ ہزار پیدل جو قواعد کے لئے جا رہی تھی دیکھی حسب معمول سپاہی مضبوط اور جفاکش معلوم ہوتے تھے - بعض کے سر پر عمامے اور بعض کے سر پر ترکی ٹوپی تھی - وہ ئی بھرتی کئے ہوئے ردیف بھی تھے - تمام بندرگاہون مین فوج بھر دی گئی ہے کہ اٹلی والے بموجب اپنی دھمکی کے ساحل پر گولہ باری کرین یا فوج نہ اتارین - اگر ایسا کرین تو ہر جگہ مقابلے کے لئے لشکر مہیا رہے -

زمارہ مغرب کے قریب ایک سر سبز پہاڑی پر پہونچے جو سمندر کے کنارے پر تھی اور تقریباً ایک گھنٹے تک چڑھائی جاری رہی اس کی بلندی سطح سمندر سے ہزار فٹ ہوگی - شاداب مقام تھا اور بہت سے بنگلے اور بعض عالیشان ہوٹل وگودام و

چند کارخانے بھی تھے۔ اس پہاڑی کو چھوٹے نمونے پر مالٹا سے تشبیہ دیسکتے ہین بستی کا نام زمارہ ہے اور یہان
کل یہود آباد ہین اور پہاڑ سے نیچے اون کی زراعتین ہین۔ مکانات کی شان سے سب آسودہ معلوم ہوتے ہین۔ یہود وہین
لباس رکھتے ہین مگر زبان عربی ہے۔ مسلمان یہان صرف مویشی لانے والے یا ایک ترکاری فروش نظر آیا۔ یا گھوڑون کے
چلانے والے۔ گاڑی غروب آفتاب سے رات کے گیارہ بجے تک یہان رہی۔

[۴ ذی الحجہ سنہ ۱۳۲۹ ہجری = ۲۵ نومبر سنہ ۱۹۱۱ء۔ روز شنبہ]

اس وقت صبح کے ۸½ بجے ہون گے ہم یافا کے بندر سے چھ میل پر ہین دو میل پہلے سے زمین اعلیٰ درجے کی زرخیز اور شاداب
ہے اور باغات بھی بہت ہین مگر سب جدید۔ باغون مین درخت دور دور مگر سلیقے سے لگائے گئے ہین۔ گاڑی کے اندر میرے
ساتھیون مین سب شامی عرب اور ایک اون مین سے فوجی سپاہی اور ایک ملاح ہے گانے بجانے کا بہت شوق ہے
رات کے بڑے حصے تک تالیان بجانے اور گاتے رہے۔ شام کے لوگون کی عقل و طبیعت بچون کی سی ہے اور عرب کے دوسرے
حصون سے زیادہ خلیق ہین۔ راستے مین سب لوگون کا رنگ خاصکر شہر سے باہر رہنے والون کا سرخ و سپید اور شکل و صورت
باقاعدہ پائی گئی۔ البتہ کچھ لوگون کی بگڑی ہوئی پائی گئین۔

کھاد جمع کرنیکا طریقہ یہان پر یافا سے باہر مین نے لید و کھاد اکٹھا کرنے کا ایک بہت اچھا طریقہ دیکھا جو ہمارے دیہات سے
بہت زیادہ مفید ہے اور کھاد خراب بھی نہین ہوتی۔ خشک لید یا کھاد ایک مستطیل گڑھا کھود کر اوس مین بھرتے جاتے ہین
فصل کے زمانے مین نکال کر باغ مین ڈالدیتے ہین۔ اگر راکھ اور کوڑے کرکٹ کو جلا کر بھی بھر دیا جاوے تو بہتر ہے اس سے کھاد
ایک جگہ رہتی ہے۔ اور بارش سے دھل کر اوس کی قوت زائل نہین ہوتی۔

یافا کی عظمت اگر مین اس خشکی کے راستے سے سفر نہ کرتا تو یافا کی نسبت صحیح رای قایم نہ کرسکتا تھا۔ اوس کا ایک طرف جدھر
جنوب ہے میلون تک باغ چلے جاتے ہین جو زیادہ تر شیرین نیبو کے ہین اور دو میل آبادی کے باہر سے بہت خوشنما بنگلے اور کوٹھیان
دور تک سنزلہ و دو منزلہ آنا شروع ہوتی ہین جس مین زیادہ تر عیسائی۔ یہود اور یورپین آباد ہین بازار اسٹیشن اور شہر کے
درمیان فری شان اور سڑک چوڑی ہے آج بوجہ شنبہ تین چوتھائی دوکانین بلکہ زیادہ اور بینک اور پوسٹ آفس عموماً

بند ہین - اس سے یہود کی کثرت و قوت معلوم ہوتی ہے - بحیثیت مجموعی کہہ سکتا ہون کہ بیرون شہر اسقدر پرفضا بنگلے اور مکانات سوائے اسلامبول کے ایران و عراق عرب و حجاز و شام کے کہیں نہین دیکھے گئے - طہران مین البتہ مکانات اندر سے نہایت شاندار و وسیع ہوتے ہین - یافا بندرگاہ بیت المقدس کی ہے اور چونکہ یہان کی زمین نہ زرخیز ہے اور نہ مقام تجارتی اس لئے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہود و بعض عیسائی یہان سمندر کے کنارے جروشلم سے ۴ گھنٹے کے راستے پر آباد ہو گئے ہین - مسلمانون کے کھانے بھی یہان اچھے اور نسبتہً ارزان فروخت ہوتے ہین -

یافا مین ہوٹل بخارائی (جو خان یعنی سرائے بخارائی سے جدا ہے) مین قیام کیا - یہہ مقام اہل ہند کے لئے مناسب ہے کیونکہ مالک قدرے فارسی دان اور بھلا آدمی ہے کچھ لفظ اردو کے بھی جانتا ہے - معلوم ہوا کہ جہاز دوشنبہ کو پورٹ سعید جاتا ہے -

[یافا - ۵ ذی الحجہ ۱۳۲۹ ہجری = ۲۶ نومبر ۱۹۱۱ع - روز یکشنبہ]

اہل عرب اور جمعیت اتحاد و ترقی مین عداوت

جمعیت اتحاد و ترقی جسنے یورپین فوج کی مدد سے اور بیشمار خفیہ سوسائٹیون کے ذریعہ سے سلطنت پر غلبہ حاصل کیا اور پارلیمینٹ بھی سلطان مخلوع سے لی اور مابعد سلطان سابق اور عربون نے جب انکو منتشر کر دیا تھا ایک ہفتے کے اندر قسطنطنیہ پر ۱۳۲۶ ہجری مین قبضہ کر کے تمام عہدے اپنے ہاتھ مین کر لئے اور سلطان عبد الحمید خان کو معزول کیا - اس کے سرغنہ عموماً آزاد خیال و آزاد مشرب اور یورپ کے تعلیم و تربیت یافتہ ہین - سلطان مخلوع کی زمانے مین متعدد لوگون سے جو عرب اور ترک تھے معلوم ہوا کہ بیس تیس ہزار آدمی جاسوسون کی محض اطلاع پر خفیہ غرق و قتل کر دیے گئے اور تیس ہزار سے زیادہ ترک یورپ بھاگ گئے - ان لوگون کے وہان کے خیالات مین تربیت پائی - واپس آکر سلطنت عثمانی کو یورپ سمجھا اور اسی قسم کے احکام جاری کیئے - مگر طرابلس کو فوج سے خالی کرنے کا الزام ان کے رئیس حقی پاشا اور شوکت پاشا پر بیسیون عرب اور شامی اخبار لگاتے ہین - آج مین نے ایک عربی پنچ موسوم بہ حمارة القاہرہ (قومی گدھا) دیکھا جو عکہ مین شائع ہوتا ہے - جمعیت اتحاد و ترقی کی بہت مخالفت کرتا اور ہنسی اڑاتا ہے مجکو جمعیت موصوف کی مذہبی آزادی سے ہرگز ہمدردی نہین اور نہ اس بات سے کہ گروہ اسلامی

حکومت کی جگہ عثمانی حکومت قایم کرنا چاہتی ہے مگر انصاف کی بات یہ ہے کہ اون مین جو فعالیت اور کام کرنے اور نظم حکومت قائم کرنے کی قابلیت ہے اوس کا ثبوت ہر جگہ اون کے مدارس انجمن اور ریڈنگ روم سے ملتا ہے اور صبو منقد نہیں اونھین کے وجود سے بچگیا۔ مگر اون کی رفتار تیز اور غلط ہے۔

ہندوستان مین آریہ سماج اور چھوٹے پیمانے پر علی گڈھ والے اون کے طریقے پر کام کرتے ہین۔ مگر علیگڈھ والون مین نظم نہین۔ اگرچہ لایق جائنٹ سکرٹری نے بہت کوشش کی ہی کہ انجمنین بطور کانفرنس کی شاخ کے مع ریڈنگ روم قایم ہون مگر ان شاخون کی حالت سقیم اور انجمنین شپر مردہ ہین سواے تین چار کے جن مین میرٹھ و بریلی شامل ہین۔ بجوزہ انجمن اہل الحدل والایمان کا بنایا جانا ہے وہ کام بنا ہو گیا تو انشاء اللہ مفید ثابت ہوگا۔ مگر ہمکو پالٹکس سے ابھی ایک طویل زمانے تک سروکار نہ ہونا چاہیے۔ جب تک لوگ بافہم نہ ہو جاوین۔

چند ناول یعنی خفیہ پولیس امریکہ و انگلستان کے قصص جو عربی مین ترجمہ ہوئے ہین اور رسالہ منتقد بیروت کے بعض نسخے خریدے جن مین سے ایک مین مفصل تاریخ سلطان محمد رشاد کے انتخاب اور سلطان عبدالحمید کے عزل کی ہے۔

[یافا۔ ۶ ذی الحجہ ۱۳۲۹ھ = ۲۷ نومبر ۱۹۱۱ع۔ یوم دوشنبہ]

آج جہاز خدیوی آیا۔ صبح ہی دفتر مین گیا اور یہ خوشخبری سُنی کہ تار آگیا ہے یافا سے بھی کسی مسافر کو نہین لیگا! بہتیری کوشش کی اور تدبیر لوچھی مگر کارگر نہوئی۔ جس اُمید پر یافا آیا تھا وہ ختم ہوتی معلوم ہوتی ہے۔ خشکی کا راستہ بھی بند ہے۔ خدا ہی کارساز ہے "اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَیَکْشِفُ السُّوْءَ۔ پس کون ہے جو مجبور کی دُعا قبول کرتا ہے اور تکلیف کو دُور کرتا ہے"۔ ۹ دن سے برابر یہی تہید چلی آتی ہے۔ اب وہ بھی جاتی نظر آتی ہے۔ آسٹریا کے جہاز سے دریافت کرنا باقی ہے اور یہ نہایت خفیف اُمید ہے کہ شاید وہ قبول کرے۔

(مابعد) آسٹرین لائڈ کمپنی مین گیا۔ ٹکٹ و پورٹ سعید دینے پر وہ تیار تھا کہ ایکایک دریافت کیا "یروشلیم سے آتے ہو" مین نے اپنی عادت کے موافق سچ کہدیا کہ "مدینہ سے"۔ ٹکٹ دینے سے انکار کر دیا۔ اس کے بعد کہا "فرانسیسی کمپنی مین جاؤ"۔ وہان جواب ملا کہ "کل جہاز آویگا معلوم نہین مسافرون کو لیتا ہے یا نہین۔ کل جواب دینگے"۔

حاجی درویش جو ہندیون کے گائڈ ہین۔ اون کو تلاش کیا۔ اوسنے وعدہ کیا کہ جب یہودی مسیحی کو نمسہ ٹکٹ فروخت کرتا ہے تو آپ کو بھی ٹکٹ لادون گا۔ کل صبح دیکھئے کیا ہوتا ہے۔

اخبار کی تلاش کی مگر تعجب ہے کہ کوئی جریدہ ابتک ۳ دن سے مجھکو نہین ملا۔ ایک شخص نے مہربانی سے جریدۂ مفید پڑھنے کے لئے دیا۔ اوس مین خبر تھی کہ "روس نے ۴ ہزار فوج قزوین پر قبضہ کرنے کے واسطے بھیجی ہے اور تین لاکھ اشرفی تاوان مانگتا ہے"۔ انّا للہ وانّا الیہ راجعون۔

[یافا ۔ ۷ ذی الحجہ ۱۳۲۹ھ = ۲۸ نومبر ۱۹۱۱ء۔ سہ شنبہ]

کل بہ ٹکٹ ملانہ حاجی درویش آیا۔ رات پریشانی اور اداسی مین گذری۔ صبح کو باہر نکلا معلوم ہوا کہ فرانس کمپنی بھی یافا سے مسافرون کو نہین لیتی صرف ایک صورت باقی ہے کہ سہ بارہ بیروت جاکر وہان سے جہاز پورٹ سعید کو لون مگر کیا اطمینان ہے کہ وہان بھی ہیضہ کا اظہار نہ کردیا جاوے اور جہاز مسافرون کو لینے سے انکار کرے۔ بہر حال آج عصر سے قبل یہہ بھی کوشش کر کے دیکھون گا کہ بیروت کو آج جانا ممکن ہے یا نہین؟۔

آج حاجی درویش غواص نے کہا کہ جب جہاز آئیگا (اور کل امید ہے) اگر سیکو ٹکٹ ملا تو آپ کو پورٹ سعید کے لئے بھی ضرور ٹکٹ لے دون گا۔ اطمینان رکھو۔ واپس آیا اور پانچ سات عربی کتابین جس مین ایک کلیلہ دمنہ عمدہ چھاپنے کی مع اعراب کے ہے اور ایک ناول سلطان عبدالعزیز خان کے عزل کی بابت ہے (مگر معمولی ہے) اور باقی تراجم ہین پڑھتا رہا۔

آج شام سے خبر ہے کہ قرنطینہ یافا کا موقوف ہوگیا۔ اگر صحیح ہے تو دعا کی مقبولیت سمجھنی چاہئیے کل روانہ ہوسکتا ہون اور پورٹ سعید کے قرنطینہ سے بھی محفوظی ممکن ہے۔

[۸ ذی الحجہ ۱۳۲۹ھ = ۲۹ نومبر ۱۹۱۱ء ۔ چہار شنبہ (یافا)]

یافا والون نے قرنطینہ ختم کیا۔ مگر جہاز والون اور مصر والون نے جاری رکھا۔ آج بھی کمپنیان جہاز کی مسافرون کے لینے سے انکار کرتی ہین۔ ٹکٹ خریدا کہ بیروت الٹا جاؤن۔ وہان سے اگر حالت مساعد ہوئی تو پورٹ سعید کو روانہ

ہون گا۔ نتیجہ خدا کے اختیار مین ہے۔

یافا مین شیرین لیمونکی تجارت

روسی جہاز پر آ ا بجے آیا۔ سمندر مین تلاطم ہے اور جہاز مین سخت غل وحرکت ہے۔ کیونکہ میٹھے نیبو کے ہزارون بکس مشین کے ذریعہ سے بھر رہے ہین کہ قسطنطنیہ و اوڈیسہ لیجاوین۔ ایک جہاز یافا سے براہ راست لورپول جاتا ہے۔ اوسکی کمپنی کا نام پرنس لائن ہے۔ اوس مین بیسیون کشتیان اسی میوے کی جسکو یہان پرتغال کہتے ہین یافا سے چیڑ کے ہلکے صندوقون مین جارہی ہین۔ یہہ صندوق ہمارے یہان کے مٹی کے تیل کے صندوقون کی طرح ہین۔ مگر لکڑی صاف و خوشنما اور صندوق بھی اچھی طرح بنے ہوئی ہین یہان بکثرت ایسے صندوق بنائے جاتے ہین اعلےٰ درجہ کا پرتغال آجکل یہان ایک پیسہ مین آتا ہے انگلستان مین ضرور ارکو اور اسلامبول مین ۰ر کو بکتا ہوگا۔

شام کو جیفے پہونچے۔ جہاز مین سب قوم کے لوگون کا ہجوم ہے۔ اور میرے پاس دو لڑکے مصر کے اور ایک شام کا ہے ان کی باہمی باتون سے معلوم ہوتا ہے کہ دونون ملکون کی اخلاقی حالت بہت خطرناک اور فواحش کا بازار دونون حصون مین گرم ہے ہندوستان ہی یہان سے اخلاقاً بہت بہتر ہے۔

[پنجشنبہ ۹ ذی الحجہ ۱۳۲۹ھ = ۳۰ نومبر ۱۹۱۱ء۔ مقابل حیفہ در جہاز روسی کمپنی]

آج یہ مردود جہاز دن بھر یہان ٹھیر لیگا اور بجائے معمولی ۱۲ ساعت کے یافا سے بیروت ۴۰ گھنٹے مین پہونچیگا۔ غرض وطن پہونچنے کا سفر روز بروز طویل ہوتا جاتا ہے۔ مین نے کھانا صرف ایکدن کا ساتھ لیا تھا۔ ایک شخص کو بھیجا ہے کہ حیفے سے حاجی عبد الفتاح کے پاس سے کھانا لاوے۔ یہان تک لکھنے کے بعد بہت سے نان پاؤ اور پنیر اور اخبار عربی اونھون نے بھیجا۔ جس مین سے حسب ضرورت کھانا مین نے رکھ لیا باقی واپس کیا۔

مدینہ منورہ اور شام مین کئی آدمیون نے مجھ سے کہا کہ جیسی عربی تم بولتے اور چاہتے ہو مصر مین ملیگی۔ مصر کے لوگ بھی عجیب تلفظ بولتے ہین جو بعض قبائل عرب کے موافق اور عجم سے بدتر ہے مثلاً خنجر کو خنگر اور قبیلہ کو ابیلہ۔ مصر مین آجکل ناولون کے ترجمہ کا بہت دستور ہے اور ہر ہفتے ایک یا دو جدید ترجمے انگریزی و فرانسیسی سے شائع ہوتے ہین۔ ایک کتاب جسکو مین شغلا ایک کر پڑھ رہا ہون سلسلہ روایا جدید مین سے رابرٹ میکیر مشہور سارق و خداع فرانسیسی کا قصہ ہے

عربی صحیح و فصیح ہے مگر اس سلسلہ کا نام جو فرانسیسی حروف مین ہے اوس مین لکھا ہے روایات گدیدہ یعنی مصری لوگ جدیدہ کا تلفظ گدیدہ کرتے ہین - زوّجتُ کو گوّجتُ کہین گے یعنی ج کو گاف کیا تو زوگت ہوگیا اور پھر (گ) کو شروع مین رکھ دیے - کم ازکم یہی آواز کان مین آتی ہے - جہاز نصف شب کو چلکر صبح بیروت پہونچا - مگر اندر بندرگاہ کے داخل ہوا - کیونکہ ترکی جنگی جہاز جس مین توپین لگی ہوئی ہین اور جسپر سپاہی تیار ہین - رات کو کسی جہاز کو اندر نہین آنے دیتا - اس جہاز پر بیشمار جھنڈیان لگی تھین عید کی خوشی مین اور ایک دوسرا جہاز بھی ایسا ہی آراستہ تھا -

[جمعہ ۱۰ ذی الحجہ ۱۳۲۹ھ = یکم دسمبر ۱۹۱۱ع - بیروت]

خدا خدا کرکے بیروت پہونچا - کسٹم یعنی (گمرگ) مین اسباب کھلوانے اور دیکھنے کی زحمت سے اسقدر رکھکر بچگیا کہ مدینہ منورہ سے آتا ہون بوجہ قرنطینہ حج ضایع ہوگیا - لوکندہ عثمانی مین حسب معمول ٹھیرا اور مالک نے گرمجوشی سے اقبال کیا - جہاز کہتے ہین کہ پرسون آویگا - ہمارے ہوٹل کے شرقی برآمدے اور جنگی جہاز کے درمیان جسپر توپین چڑھی ہین صرف سڑک اور ایک احاطہ کا فرق ہے جس کا عرض ۵۰ گز ہوگا - جہاز وقتاً فوقتاً توپین سامنے (لغرض مشق) مارتا رہتا ہے جس کی مہیب آواز سے بالکل جنگ کا سما معلوم ہوتا ہے - اس مین شک نہین کہ اٹلی والے آئین تو بندر کے اندر بہت سخت مقابلہ ہو جہاز مین بکثرت سپاہی بھرے ہوئے ہین -

آج عید کا دن تھا - اگر یہ سفر مین ہرج واقع نہ ہوتا - یعنی اوڈیسہ اور دمشق اور حیفے اور یافے مین دیر نہ لگتی تو آج مجھکو وطن پہونچ جانا چاہیئے تھا

[بیروت - ۱۱ ذی الحجہ ۲۹ھ = ۲ دسمبر ۱۹۱۱ع ہفتہ]

قسطنطنیہ کی طرح بیروت کی تنگ گلیون مین بھی عالیشان بازار اور دوکانین ہین اور بہت مال بھرا ہوتا ہے آج بسبب عید یہود بازار عموماً بند تھا - جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہان بھی دوکانین زیادہ تر یہود کی ہین - کل عید حج کی وجہ سے مسلمانون اور عیسائیون نے بازار بند کردیا تھا اور بعض یہود نے بھی - مگر بعض نے بکری کو شوق سے کھولے رکھا - ورنہ کوئی چیز سوائے ماکولات کے نہ ملتی اور وہ بھی کم - عید کی وجہ سے انگریزی مٹھائی کی دوکانین بازار مین زیادہ کثرت سے نظر

آمین - اخبار الرای عام خریدا معلوم ہوا کہ ایران نے روس کے تمام مطالبات بہ صلاح سفیر انگلستان منظور کر لئے اور روسی فوجین رشت تک رہ گئی ہین - یہہ سب درست لیکن رشت سے اون کو کون ہٹاویگا؟ - وہ رشت جو گلزار ایران ہے - افسوس اس ملک اور قوم پر کہ فرصت سے نہ خود فائدہ اوٹھاتے ہین اور نہ روس فائدہ اوٹھانے دیتا ہے - خودغرضی مین سرشار ہین ؎ ہر غنچہ بشگفت الا دل من ٭ اے وا دل من اے وا دل من -

خدا کا شکر ہے کہ ٹکٹ بلا مگراسکندریہ کا نہ کہ پورٹ سعید کا - کل جہاز کمپنی خدیویہ بنام اصوان پر ۹ بجے سوار ہو سکا ہون*

۱۲ ذی الحجہ ۲۹ ھ یکشنبہ دوشنبہ = ۳ دسمبر ۱۹۱۱ء - جہاز اصوان

صبح ۸ بجے جہاز یافا کے مقابل پہونچا - مغرب کے وقت جیفہ کے مقابل پہونچا تھا - رات کو ہوا سخت سرد تھی ہم لوگ نیچے کے حصے مین سوتے چلے گئے - پورٹ سعید ممکن ہے کہ آج شام تک پہونچ جاوے اگر یافا زیادہ نہ ٹھیرا -

مہاجرین عثمانیہ مین | معلوم ہوا کہ کچھ عرصہ پہلے بہت سے مہاجر الجزائر (الجیرز) سے بیروت آئے تھے اور عدانہ بھیجے گئے - ان لوگون نے مملکت اسلامی سمجھکر فرانسیسی عملداری سے ہجرت کی ہے - پچھلے پچاس سال مین سلطنت عثمانیہ مین لاکھون مہاجر داخل ہو چکے ہین - لیکن معلوم ہوا کہ ان مین سے بعض الجزائر لوٹ گئے - جب اونھون نے بیروت مین دیکھا کہ اسلامیت ضعیف ہے - فواحش مثل کاسفانہ (فواحش خانہ) اور شراب علانیہ ہے - اور لوگ دیگر اہل مذاہب سے خلا و ملا رکھتے ہین تو اون مین سے بعضون نے کہا کہ ہمارے ملک مین اس سے زیادہ اسلامیت ہے یہان آنا بیکار رہے - ایک شخص ساکن نابلس نے (جو شام کا ایک شہر ہے) کہا کہ اسلام صرف نابلس مین باقی ہے جہان صرف چالیس پچاس مسیحی ہین - یہود ایک نہین اور نہ کارخانہ ہے نہ خمار خانہ ہے - یہہ شخص مشایخ مین سے معلوم ہوتا تھا - کہتا تھا کہ مہاجرین مین سے ایک دو لڑکی ملا تو نکاح کرلون ثواب بھی ہے اور اوس شخص کی زوجہ مر چکی ہے - اور یہہ لوگ قاندانی وخالص خون والے ہون گے -

ہمارا جہاز ۲ گھنٹے سے یافا مین مقیم ہے اور سامان اوتار رہا ہے - جہاز مین ساٹھ ستر گائین بھی ایک حصے مین تھین -

---

م بعد کو تارون سے معلوم ہوا کہ سوا سوبل جنوب مین تغروین پر روسیون نے قبضہ کر لیا اور پولیس سے ہتھیار لے لئے ہین - ۱۲ (منہ)

* کرایہ ۱۵ فرانک = ۹ الغہ روپیہ ۱۲ (منہ)

ان کے کشتی سے اوتارنے کا ایک عجیب طریقہ ہے - عام طور پر کل مین زنجیر لگی ہوئی ہے - بوروان اور صندوقون کو رسی سے باندھکر کانٹے مین لٹکاتے ہین وہ کل زنجیر کو اوپر اوٹھاکر نیچے کشتی مین پہونچا دیتی ہے - ہزارون من سامان چند گھنٹون مین اُتر جاتا ہے - بالکل اسی طرح پاؤن گایون اور بچھڑون کے باندھکر دو دو کو مثل بورون کے لٹکا کر اوتار دیا اور وہ خاموشی کے ساتھ دس ۱۵ پندرہ گز اونچے تک دو پاؤن سے کل مین لٹکی چلی جاتی ہے اور اسی طرح کشتی مین ڈال کر پاؤن کھول دئے جاتے ہین - سیکڑون مویشی جہاز مین سوار ہین -

[نہر سوئیز - پورٹ سعید - ۱۳ ذی الحجہ شنبہ - ۹ دسمبر ۱۹۱۱ء]

نصف رات سے ہوا نہایت تیز اور سرد تھی شروع مین گرمی اور چاندنی بھی تھی ڈک اچھا معلوم ہوتا تھا - پھر سردی بڑھگئی صبح تک ڈک پر رہا - ایک لحاف چند لڑکون کو جو دمشق سے مصر آرہے تھے اور جن کے پاس بستر نہین تھا دیدیا - اس سے سردی اور بھی زیادہ معلوم ہوئی -

جہاز ۶ بجے صبح کے قریب نہر سوئیز مین داخل ہوا - اوس پل کے پاس جہان سے خشکی کو کاٹ کر یورپ اور ایشیا کو اس نہر نے ملا دیا ہے مشہور فرانسیسی انجنیر لیسپ کا قدآدم بت لگا ہوا ہے جس کا ایک ہاتھ یورپ کی طرف ہے - داخلے کے وقت نہر کا پاٹ بہت بڑا ہے مگر آگے چل کر چند سو گز رہجاتا ہے -

پورٹ سعید تین براعظم یورپ - افریقہ و ایشیا کا جنکشن ہے اس لئے یہان کا بندرگاہ نہایت بڑا اور شاندار ہے یہان کوئی پہاڑ نہین ہے تمام عمارتین سطح میدان مین نظر آتی ہین - جہاز پر سے جہان سو قت مین ہون بعض ۶-۷ منزلہ عمارتین اور باقی کمتر بالکل یورپ کے طرز پر دور تک دکھائی دیتی ہین - کہا جاتا ہے کہ ملکہ (چھوٹی بادی کشتیان) یہان گیارہ ۱۱ سو ہین ہر عمارت نہایت قیمتی اور صاف بزمانہ اسمٰعیل پاشا خدیو مصر فرانس وغیرہ سے قرض لیکر بنائی گئین جس سے ملک تباہ ہوگیا - اس وقت بھی متعدد جہاز نہر مین موجود ہین جن مین ایک جنگی جہاز اٹلی کا بھی نظر آتا ہے لیکن اوس کو یہان یا قریب مین کسی جنگی کارروائی کی اجازت نہین ہے ورنہ برٹش گورنمنٹ اسکو داخل نہ ہونے دیتی - یہ جہاز آج صبح ہی داخل ہوا ہے اور اس مقام کو جا سے امن سمجھتا ہے اس سے پر سے جاوے تو عثمانی بندرگاہون مین اسکو

غرق کردیا جاوے۔

ہمارا جہاز قرنطینہ کے حکم مین ہے۔ کوئی شخص سواے ڈاکٹر کے اوپر نہین آیا اور کھانے کی چیزین بھی نہین ملین۔ جو کھانا ساتھ تھا وہ ختم ہوگیا کیونکہ ساتھون کو بھی تین دن تک کچھ قدر کھانا دیا۔ نہایت خراب تیل کی پکی ہوئی مچھلیان ملین جن کے تھوڑا سا کھانے سے کھانسی ہوگئی۔ کل سکندریہ پہونچکر خدا نے چاہا تو اطمینان ہوگا۔ کہتے ہین کہ وہان قرنطینہ نہ ہوگا۔ مگر دیکھنا چاہیے

{ چہار شنبہ ۱۴ ذی الحجہ سنہ ۱۳۲۹ ہجری = ۵ دسمبر سنہ ۱۹۱۱ء۔ سکندریہ قرنطینہ }

صبح کو ۸ بجے سکندریہ کے بندرگاہ پر پہونچے۔ یہہ بھی بڑی بندرگاہ ہے اور بہت سی کشتیان اور کئی جہاز موجود تھے جن پر زرد جھنڈی (جو ہر جگہ قرنطینہ یا بیماری کی علامت ہے) لگی ہوئی تھی۔ ڈیڑھ گھنٹے انتظار کے بعد ایک انجن والی کشتی آئی جس مین کشتیان سواری کی اور اسباب کی بطور ٹرین کے لگی تھین۔ ایسی کشتیان بطور نہایت بڑے ٹھیلے کے جو معمولی گاڑی سے ۸ گن لمبا چوڑا ہوتا ہے صرف مصر کی بندرگاہون مین نظر آئین۔ ہم سب سوار ہوکر قرنطینہ کے کیمپ مین گئے۔ کیمپ بہت صاف ہے اور مکان جس مین مسافر ٹھیرائے جاتے ہین ہوادار ہے اور سپاہیون کی بارگون کی طرح برابر لکڑی کے تختون پر گدے اور کمبل اور تکیئے ترتیب سے لگے ہین۔ چار نل بہت بڑی بڑی شیرین پانی کے بھی اوس کمرے مین ہین۔ اب تمام سامان کو کھول کر سمندر کے کنارے پر دیکھا گیا کیونکہ سامان وہین چھوڑ دیا گیا تھا اور میلے کپڑون اور بسترون کو اور پرانے جوتے کو بھاپ دی گئی اور صندوقون کو اوپر سے بھاپ دی گئی۔ قرنطینہ مین لوٹ کر کھانا خریدا جو یہان گنی قیمت پر فروخت ہوتا ہے۔ علاوہ روٹی کے ایک رکابی گوشت بینگن کی ۸ ریں ملی سب کو لینی پڑی۔ مگر ایک بات نہایت عمدہ تھی کہ جو کھانا قیمتی تھا وہی اون لوگون کو مفت دیا گیا جنھون نے کہا ہمارے پاس دام نہین کہ کھانا خریدین۔ ایسے آدمی منجملہ ہم سب کے ۱۴-۱۵ تھے جن کے نام لکھ لئے گئے۔ سامان جہاز کشتی پر سے خود قرنطینہ والے کیمپ مین لائے اور اوس کے لئے مثل بصرہ و تبوک وغیرہ انتظار کرنا نہ پڑا۔

عجیب امتحان طبی مگر سب سے عجیب بات اس قرنطینہ مین ایک نئی ایجاد ہے اور مجھے خوف ہے کہ اس زمانے مین کہ ڈاکٹرون کی عملداری ہے اور خدائی دعوے تک نوبت پہونچی ہے یہہ ایجاد سب جگہہ نہ پھیل جاوے یعنی سب لوگون کے نام لکھکر

ایک ایک تام چینی کا پیالہ ان کو دیا گیا - مع نام اور نمبر کے اوسپر چٹ لگا دی گئی اور کہا گیا کہ خواہ کم مگر گھنٹہ بھر کے اندر اس مین رفع حاجت کر کے چھوڑ دو جسنے رفع حاجت کی وہ تندرست ہے ورنہ پانچ دن تک ٹھیرنا پڑے گا - جو تندرست ہے اس کو کل صبح چھوڑ دیا جائیگا - اب اس کے سوا دیگر روایت یہہ ہے (کیونکہ ڈاکٹر یا منتظم کی عربی اچھی طرح سمجھ مین نہین آئی) کہ اگر ایک شخص بھی رفع حاجت نکر سکا تو سب کو ۵ دن تک روک لیا جائیگا"

یہ عجیب فیصلہ ہے - یہہ مانا کہ اعصاب پر قدرت ہونا یا قبض نہونا تندرستی کی نشانی ہے - مگر قبض کا ہونا یا بوجہ ضعف اعصاب پر قوت نہ رکھنا مرض متعدی کا نشان کہان سے ہوگیا؟ - اور اگر مرض متعدی نہین تو کسی قسم کے مریض کو ملک مین آنے دینا کہان سے جو زشت ہے اور کیا ضرور ہے کہ پانچ دن کے اندر وہ مریض مر جاوے - یا صحت پا جاوے -

بہرحال ڈاکٹر ہی اس معمے کو حل کر سکتے ہین خاصکر ہمارے مہربان ڈاکٹر رحیم اللہ صاحب جو صرف تقدیر کے قائل ہین یا ڈاکٹر سلیمان خان جو تقدیر اور دوا دونون کے قائل ہین -

میرے ہمسایہ حاجی شیخ حسن ٹیونسی ہین - تین چار آدمی ان سے پوچھنے آئے کہ تمھارے پاس ریوالور ہے یا نہین؟ اون کو ان لوگون پر نہایت غصہ آیا اور کہا کیون بار بار پوچھتے ہو - غالباً یہہ خوف تھا کہ وہ طرابلس جنگ و جہاد کو نہ جاتے - ممکن ہے کہ قانون اقوام کے بموجب شام و روم والون سے قرنطینہ بھی اس باعث سخت کر دیا گیا ہو -

قرنطینہ کی فیس یہان سوا ریال یا سوا ڈالر (للعہ؟) ہے جو وصول کی گئی -

جلدی کا مرض

تمام عربی بولنے والی قومون مین جس مین عیسائی و مسلمان دونون شامل ہین اور نیز ایران کے لوگون مین بھی بے صبری کا مرض ہے اسی طرح قسم کھانیکی عادت بھی ان لوگون مین ہے - ذرا ذرا سی بات پر یا اللہ - بااللہ - (یعنی جلدی کرو) کہتے ہین -

اہل شام کے عام عادات و حالات

چونکہ مین اب ملک مصر مین داخل ہوتا ہون اس لئے اہل شام کے عادات مختصر لکھتا ہون - یہہ لوگ خوش مزاج کھیل کود گانے کے شائق سپید رنگ ہین اور عموماً عربی لباس اور بعض فرنگی لباس رکھتے ہین کھانے پینے اور معاشرت مین یہود و نصاریٰ سے مخلوط ہین - مگر علما و مشائخ نہین داڑھی عموماً منڈاتے ہین - فسق و فجور زیادہ ہے مگر

مہمان نواز اور دوکاندار مسافرون سے یہ تعلق پیش آتے ہین یہان کے دوکاندار و حجاز کے عرب بھی اس مادہ مین اہل ایران سے بہت بہتر ہین اگرچہ ذہانت اور طباعی مین ایرانی بہت بڑھے ہوئے ہین مگر شام مین مفصلہ ذیل مذاہب ہین :-

(۱) مسلمان (ا) حنفی (ب) اثنا عشری تقریباً ⅕ (۲) نصیری و غالی جن مین کوئی شرعیت و قواعد عبادت نہین (۳) درزی - جو مسلمان بھی شکل سے ہین حضرت سلمان فارسی - حاکم بامر اللہ (ایک ظالم خلیفہ فاطمی مصر) اور حضرت خضر اور بعض نیچر کی قوتون کو خدا مانتے اور اون کی پرستش کرتے ہین (۴) عیسائی کیتھولک (۵) عیسائی پروٹسٹنٹ (۶) عیسائی گریک چرچ (۷) یہود -

عموماً لوگ سیدھے سادے ہین اور بہت آسانی سے سمجھ مین آسکتا ہے کہ ابوسفیان کی اولاد اور بنی امیہ نے کس طرح بہکا لیا تھا اور اپنے آپ کو رسول کے ہم خاندان اور اہلبیت کے باغی اور ظالم ہونیکا یقین دلا دیا تھا -

ان لوگون مین عربی قوم پیدا کرنے کا جوش ہے اور ترکون سے متفق نہین ہین -

مسلمانان مغرب یعنی شمالی افریقہ

عرب اور شام اور مصر سے مغرب مین ٹیونس ٹری پولی - الجزائر اور مراکو جو ملک واقع ہین اون کو عربی مغرب کہتے ہین اور باشندون کو مغربی ہین نے ان مین سے کئی آدمیون کو دیکھا اور اون سے باتین کین - اسلامی غیرت ان مین موجود ہے - جوش موجود ہے - رنگ کھلا سپید ہوتا ہے مثل عرب یا شام یا ترکون کے - زبان سب کی عربی ہے - مگر عربی کتابی بے تکلف سمجھ سکتے ہین - ہم ہندوستانیون کا یہ خیال کہ وہ وحشی ہین بالکل غلط ہے - اون مین تہذیب اور تعلیم اور لباس کی شستگی عام اہل عرب حجاز سے زیادہ ہے ان کو بعض علماء و مشایخ شام اور مدینہ مین درس دیتے ہین یہ امر بات ہے کہ پالیٹیکل لحاظ سے وہ بیچارے گر تو جاتے ہین مگر بچتا ہی کون ہے - یہہ سچ ہے کہ اون کے معزز ین مسافرون سے مجکو ملنے کا اتفاق ہوا ہے عوام کو مین نے نہین دیکھا اس لئے میری رائے خواص کے بارہ مین صحیح سمجھنی چاہیئے -

[۱۵ ذی الحجہ ۱۳۲۹ھ = ۶ دسمبر ۱۹۱۱ء پنجشنبہ ریل درمیان سکندریہ و قاہرہ]

حالات فرنطینہ سکندریہ

آج کا دن واقعات اور تکالیف سے پُر تھا - اول جو لوگ مفلس تھے اون کو روٹی اور چاء تقسیم ہوئی زیادہ تر یہود اور چیدہ فاصلہ سچی عورتون نے جو بیروت سے آئین اس سے فائدہ اوٹھایا - اس کے بعد دو تین گھنٹے تک ہم سے

پہلے جو لوگ کل آئے تھے اون کے سامان کی اٹالیان گمرگ نے تلاشی لی - پھر ہم سے اندازاً للہ للہ روپیہ لئے گئے - اور جن مردون
یا عورتون نے افلاس کا عذر کیا اون کی تلاشی لی گئی - پھر اسباب کھول کھول کر دیکھا گیا - میرے پاس بعض نگ عقیق کے تھے
جنپر کلمہ اسمائے پنجتن اور ادعیہ ناد علی وغیرہ لکھی تھین دمشق سے مین نے خریدے تھے ایک نوجوان مصری محرر کسٹم نے مجھ سے
کہا کہ ان کی کیا قیمت ہے؟ اور پھر ایک نگ جسپر اسما خدا و پنجتن تھے مانگا - مین نے دیدیا - پھر اوس نے میرے سامان کو زیادہ
نہین جانچا - ورنہ جس کے پاس کوئی جدید چیز یا کپڑا ہوتا تھا ۲ رفی چیز لیتا تھا - اوس نے مجھ سے کہا کہ آپ ہندی لوگ
انگریزون کی حکومت سے کیون نہین نکل جاتے؟ مین نے کہا خود تم مصری کیون یہہ بہادری نہین کرتے! کہا ہم نکلتے
ہین - ۱۲ ملیین ہین -

سخت دقت

اس کے بعد ایک سخت دقت شروع ہوئی - آدل مسافرون کے جسم کو پولیس نے دیکھا کہ کوئی چیز یا ہتھیار تو نہین اور
پھر بھی نکلنے نہ دیا جب تک نہ پوچھا کہ قاہرہ مین کہان ٹھیرو گے؟ - مین نے کہا ہوٹل عجم مین جو محلہ حسینی مین ہے - اوس نے
کہا تمھارا جانا ممکن نہین - ایسا کوئی ہوٹل ہم نہین جانتے - مالک کا نام بتاؤ؟ - مین نے کہا نیا آدمی ہون مجھے کیا معلوم
ہے - اسپر یہ شخص جو بظاہر اطالین تھا راضی نہ ہوا - اتفاق سے میرے ساتھی شیخ حسن طیونسی نے ایک معتبر مکان قاہرہ مین
بتا دیا تھا اور اون کو باہر نکلنے کی اجازت ہو گئی تھی - مین نے کہا مین ان کے ساتھ ٹھیرون گا - شیخ حسن نے فوراً
منظور کیا - رجسٹر مین پتہ لکھا گیا - اس کے بعد بھی ڈاکٹر نے بہت تامل سے منظوری دی - باہر آئے گاڑی کرایہ کی جس مین
چار چار آدمی بیٹھے - کرایہ آٹھ آٹھ آنے سب نے دیا - مگر حسن صاحب نے گاڑی کرایہ کی اور ریل تک پہونچاتے آئے اونھون نے
بحیثیت دلال نہایت اصرار سے نصف ریال تقریباً ۱۲ محض اس مشقت کے واسطے لئے - جو لوگ ٹھیرنے کا پتہ نہ بتا سکتے تھے اون کے لئے سات
آٹھ دن کا دوسرا قرنطینہ تھا - بعض بیچارے رہگئے - خدا غریبون کو نجات دے -

شہر سکندریہ

قرنطینہ سے دو یا ڈھائی میل سٹیشن ہی اور بیچ مین آبادی اور بازار ہین - سکندریہ کا بعض حصہ بالکل بمبئی کا
نمونہ ہے یعنی اوس بمبئی کا جو قلعہ (فورٹ) سے باہر ہے اور مین نے بمبئی حال کو جس کی جدید تعمیر ہوئی ہے ذہن مین رکھکر
یہ کہا ہے - دوسرے لفظون مین کراچی کی مانند ہے - کھانا یہان زیادہ گران نہین - مگر اخبار اور چائے بہت گران ہے

کیونکہ یہان کا سب سے چھوٹا سکہ ۵ ملیم (قرش تعریفی) اندازاً ۱ ارکا ہوتا ہے ہر کام کے لئے بطور پیسہ کے دینا پڑتا ہے۔
عمارتین اور بازار اور اسٹیشن ریلوے بہت عالیشان ہین۔ لباس بھی لوگون کا مثل یورپ کے ہے یعنی صاف البتہ ترکی ٹوپی
اکثرون کے سر پر ہے اور خاص مصری لباس ٹخنون تک کا کرتہ اور صدری بھی بکثرت پائی جاتی ہے۔ سکندریہ کے گرد قلعہ اور توپین
لگی ہین جو سب انگریزی فوج کے قبضے مین بیان کی جاتی ہین۔ اخبار عربی و انگریزی اور اٹلی و فرانس کے بکثرت بکتے
ہین۔ ہمین نے کئی اخبار انگلستان کے خریدے جو یہان مثل ہندوستان دوچند قیمت پر ملتے ہین۔ آج کی خبرون سے
معلوم ہوا کہ ترکون نے ایران مین برخلاف روس فوج داخل ہونے کا حکم دیدیا ہے اور ایران و روس مین صلح کی کوئی صورت
نہین ہوئی۔ اگرچہ مسٹر شوستر کی موقوفی اور ہرجہ دینا ایران نے قبول کر لیا تھا۔ مگر روس نے ابھی جو مدد فوج بھیجی تھین و اپس [illegible]
نہین لین بلکہ قزوین پر و صوبہ جنوبیہ مین قبضہ کر لیا اور قزوین مین پولیس ایرانی سے ہتھیار چھین لئے۔ حضرات ایران نے
عورتون کو سامنے کر دیا ہے اور روس پر اعتراض کیا ہے اور پارلیمنٹ کی دنیا کو حمایت کے لئے تار دئے ہین۔ بجائے اس کے کہ
اپنی فوجون کو اور امراء و قبائل کو حرکت کا حکم دین ان طفلانہ حرکتون پر بس کرتے ہین۔

حالت ملک دیہات ۔ تمام زمین مصر نہایت زرخیز معلوم ہوتی ہے۔ سب ملک میدان ہے روئی کی کاشت بکثرت ہے زمین
اوس میدان کی مانند ہے جو گنگا اور جمنا کے درمیان ہے۔ قصبے بھی راستے مین آباد ہین اور سب مثل ہندوستان کے کچے مکانات
ہین اور برخلاف ہندوستان کے خوشنما کوٹھیان اور بنگلے بھی بنے ہوئے ہین۔ مصر کے اس قصباتی حصے کا تمول و تہذیب
جنوبی یورپ سے کم نہین۔

اسکندریہ مین بھی ریل سے آگے دو میل تک بہت شاندار کوٹھیان اور محل میدان مین دونون طرف چلے جاتے ہین
اور ہمیشہ شہر مثل یورپین شہرون کے نظر آتا ہے اور راستے مین بھی یورپین طرز عمارت غالب ہے۔
.. مغرب سے کچھ قبل قاہرہ سے نصف ساعت قبل ریل دریائے نیل کی ایک بڑی نہر کے اوپر گذری اور اوس کے کنارے پر ایک
قصبہ طنطا ہے جس مین بہت خوشنما کوٹھیان اور بنگلے ہین جس کی مثل ہندوستان کے قصبون مین ملنی مشکل ہے
یہ جنکشن ہے جہان سے ریل پورٹ سعید اور قاہرہ دو طرف جاتی ہے۔ ریل بہت صاف ہے اور درجہ سوم حجاز ریلوے کے

درجہ دوم اور روس کے درجہ دوم کے مساوی ہے اور درجہ دوم ہندوستان کے درجہ اول کی مانند ہے ریل نہایت تیز چلتی ہے
اور صرف ایک دو مرتبہ بعض اسٹیشنوں پر ٹھہرتی ہے مگر یہ ایکسپریس یعنی مخصوص تیز گاڑی ہے ۔

[قاہرہ جمعہ ۔ ۷ ستمبر ۱۹۱۱ء = ۱۷ ذی الحجہ ۱۳۲۹ھ]

قاہرہ بوقت شب شام کے ۷ بجے ۳ ½ گھنٹے میں قاہرہ پہونچے ۔ یہاں پھر قرنطینہ کے جھگڑے میں وقت ضایع ہوا
نام اور پتہ لکھا گیا ۔ سامان اور ہم واپس بلا کر روکے گئے ۔ بالآخر اس شرط پر اجازت ملی کہ کل ڈاکٹر کے پاس حاضر ہوں ۔
رات کے وقت میں نے قاہرہ کو دیکھا جو غالباً سب سے عمدہ وقت اوس کے نظارہ کے لیئے ہے ۔ ابتک جسقدر شہر دیکھے
گئے سب سے زیادہ خوشنما معلوم ہوا ہے اور بالکل لندن و پیرس کا نمونہ صفائی و لطافت اور روشنی کی خوبی اور دوکانوں
کی سجاوٹ اور سڑکوں کی وسعت کے لحاظ سے سمجھنا چاہیئے ۔ ہوٹل مسمیٰ دار السلام میں قریب مسجد راس سیدنا الحسین جس کا مالک
حاجی مصطفےٰ بغدادی ہے قیام کیا ۔ ہوٹل کے کمرے صاف ہیں اور مسلمانوں کی ضرورت کے سب سامان موجود ہیں [1] ۔ یہاں
رات کو سینی ماٹوگراف اطالیہ کا تماشا تھا اوس کو دیکھا ۔ ہوٹل میں کھانا کھایا ۔ نان پاؤ کو بے گوشت کے پلاؤ میں ملاتے ہیں
اور پھر اوس میں آب گوشت مع گوشت کے پکاکر ملاتے ہیں ۔ اوس وقت یہی باقی تھا ۔ نمک ندارد تھا یہ کھانا نہ کھایا گیا ۔

[براہرام مخروطی مصر بیرون قاہرہ]

قاہرہ سے قدیم مصر تک صبح کو ایک بڑے ہوٹل میں چاے پی کر مسجد راس سیدنا الحسین کے قریب سے ایک گاڑی میں سوار ہوا جو
ایک نئی قسم کی ٹریم ہے یعنی معمولی سڑک پر چلتی ہے اور دونوں طرف دو دو پہیئے گدوں کے لگے ہوتے ہیں ۔ یہ گاڑی بڑی ٹریم تک
پہونچاتی ہے [2] ۔ قاہرہ دن کو دیکھا ۔ بازاروں میں ویسی ہی رونق ہے ۔ مگر جو شاندار عمارتیں قسطنطنیہ یا بمبئی و کلکتہ
میں سنگین ہیں وہ یہاں نہیں ہیں ۔ بڑی ٹریم تقریباً ایک میل پر ملی ۔ وہاں سے اہرام مخروطی پر جانے کے لئے ٹریم لوہے کی
سڑک پر چلتی ہے [3] ۔ راستے میں ۳ ½ میل تک قاہرہ کی آبادی اور بنگلے ہیں اس کے بعد دریاے نیل کا پل آتا ہے ۔ دریا نہایت
با قاعدہ مثل نہر کے یہاں چلتا ہے ۔ اور اوس میں کشتیاں اور ایک ہلکا اسٹیمر بھی ہے ۔ زمین عموماً ہموار ہے ۔ دریا کے پار

[1] کرایہ ۱۳ روز ۲ منہ [3] کرایہ قرش تعریفی (۱ر) ۱۲ منہ [3] کرایہ ½ ۲ قرش ساغ = ۵ قرش تعریفی = ۶ر ۱۲ (منہ)

۲ میل تک دور دور بنگلے اور چائے اور قہوہ کی دوکانون اور فوٹوگراف کی دوکانون کی کثرت ہے - اس ٹریم مین ۷ - ۸ یورپین اور ۱۰ - ۱۲ ایشیائی صرف اہرام دیکھنے کے لئے آرہے تھے - قاہرہ مین یوروپین آبادی بہت ہے اور راستے مین اکثر دوکانین ہر بڑے بازار مین اہل یوروپ کی ہین یا یہودی کی - یوروپین یہان ۴۰ - ۵۰ ہزار ہون تو تعجب نہین - زیادہ تر جنوبی ممالک یعنی یونان و اٹلی کے لوگ ہین اور کچھ فرانس کے - اٹلی کے اخبارات کثرت سے بکتے ہین بلکہ یہین شایع ہوتے ہین - ٹریم اہرام مصری سے کوئی ۱/۴ میل پر اتار دیتی ہے - وہان سے چڑھائی شروع ہوتی ہے - یہان دور دور پہاڑ نہین ہین اور پتھر کہین دور سے اس مصنوعی پہاڑ کے اوپر سے یعنی ڈھلان پر سے کھینچکر مینارون پر چڑھائے گئے ہین -

مصر کی قدامت دنیا مین چین - مصر اور ہند تین ملک قدیم سے آباد اور مشہور ہے ہین اس کی وجہ اُن کی زمین کی زرخیزی اور دریاؤن مین شیرین پانی کی افراط ہے - مصر کی تہذیب بہت قدیم ہے - جیسا ۱۷۹۹ع مین جب نپولین اعظم جمہور فرانس کیطرف سے مصر مین مملوکین سے لڑنے کے لئے داخل ہوا تو اوسنے اپنی فوج سے خطاب کیا تھا کہ دیکھو پچاس صدیان ان اہرام کے اوپر سے تم کو دیکھ رہی ہین تمھاری بہادری کا امتحان کر رہی ہین -

اہرام کی حالت سب اہرام کم و بیش یکسان ہین اور ان کے متعلق سیاح بہت کچھ لکھ چکے ہین - جس اہرام پر مین لکھ رہا ہون اس کا ایک پتھر جو نیچے سے چوتھا یا پانچوان ہے اور دیگر پتھرون سے جو اوپر تک چلے جاتے ہین کم نہین - طول مین ۱۰ فٹ بلندی مین ۷ فٹ اور عرض مین معلوم نہین کیونکہ ایک حصہ دبا ہوا ہے لیکن ۷ فٹ سے کم نہ ہوگا - غرض کل ساحت ۴۹۰ مکعب فٹ رکھتا ہے - اوپر کے پتھر بھی اس سے کم نہین ہین - اس کا وزن پانچسو من سے کم نہ ہوگا عجب نہین ہزار من ہو ایسے پتھرون کا پانچہزار سال قبل اوپر چڑھانا آسان کام نہین تھا اور نہ اب آسان ہے - شکل ان مینارون کی ہر چہار طرف سے ایسی ہے - اس کی بلندی کا اندازہ نیچے کے ضلع سے ہو سکتا ہے کیونکہ میرے اندازہ مین ہر طرف سے یہہ مثلث متساوی الاضلاع ہے نیچے کے حصے کی جو قدم سے مین نے پیمایش کی ہے تو تقریباً نیچے کا ضلع ۱۵۰۰ فٹ ہے یا (۵۰۰) انگریزی گز - اس حساب

۵۰۰

۲۵۰ + ۲۵۰

ارتفاع = $\sqrt{(۵۰۰)^۲ - (۲۵۰)^۲} = \sqrt{(۵۰۰ + ۲۵۰) \times (۵۰۰ - ۲۵۰)} = \sqrt{۷۵۰ \times ۲۵۰} = ۲۵۰\sqrt{۳}$

= ۲۵۰ × ۱،۷۳۲ (تقریباً) = ۴۳۵ گز یا ۱۳۰۵ فٹ ہوتا ہے -

یہ اہرام واقعی بادشاہان (فراعنہ) مصر کے مقبرے ہین جو اونھون نے اس غرض سے بنائے تھے کہ اپنی قبر اور نام کو ہمیشہ کے لئے قایم رکھین لیکن زمانے کی گردش دیکھئے کہ نہایت عمدہ مصالحہ سے لاشین اونھون نے محفوظ کین - مگر قبرین کھود کر لندن و پیرس اور قسطنطنیہ کے عجائب خانون مین اون کو لیگئے ہین اور یہیہ فراعنہ بیچارہ وہان بطور تماشے کے دیکھے جاتے ہین - چند پیسے دیکر ہر قلی اون کی ہتک کر سکتا ہے -

اس وقت کہ مین لکھ رہا ہون بعض عرب اور انگریز بہت جلد اوپر کی منزل تک پہونچ گئے ہین - ایک عرب لڑکے نے ایک قدیم تمرد او ہنے کا ایک سکہ مین میری ہاتھ بطور یادگار فروخت کیا جو یہان کہین کھودنے مین نکلا تھا - دوسرے نے ایک گڑیا کی گلے داز پھر فروخت کی - مختلف یورپین سیاح اونٹون پر سوار ہو کر چارون طرف ان اہرام کے پھرنے گئے ہین - مگر سوا اسکے کہ پتھر دور سخت محنت اور مشقت سے لاکھون غلام لائے تھے اور لگائے گئے کوئی صنعت غریب ان مین نہین ہے - آجکل جو عالیشان شہر بنائے گئے ہین یا بادشاہان ہند نے دلّی و آگرہ و لکھنؤ کی جو عمارتین بنائین یا الورا کے غار ہو دے کھودے ہین اوس کے مقابل مین یہ اہرام کوئی چیز نہین مگر اہل یورپ کے پاس روپیہ بہت ہے یورپ سے یہان تک اونکو دیکھنے آتے ہین -

اسلامی جوش موجود ہے | باوجود خرابیون کے ہر جگہ مسلمانون مین ایک دینی جوش پایا جاتا ہے خاصکر مصری عربون مین - مین اہرام سے لوٹ کر ٹریم کے پاس آرہا تھا کہ ۸ - ۱۰ عرب موجود تھے اون مین سے ایک نے کہا "هذا هندی" ایک نے کہا "لا بل هو ترک" - مین نے کہا "انا من الهند" - اُنھون نے کہا "والا مسلم" - مین نے کہا الحمد للہ - ایک عربی اخبار سوسوم بہ الاخبار اونھون نے مجھ سے لیا اور خبرین دریافت کین مین نے بتائین اور حکام مین نے جو اعلان مین نے شایع کیا ہے اور اتفاق و اتحاد پر زور دیا ہے اور زمانہ قدیم اور حال مین مسلمانون کو جو صدمات نا اتفاقی سی پہونچے اون کی تشریح کی ہے جب مین نے سنایا تو وہ بہت خوش ہوئے اور کہا نہایت عمدہ تجویز ہے - اخبار مجھ سے مانگ لیا - بہت سے لڑکے انتیک (اشیاء قدیم) بیچنے آئے - مین نے صرف دو چیزین بطور نمونہ خریدین -

جہاز وال کی گرانی | طاس کوک کمپنی مین گیا - شہر استقدر بڑا اور بازار بکثرت ہین کہ بہت دقت سے پتہ چلا - معلوم ہوا کہ اونکی معرفت ۵ خمار روپیہ مین بمبئی پہونچنا ممکن ہے یعنی درجہ دوم مین - اور کسی اور جہاز کا ۱۰ دسمبر سے پہلے جانا نہین ہو سکتا

مگر رپورٹ سجد سے صحیح پتہ چلیگا - مجکو بھروسہ نہین اور نہ پانسو روپیہ پہنچے ہین اور نہ اسقدر کرایہ بمبئی تک ممکن ہے -

اہل مصر کے خصائص

عورتون کا رنگ گندمی اور قامت قدرے کوتاہ اور اعضا متناسب ہوتے ہین - پردہ یہان بہت آزادی کے ساتھ ہے - اکثر عورتین یہان ناک کے اوپر ایک بانس یا لکڑی کی نلکی لگاتی ہین (شام مین بھی ایسا ہی مگر کمتر اور حجاز مین بھی) اور اس نلکی پر گلٹ یا سونے کا خول چڑھا ہے اور اوس کے گرد تین چھلے اور ان چھلون مین اوپر کا برقع الٹکا ہوتا ہے چہرہ مین نصف پیشانی اور دونون آنکھین اور ناک کا ۳/۴ حصہ تک کھلا ہوتا ہے صرف ہونٹ اور اوس کا نیچے کا حصہ اور سر ڈھکا ہوتا ہے - لباس کل اسلامی ممالک کی طرح نیم فرنگی اور غالباً قیمتی ہوتا ہے مردون کا رنگ عموماً سانولا - قد متوسط بلکہ کمتر اور شکل وضع بنگالہ خاصکر بہار کے آدمیون سے اس قدر ملتی ہوئی ہے کہ حیرت ہوتی ہے - بہت سے آدمی جو خاص مصری ہیں اون کو مین شکل سے ہندوستانی سمجھا - بہت سے لوگون کی پگڑی بھی بنگالی یا بہاری کائستھون کی سی ہے اور بعض ایک چادر بطور رومال اسی طرح مونڈھون پر ڈالتے ہین جیسے ہمارے یہان بعض مہاجن -

ان کا ملک اور زمین کی حالت اور پانی کی افراط اور پالیٹکل تحریک کا شوق بھی بنگالیون کی مانند ہے تحصیل علوم مین اگرچہ پیچھے ہین مگر عربی مین فرانسیسی اور انگریزی سے بہت سا ذخیرہ انھون نے کر لیا ہے -

مصر کے لوگون کو حضرت امام حسین علیہ السلام سے خاص عقیدت ہے اور اٹھتے بیٹھتے یا سیدنا حسین کہتے ہین - دوکاندار عموماً دیانتدار اور خلیق پائے گئے - آواز مین اہل مصر کی خاص غنا ہوتی ہے اور قرآن و عربی اشعار خاص لہجے مین پڑھتے ہین -

مسجد و مقبرہ راس سیدنا حسینؑ

شہر کے وسط مین ایک بہت لمبی عالیشان عمارت واقع ہے جسکو سیدنا الحسین یا مسجد راس سیدنا الحسین کہتے ہین - بموجب بعض روایات کے یہان اہل بیت کے بعض اراکین نے سر مبارک دفن کیا ہے اس مسجد مین دو منار ہین جو چارون طرف ہین تین طرف سے دروازے ہین - عمارت مین صحن نہین ہے - اور کرسی عمارت ایک فٹ بلند ہے - غالباً زمانے کے مرور سے سڑک بلند ہوگئی ہوگی - مسجد مین نہایت بیش قیمتی سرخ قالین سر تا سر بچھے ہوئے ہین اور کتبے نہایت خوشخط - اور جھاڑ فانوس لگے ہین - پنجتن کے نام اور احادیث فضائل امام حسینؑ لکھی ہوئی ہین - مسجد کا طول باہر کے حصے کا یعنی جو روضہ سے جدا ہے ۷۰ گز اور عرض ۵۳ گز ہوگا اوس مین ۵۴ ستون ہین - صفائی بہت سے

مسجد کے اندر سے گذر کر ایک گنبد خوبصورت آتا ہے کہ وہ بھی گویا مسجد ہے جسکے اندر سنہری کام نہایت خوبصورت بنا ہے۔ اوس کے وسط
مین ضریح ہے سر امام حسین علیہ السلام مدفون بتایا جاتا ہے۔ عورت و مرد ہر وقت آتے ہین ضریح کو بوسے دیتے ہین اور اوس کے چارون
طرف طواف کرتے ہین نہایت گڑگڑا کر دعا مانگتے ہین۔ بعض ضریح کے سامنے مراقبے مین بیٹھے رہتے ہین۔ بچون کو لاتے ہین
اور بوسہ ضریح کا دلاتے ہین۔ میرے سامنے ۴ منٹ مین دو مُردے لائے گئے ہین کو لاکر ضریح کے سامنے سورہ فاتحہ اور درود
پڑھا گیا اور طواف ضریح کا تابوت کو کرا کے باہر لیگئے۔ صرف ۲-۳ منٹ اندر پھرتے ہین۔

اس گنبد کی طیاری مین کئی لاکھ روپیہ صرف ہوئے ہون گے۔ اس مین بھی نہایت قیمتی فرش قالین کا ہے اور چارون جانب
اشعار مدح اہلبیت و امام حسین اور مدح حضرت رسالتمآبؐ مین بحروف سنہری لکھے ہین افسوس ہے بوجہ تاریکی کے مین
ٹھیک نقل نہ کر سکا مغرب کا قریب تھا۔ اندرونی حصے مین ۵۰۰-۶۰۰ آدمی نماز پڑھ سکتے ہین۔ خدام عورتون کو ضریح
کے پاس زیادہ ٹھیرنے نہین دیتا کہ دوسرون کا حرج نہو۔

مین نہین کہہ سکتا کہ سر مبارک جو خزانہ بنی اُمیہ سے نکالا گیا اُسکے یہان دفن کرنیکی روایت کہان تک صحیح ہے؟
مگر یہان مجھپر عجیب حالات اور رقت طاری ہوتی ہے۔ یہی حالت مین اورون کی بھی دیکھتا تھا۔ اس لئے مین اپنے وجدان
کی رو سے دفن سر کو بے بنیاد نہین کہہ سکتا۔

جامع ازہر یہان سے کوئی سو دو سو گز پر جامع ازہر ہے۔ اس مین شک نہین کہ بہت بڑی مسجد ہے اور خلفائے فاطمہ کے زمانے
سے علم کا گھر ہے۔ بیرونی حصہ مسجد مین ایک صحن ہے جسکے تین طرف کمرے بطور مساجد کے ہر طرف اندازاً ۸-۱۰ بنے ہین اور ایک
طرف مسجد کا بڑا اندرونی حصہ ہے۔ اس صحن کا طول و عرض ۵۰×۵۰ گز ہوگا۔ پھر ایک کرسی نصف گز کی دیکر مسقف مسجد ہے
جسکا طول ۱۰۰ گز اور عرض ۳۰ گز ہوگا۔ عباس پاشا خدیو حال نے اس مسجد کی مرمت کرائی ہے جسکا کتبہ دروازے پر لکھا ہوا ہے۔
جب مین گیا تو متفرق مقامات پر کوئی ڈیڑھ ہزار طلباء موجود تھے کچھ خاص مسجد کے اندر کھیل و شرارت کر رہے تھے کچھ
پڑھ رہے تھے۔ کچھ سوکھی روٹی پنیر سے کھا رہے تھے۔ مسجد کے ایک طرف بطرف جنوب ایک اور کمرہ ہے جس مین بہت سی ایرانی ٹاٹ
فرش پر بیٹھے تھے مین نے جاکر ایک روٹی اٹھائی۔ طالب علمون سے پوچھا تو معلوم ہوا کہ دو دو روٹیان صبح اور شام کو ملتی

نان خورش کے طلباء کو ملتی ہین - روٹیان اچھی پکی ہوئی نہ تھین - مین نے جو روٹی اوٹھائی تو کئی طلبا نے جو موجود تھے بہت اصرار کیا کہ "تفضل" یعنی کھائیے - مگر مین شکریہ ادا کر کے چلا آیا - مغرب سے نصف ساعت پہلے مین یہان گیا تھا بوجہ تنگی وقت کچھ دریافت نہ کر سکا - دروازہ غربی مین مسجد کے داخلے سے قبل نہایت سنگین عمارت دو رویہ بنی ہے اور صحن بھی اُسکا جدا ہی اور ایک بلند گھنٹہ گھر یا بڑا مینار بھی ہے جو کسیقدر جدید معلوم ہوتا ہے -

مسجد کی وسعت صحن کو ملا کر بھوپال کی مسجد بلکہ قزوین کی مسجد سے بھی کم ہوگی مگر اس مین بڑے بڑے عالم نکلے ہین اگر طالب علوم کی قدر نہین رہی - مسجد کا فرش معمولی بوریے کا ہے اور غالباً اس وجہہ سے ہے کہ طلباء کے لایق یہی فرش ہے ورنہ وہ اسکو خراب کر دین گے -

اس مسجد کے قریب کتابون کی دوکانین اور مسجد سیدنا الحسین کے قریب بھی کثرت سے ہین مین نے ایک پرانے کتاب فروش سے غالی قیمت پر مگر دو نایاب کتابین خریدین ایک عربی ہین بڑی مجلد آنکھ کے امراض و علاج پر ہے - یہہ کتاب ۷۵ سال قبل چھپی تھی - دوسری کتاب دو مجلد مین علم زراعت اور اوس کے فنون اور اقسام مین ہے کہ وہ بھی ۴۰ - ۵۰ سال سے ادھر کی نہین ہے - اسکے علاوہ ۲۵ - ۳۰ مختلف کتابین خریدین جن مین گلستان العارفین تصوف و اخلاق مین ہے

ہمارے ہوٹل مین سینی موٹوگراف ہے جو مسافرون کے لئے مفت ہے - یہان لڑکون کو تالیان بجانے کا بہت شوق ہے یعنی تالیان بطور چیرز کے نہین بلکہ گانے کے ساتھ جو بجائی جاتی ہین - لوگ خوش مزاج اور حاضر دماغ معلوم ہوتے ہین - بنگالیون مین یہہ خوش مزاجی نہین بلکہ جوش زیادہ ہے -

مجسمہ ابراہیم پاشا | ابراہیم پاشا فاتح شام پسر محمد علی پاشا خدیو اور بانی خاندان حالیہ جسکی پیدائش سنہ ۱۷۸۹ء مین ہوئی اور وفات سنہ ۱۸۴۸ء مین اور جو نہایت بہادر جنرل تھا اوس کی ایک مجسم تصویر ایک بہت بلند پلیٹ فارم پر شہر کے چند شوارع یعنی بازارون کے وسط مین نصب ہے وہ ایک بہت بڑے گھوڑے پر سوار ہے اور خود تصویر بھی آدمی کے قد سے بہت بڑی ہے - ترکی ٹوپی مصری وضع کی یعنی جس کا پھندنا بہت بھاری ہوتا ہے پہنے ہین - داڑھی موجود ہے اور اوس کا ہاتھ مشرق یعنی جیسر پاشام کی طرف اوٹھا ہوا ہے -

[قاہرہ ریلوے اسٹیشن - ہفتہ ۸ دسمبر ۱۹۱۱ع = ۱۸ ذی الحجہ ۱۳۲۹ ہجری]

سویرے صبح کو گاڑی منگا کر اسٹیشن روانہ ہوا کہ شاید آج اینگلو لائن جہاز مل جاوے - اگر ایک دن کی اوس کو دیر ہو گئی تو روانگی ممکن ہے - گاڑی والے نے خود ۸ قروش ساغ (عہ) طلب کیا - مگر راستے مین بولا کہ ۱۲ قروش لون گا ورنہ سست چلون گا یا ریل نکل جاوے گی - مین نے کہا تو خداع ہے - آپنے ایک عورت اور اوس کے بچے کو اور یورپی کو بھی گاڑی مین بھر لیا اور اسٹیشن پر ۱۲ قروش طلب کئے - مین نے کہا خداع (مکار) تو مجکو ناواقف سمجھتا ہے - مین پولیس کو طلب کرتا ہون تب وہ سیدھا ہو گیا اور ۸ قروش طلب کرنے لگا - دیکھئے مسافرون کو لازم ہے کہ ایسے موقع پر ہر جگہہ پولیس کی مدد لین - مین نے اس تجویز کو بہت مفید پایا ہے - پورٹ سعید کی ریل مین ایک ٹنل کے اندر سے آنا ہوتا ہے - ٹکٹ لینے مین کوئی دقت نہین ہوتی - یہان بھی کھڑکی کے سامنے قطار مین لوگ کھڑے ہوتے ہین - قاہرہ سے چلتے وقت ½۷ بجے صبح کے سخت کہر تھی کہ نظر آنا مشکل تھا - نصف سے کم راستے تک ملک بہت آباد تھا - اور نیشکر قطن وغیرہ کی کاشت نظر آتی تھی - مگر اسٹیشن سویز سے ۱ میل قبل زمین بالکل ریتلی اور بیکار تھی - اسٹیشن کی عمارت اس لائن پر زیادہ تر لکڑی کی بنی ہوئی ہے -

[پورٹ سعید]

پورٹ سعید ½۱۱ بجے پہونچا - ہوٹل ایران مملوکہ حاجی علی مین قیام کیا[۵۱] - پورٹ سعید کا بڑا حصہ یورپ کے نمونے پر آباد ہے اور سمندر کے کنارے عمارات خوشنما ہوٹل بہت کثرت سے بنے ہوئے ہین - اٹلی والون کا یہان بہت زور ہے - اکثر بڑے بڑے فارمیسی (مغازہ یا دکاکین) تجارت و ہوٹل و چایخانے اٹلی والون کے ہین - اور آجکل وہ ہم لوگون کو نظر بد سے دیکھتے ہین - مزدوری[۵۲] حمالون کی یہان نہایت گران ہے - کھانا بعض جگہ اچھا متوسط قیمت پر مل جاتا ہے - کنارہ سمندر جہان سے کشتیون پر سوار ہوتے ہین تمام بندرگاہون سے جو مین نے دیکھے زیادہ باقاعدہ اور مہذب بنا ہے اور برابر کشتیان لگی ہین -

جہاز کا پتہ نہین

۳ گھنٹے پھرنے کے بعد اور تلاش کو کہ فرانسیسی کمپنی (مسنجر سر ٹیائم) روسی کمپنی ان کا جہاز ہندوستان نہین جاتا - جرمن کمپنی (صرف مشرقی افریقہ کو براہ عدن جہاز بھیجتی ہے) اور آسٹریا لائڈ اور کورے برادرز سے دریافت کیا

---

۵۱ کرایہ ۴ قروش ساغ یومیہ = ۱۰ صرف قیام - کرایہ گاڑی از ریلوے اسٹیشن ۱۰ ار (منہ) ۵۲ مزدوری حمال ریل ۵ نرخ ۱۲ (منہ)

نتیجہ یہ نکلا کہ ۷ ار دسمبر سے قبل کوئی جہاز بمبئی نہیں جاتا - مگر ایک جہاز پی - او - کمپنی کا جس کا کرایہ ساڑھے چار سو ۴۵۰ روپیہ مانگتے ہین اور وہ بھی ۱۲ ار دسمبر کو جاتا ہے مجبور یہان ٹھیرنا پڑا - اوسپر لطف یہ ہے کہ اگر اسکندریہ کے قرنطینہ مین دو دن ضائع نہ ہوے تو جس دن اول پورٹ سعید آیا تھا اوسی دو دن بعد انکور لائن کا جہاز یہان سے روانہ ہوگیا یعنی کل مین اسی وجہ سے جلد قاہرہ سے آیا کہ شاید اس جہاز کو ایکدن کی دیر ہو جاوے اور وہ ملجاوے -

[پورٹ سعید یکشنبہ دوشنبہ ۱۰ و ۱۱ ار دسمبر ۱۹۱۱ء = ۱۹ و ۲۰ ذی الحجہ ۱۳۲۹ھ]

چونکہ یہان ایک ہفتہ جبری قیام ہے اس وقت کو کام مین لگانے کے لئے مین نے ارادہ کیا کہ اپنے سفرنامہ پر نظر ثانی کرکے اوسکو درست کرون - چھ سو ۶۰۰ صفحے ہین اگر سو صفحے روز بھی درست کئے جاوین تو وقت مفید طور پر صرف ہو سکتا ہے اور یہ وقت ہندوستان مین بھی صرف ہوتا -

۲۴ گھنٹے تک حرارت و سوء ہضم و اعضا شکنی کی حالت رہی پھر دو شب نیند ہی نہ آئی - کھانے مین غالباً بے احتیاطی ہوئی ایک شخص نے آکر کہا کہ سہ شنبہ کو منسہ (آسٹریا) کا جہاز آتا ہے - اگرچہ مجھے یقین نہین مگر خدا کرے ایسا ہو اوس کو انعام کا لالچ دیا کہ خبر لیکر صحیح اطلاع دے - بعض اوقات غیر معمولی جہازات آجاتے ہین -

[۱۲ ار دسمبر ۱۹۱۱ء = ۲۱ ذی الحجہ ۱۳۲۹ ہجری - روز سہ شنبہ]

الحمد للہ آج تندرست ہون - ایک جہاز رات کے بارہ بجے آئیگا اور صرف دو تین گھنٹے کوئلہ لینے کو ٹھیریگا - ایک آدمی جہاز پر دریافت کرنے جاویگا اگر جہاز کا کپتان راضی ہوگیا تو جانا ممکن ہے -

پورٹ سعید کی آبادی

پورٹ سعید اوس طریقہ سے آباد ہے جس طرح بمبئی جدید مین عمارتین بنائی گئی ہین - غالباً پیرس کی نقل ہے - جبکہ اسمٰعیل پاشا دادا خدیو حال قرض وافر لیکر ملک کو تباہ کر رہے تھے دوسری طرف سلطان عبدالعزیز خان عیاشی اور یورپین تقلید مین قرض لے لیکر روپیہ اڑا رہے تھے - اوسی زمانے مین مصر کی ظاہری شان بہت ہوگئی تھی مگر وہ ترقی اور رونق سب دھوکا اور مصر کو کھونے کا سامان تھا -

علاوہ پورٹ سعید کے جو کل نیا ہے قاہرہ - اسلامبول جدید - بیروت جدید - طہران کا جدید حصہ - آڈلیتہ بابا کو بھی اسی طرح آباد میں

عروس مصر میں

ہمارے ہوٹل کے نیچے سے ایک مجمع شادی کا نکلا - چار پانچ آدمی مختلف قسم کے انگریزی باجے اور ۲ آدمی عربی ڈھول سامنے سے بجاتے جاتے تھے - سات آٹھ آدمی ساتھ تھے اور دو گاڑیاں تھیں جس میں لڑکیاں ۴ برس سے ۹ برس کی عمر تک بھری ہوئی تھیں اور دو گھوڑوں پر ۵ - ۵ یا ۶ - ۶ برس کے دو لڑکے سوار تھے جو گرے جاتے تھے اور مشکل سے لوگ اُن کو تھامتے تھے یہ دولھا صاحب تھے اور لڑکیوں میں دُلہن ایک ایک گاڑی میں تھی - یہاں کمسنی کی شادی کی رسم معلوم ہوتی ہے -

عثمانیہ اور امام یمن کی صلح

میں اس خبر کو جو صرف ایک ہی خوش کن خبر اس سفر میں حاصل ہوئی ہے درج کرنا چاہتا ہوں کہ یمن میں اور عثمانیہ میں بہت گہری صلح ہو گئی - یہ جنگ ۱۵ برس سے تھی اور چار پانچ برس میں ۵ - ۷ ہزار ترکی سپاہی یمن میں دفن ہوئے تھے - اور عربوں کا نقصان الگ تھا - عزت پاشا جدید جنرل نے ترکوں کی نیک نیتی کو امام پر ثابت کیا - اخبار المؤید مورخہ (۲۱ ذی الحجہ ۱۳۲۹ھ) جو میرے سامنے ہے اس میں یہ صلح کی خبر ہے - مضمون میں جو استقبال ترکی جنرل کا ہوا اور امام یحییٰ یمن کے حالات ایک شخص نے چشم دید لکھے ہیں - اول سمجھنا چاہیئے کہ امام یحییٰ کی کیا طاقت ہے؟ - اس مضمون نگار نے ایک لاکھ جنگی آدمی امام کے ماتحت لکھے ہیں اور میں اس کو زیادہ مبالغہ نہیں سمجھتا کیونکہ مدت سے (۴۰) (۵۰) ہزار باقاعدہ ترکی فوج سے جن کے پاس توپخانہ و جنرل یورپ میں تعلیم یافتہ ہیں - یہ لوگ لڑ رہے تھے اور خود امام کا تار قسطنطنیہ میں شائع ہوا تھا - جب میں وہاں تھا کہ ایک لاکھ آدمی مدد کے لئے تیار ہیں - یہ صلح سلطنت عثمانیہ کی قوت کو سوایا کر دیتی ہے اگر باقی رہے -

یمن کی تاریخ عجب فتنہ انگیز ہے کبھی یہاں خوارج کبھی باطنیہ کبھی ملاحدہ و محض زندیق لوگوں کا زور رہا اور اب چند صدیوں سے عموماً باشندے زیدی شیعہ ہیں - ان کے مذہب کا خلاصہ یہ ہے خلافت و امامت حق حضرت علیؓ اور اولاد حضرت فاطمہؓ کا ہے علی ابن ابی طالبؑ نے مصلحت سمجھ کر خلافت شیخین میں سکوت کیا اور اطاعت کی اسلئے ہم کو بھی ایسا ہی کرنا چاہیئے امامت کے لئے شرط ہے ان یکون من الذکور علویاً فاطمیاً سلیم الحواس و الجسم عالماً حراً - عادلاً شجاعاً سخیاً مصیباً فی الآراء - یعنی مرد ہو - سید فاطمی ہو - ہوش و حواس درست ہوں - جسم تندرست ہو - عالم ہو - آزاد ہو (غلام نہ ہو) عادل - بہادر - سخی - صائب الرائے ہو - یہ الفاظ نامہ نگار المؤید کے ہیں - مگر ایک اور شرط ہے کہ تلوار کے ساتھ دعویٰ امامت کرے -

ہیں شرطین بقول اخبار نہ کہور امام یحیٰی ہین جسکی عمر ۴۰ سال ہے موجود ہین - امام بہت کم باہر نکلتا ہے - اوس کے تین لڑکے جرنیل ہین جن کا لقب سیف الاسلام ہے - دنیاوی اعتبار سے اس فرقے کے اصول بہت مفید ہین کہ جب شرائط جمع ہون تو ایسے امام کی اطاعت سب مسلمانون پر فرض ہوجاتی ہے - یہ لوگ فقہ مین تقریبا بلکہ بالکل حنفی ہین - کیونکہ تاریخ سے ثابت ہے کہ اصل مین امام ابوحنیفہ رحم کوفی پالیٹکس و مسئلہ امامت مین زیدی تھے - اور حضرت یحیٰی پسر حضرت زید شہید (پسر دویم حضرت امام زین العابدین) کو چندے سے کوفہ مین امداد کرتے تھے - اور صرف بوڑھاپے کی وجہ سے اون کے ساتھ شریک جنگ نہین ہوئے مابعد جب زیدیہ بظاہر شہید ہوگئے اور بنی امیہ بھی تباہ ہوگئے - تو فقیہہ موصوف نے بنی عباس سے صلح کرلی مگر عہدہ قبول نہین کیا ۔

اون کے شاگرد قاضی ابو یوسف نے البتہ یہہ عہدہ قبول کیا -

کیا اچھا ہو کہ سب کلمہ گو سنی و شیعہ مثل یمن کے صلح کرلین - اگرچہ مین اس معاملے مین ہندوستان کے مشہور متکلم و عالم مولانا سید ناصر حسین سے متفق ہون کہ ہر فریق صلح کرنے مین اپنے اپنے عقاید پر بھی قایم رہے (جیسا یمن و عثمانیہ قایم ہین) مگر اظہار عقائد و اختلاف مین تہذیب و اعتدال کو کبھی ہاتھ سے نہ دینا چاہیئے اور اس بات کا منتظر نہ رہنا چاہیئے کہ دوسرا پہل کرے - جب ہم آگے بڑھین - آنحضرت اور خلفاء کے زمانے کی سیرت و واقعات تاریخ کے لئے بجید سبق آموز مواد ہے - حفاظت و قیام اسلام سب چیزون پر مقدم رکھا گیا تھا -

{ ۱۳ ر دسمبر لغایت ۱۵ ر دسمبر ۱۹۱۱ء = ۲۵ ر ذی الحجہ ۱۳۲۹ھ }

کوئی خاص بات لکھنے کے قابل نہین مگر پورٹ سعید مین مزدوری کی اجرت قابل تحریر ہے - چاے کی دوکان جو ہمارے ہوٹل (مسمیٰ بہ ایران) کے متعلق ہے اوس مین دو آدمی دن کو اور دو آدمی رات کو کام کرتے ہین - ہر شخص کو دو فرانک یومیہ (۱۲) علاوہ چاء کے ملتا ہے جو ۲۴ ماہوار ہوا - لوکندرون مین باورچی ۵۰ روپیہ ماہوار پاتے مین اس صورت مین یورپ و امریکہ کا آج پر قیاس کرنا چاہیئے - ہمارے یہان کے عالم اور گریجویٹ بیچارے اس سے بھی کم پاتے ہین اخبارون مین نہایت عمدہ خبر معلوم ہوئی کہ بجاے کلکتہ کے دہلی دارالحکومت ہندوستان کا ہوگیا

[۱۶ر دسمبر ۱۹۱۱ء = ۲۶ر ذی الحجہ ۱۳۲۹ ہجری]

سخت تکلیف گذری - دلّال صبح کے پانچ بجے لے گیا اور صبح ہونے تک ایک جہاز میں پوسکر ایہ لیکر ڈال دیا - مالی دلّال اور کمپنی کے منشی اور کپتان میں تقسیم نوٹ پر جھگڑا ہوا - اور کپتان نے جہاز میں سے بعد ایک گھنٹے کے واپس کیا اور جہاز چلت کیا دلّال کہتا ہے کہ روپیہ اوس کے پاس آگیا ہے اور کل فرانسیسی کمپنی سے ٹکٹ خریدیگا - ۵ شلنگ (۱۲ روپے) نہایت کراہت اور شکایت سے دلّال صاحب نے غیر معمولی جہاز دلانے کے لئے تھے جس کا یہ نتیجہ ہوا کہ دن بھر خراب گذرا - باقی خدا کے اختیار میں مستقبل ہے -

[۱۷ - لغایت ۲۴ر دسمبر ۱۹۱۱ء]

آج نو دن کے بعد روزنامچہ لکھنے کو قلم اوٹھاتا ہوں - وجہ یہ ہے کہ کتاب ہذا ختم ہوگئی تھی اور میں سمجھتا تھا کہ اب پورٹ سعید پہونچنے میں لکھنا ہی کیا باقی ہے - اور قسطنطنیہ اسکندریہ میرے داہنے ہاتھ کی چھنگلی کا ناخن کٹ گیا تھا اور باوجود پانی کا چھینٹا اور باندھنے کے تکلیف بڑھتی گئی یہاں تک کہ لکھنا مشکل ہوگیا -

بہائی مشنری و اصول مذہب

۱۶ر دسمبر کی رات کو ایک شخص سے ہوٹل ایران کے قہوہ خانے میں ملاقات ہوئی - ایک شخص جسکی سپیڈ رگی ٹوپی پر سبز دوپٹہ لپیٹا ہوا تھا (جو نشان فاطمی ہونیکا ہے) اور شکل بہت مہذب اور ایرانی تھی یہ بابی واعظ تھے پورٹ عباس آفندی کا نکلا - یہاں ۵ - ۶ بہائی مذہب کے ایرانی ہیں اور کونسل ایک تاجر اسی مذہب کا آدمی ہے جو بلحاظ اعزاز کونسل مقرر ہوا ہے - میں نے ان واعظ سے ملاقات کی اور جو گفتگو ہوئی اوس کا خلاصہ لکھتا ہوں :-

راقم - میرا مطلب مباحثہ کرنے کا ہے نہ مذہب بہائی عقیدہ رکھتا ہوں - میں مسلمان ہوں صرف سمجھنا چاہتا ہوں کہ اس مذہب کے اصول کیا ہیں ؟ - مثلاً اسلام (طریقہ امامیہ) کے ۵ اصول ہیں آپ ان میں کیا کہتے ہیں ؟

مشنری - اصول وہی ہیں مگر تفسیر میں فرق ہے -

راقم - توحید کے آپ قائل ہیں خدا کو مانتے ہیں ؟

مشنری - بیشک توحید کے ہم منکر ہیں - مگر معرفت آلٰہی محال ہے - اور وہ معرفت مظاہر (انبیاء) کی ممکن ہے - کیونکہ تلاش معرفت کا حکم ہے - والطریق لہ مسدود - خدا کو ہم نہیں دیکھ سکتے - البتہ آیلیہ

یعنی جس طرح آفتاب کا سایہ نظر آتا ہے اور اوس کو کوئی آفتاب کہہ سکتے ہین اور نہ غیر آفتاب اسی طرح اولیا، اللہ مین خدا نظر آتا ہے اون کی حالت وہ ہوتی ہے کہ وہ عین اللہ اور ید اللہ ہوجاتے ہین - مَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ رَمٰی - یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْہِمْ -

راقم - یہہ سب باتین قریباً وہی ہین جو شیخ احمد احسائی مرحوم نے شرح زیارت الجعین مین لکھی ہین - اور مین ایک حد تک ان سے انکار کرنے کی کوئی وجہ نہین پاتا - آپ کی اس تشریح سے آپکا مذہب متعلق بہ انبیا بھی معلوم ہوگیا - ظاہر ہے کہ آپ مرزا حسین علی (بہا) کو سب انبیا سے بڑھکر بلکہ مظہر اعلے اور نقطہ خاص سمجھتے ہین -

بھائی مشنری - یہہ کہنا صحیح نہین کہ کوئی نبی دوسرون سے بڑھکر ہے - نوح - موسیٰ - عیسیٰ - آنحضرت سب ایک ہین - مختلف اوقات مین آئے - اس لئے بلحاظ وقت تعلیم کامل تر ہوتی گئی -

راقم - ایسا ہی سمجھ لیجئے تاہم جب خاتم الانبیا کے مرزا حسین علی کی ضرورت ہوئی اور وہ نقطہ خاص بنے تو آنحضرت سے بڑھکر ہوئے -

مشنری - بیشک اس لحاظ سے افضل ہین -

راقم - امامت کی بابت آپکا کیا خیال ہے -

مشنری - ہم بارہ امامون کو مانتے ہین - ہماری زیارتون مین اون کے لیے کمالات ایسی عبارت مین بیان ہوئے ہین کہ شیعون کے بیان اوس کے مقابلہ مین کچھ نہین -

راقم - بہت خوب! - معاد کے غالباً آپ منکر نہ ہون گے مگر معاد روحانی مانتے مین نہ کہ جسمانی -

مشنری - ایسا ہی ہے -

راقم - اب مجکو آپ بتائیے کہ عباس آفندی پسر بہا حال لیڈر مذہب کا کیا درجہ اس مذہب مین ہے - عباس آفندی کی ایک تحریر کسی یورپین کے نام ہے جس مین اُنہون نے کہا کہ جو شخص نیک نیتی سے کسی مذہب پر یقین کرے اور بطور خود کوشش کرے گو بہاء اللہ پر ایمان نہ لائے وہ ناجی ہے -

مشنری - ہرگز ایسا نہین ہو سکتا کہ بغیر ظہور حضرت بہا پر ایمان لائے نجات ہو - عباس آفندی ایسا نہین کہہ سکتے - وہ عبد البہا ہین -

راقم - عبد البہا تو آپ بھی ہین اور بموجب آپکی عقیدت کے مین بھی ہون -

مشنری - وہ محض مروج مذہب ہین -

راقم - ہمارے ہندوستان مین ایک فرقہ لال بھگیون کا ہے وہ بھی خیال کرتا ہے کہ ہمارے سوا کوئی ناجی نہین - آپ کے پاس اس مذہب کے حق ہونے کے کیا دلائل ہین ؟ -

مشنری - عباس آفندی کل یورپ سے اسکندریہ آنیوالے ہین مین اس وقت جانے والا ہون لیکن ایک کتاب شرح کتاب الحقیقت (قیمتی عـہ) آپ لے سکتے ہین اوس مین سب بیان ہے - یہ سلسلۂ مقدس بہت اعلیٰ ہے ہندوستان کے مدعی نکے مثل نہین ہے -

مین نے اپنے بجٹ کی حالت سے اوس کتاب کے خریدنے سے معذوری ظاہر کی اور کمتر قیمت کی کتاب طلب کی مگر وہ موجود نہ پائی گئی - پھر مشنری موصوف نے کرسچین ورلڈ کے دو پرچے مجکو دیے - ایک مین عباس آفندی کی تصویر اور کچھ حالات اور ایک مین ایک تقریر جو آزاد خیال عیسائی کلیسیا لندن مین آفندی موصوف نے کی درج تھی اور ایک پرچہ اہرام (مصر) جس مین عربی کا یو ملخطبہ تھا - اور چلتے ہوئے یہہ بھی کہا کہ آپ ان کو پڑھکر خود دیکھئے - جو معارف اس تقریر مین بیان ہوئے ہین آپ دیکھیے قرآن شریف مین اوس کے مقابل مین کچھ بھی نہین ہے جس طرح قرآن کے مقابلے مین انجیل اور انجیل کے مقابلے مین توریت مین کمتر حقایق ہین -

مین نے کہا مین ان سبکو بخوشی پڑھون گا - مگر آپکے اس دعوے کے ماننے کے لئے تیار نہین ہون کہ قرآن سے بڑھکر حقائق عباس آفندی نے بیان کئے ہین -

مکان پر آکر مین نے سب لٹریچر پڑھا اور ایرانی مالک و منتظم ہوٹل جو بوجہ ناواقف ہونے کے ان لوگون سے مذہب اون سے مین نے کہا اور بالکل سچ کہا کہ اس تقریر مین جسقدر عمدہ اور اعلے باتین ہین وہ تو شیخیہ فرقے کے اور اشراقیین کے

فلسفے سے لی گئی ہین - کچھ آیات قرآنی اور کچھ کلمات جناب امیر ہین - اور خود عباس آفندی (یا بہاء اللہ) نے جو ملایا ہے وہ نہایت معمولی باتین ہین - مجکو زبان عربی پر قدرت نہین ہے لیکن انگریزی یا اُردو مین مضمون بابت معرفت الٰہی لکھتا ہون صرف ۴ گھنٹے کے اندر - اوس کا ترجمہ کرا کے مقابلہ کرو - قرآن شریف کا تو یہان ذکر ہی کیا ہے - خود مین اس سے بہتر مضمون چند گھنٹے کے اندر تصنیف کر سکتا ہون -

میرا جہاز پر سوار ہونا اور دلال کی بے ایمانی

۱۸ تاریخ کو فرانسیسی کمپنی میسینجیر میری ٹائم کے جہاز مسمے بہ آلیرا پر علی الصباح سوار ہوا - دلال مصری جسنے ٹکٹ لا کر دیا اور کشتی اپنے پاس سے اوس نے درمیان سمندر کے اپنی آٹھ دن کی اُجرت مانگی کہ تین دن کو سویا نہ رات کو جب جا کر جہاز ملا (حالانکہ یہہ جہاز وقت مقررہ پر آیا - یہہ شخص ایسے جہاز کا متلاشی تھا جس مین کپتان سے سازش کر کے سوار کرائے اور عہ ۵ وعہ ۵ فیصدی کمیشن کھا لے) مجکو پہلے اندیشہ تھا کہ جہاز روانہ ہو جائے - میرے پاس نصف اشرفی تھی وہ اوسنے لیلی اور پھر کشتی کو جہاز پر لایا اور خوشامد کرنے لگا - اوس کا نام ابراہیم ہے اور یہہ کونسل ایران کا ملازم اور بہت طماع آدمی ہے - اسنے عہ روپیہ کا کام کیا تھا اور ۵ شلنگ (للعہ) آج سے دو دن قبل اس کو دیکر تین بیباق کر چکا تھا - مین ہندوستانیون کو صلاح دون گا کہ سلطان بابا ایجنٹ حجاج سے پورٹ سعید مین تعلق رکھین -

جہاز پر اہل اٹلی کی کیفیات

اس جہاز پر میرے نیچے اور برابر کے درجے مین تخم ۵۰ اٹلی والے موجود ہین جو سب نوجوان ہین اور ایک دو کی نئی شادی بھی ہوئی ہے - یہ لوگ نقل مکان کر کے آسٹریلیا جا رہے ہین تا کہ طرابلس کی جنگ پر زبردستی نہ بھیجے جاوین کیونکہ اٹلی مین بھی یورپ کے اکثر ممالک و سلطنت عثمانیہ کی طرح ہر شخص پر جنگی خدمت و جنگی قواعد لازمی ہے - ان کے جسم بمقابل اہل فرانس کے (جو جہاز کے عام عہدہ دار اور اکثر اون مین خدام و قصاب و بھنگی تک موجود ہین) زیادہ ضعیف ہین اور رنگ بھی کم گورا ہے - اور اہل فرانس عموماً انگریزون سے ایک شعبہ کمتر قوی اور گورے ہین لیکن کاٹھی اون کی قوی ہے - اٹلی والے ناچنے کے بیحد شائق ہین - اہل یوروپ کے بال مین جس طرح مرد و عورت ملکر ناچتے ہین اس کا تو موقع نہین مگر بیرز و زرات کو دسیون جوڑے لڑکون اور جوانون کے اوسی طرح ناچتے ہین - ایک کی ٹھوڑی دوسرے کے شانے پر اور ہاتھ کمر مین دیکر آگے او پیچھے پھرتی سے بڑھتے ہین اور اکثر جگہ پھیری کی طرح چکر بھی کاٹتے ہین - ایک شخص باجا بجاتا جاتا ہے اوسکی

گت پر قدم رکھتے ہین مگر کوئی آواز قدم کی نہین ہوتی - اس طریقے سے بہت عمدہ مشق جسمانی ہوجاتی ہے (بقول اہل یوروپ) بے ضرر تفریح طبع ہے - انگریزون کو بھی اس کا بہت شوق ہے - مگر ہندوستان مین اپنا رعب قایم کرنے کے لیے ہندوستانیون سے چھپ کر ناچتے ہین -

عادات و اطوار مین یہہ لوگ اور علوم مین انگریزون سے کمتر معلوم ہوتے ہین - خوش مزاج مسکین طبع اور قدرے منفعل ہین - کوئی فتاح یا جبارپن کی شان اون مین نہین زبردستی اُن کو سپاہی بنایا جاتا ہے - یہہ بیچارے ٹکیون سے پسے جاتے ہین - اور جنگی خدمت اور تُرکون سے مقابلے کا ان مین دم نہین ہوتا - مگر سمندر کی لڑائی مین جو محض جہادی اعانت سے متعلق ہے یہ ممکن ہے کہ جوش حُب وطن مین (جیسا اون کے مشہور محب وطن مصنف و فلسفی یوسف میزنی متوفی ۱۸۷۲ء جسکے مضامین مترجمہ اُردو خصوصاً فرائض انسانی ہر شخص کو پڑھنے چاہئیں) اور گیبر یالڈی نے اون مین پیدا کر دیا تھا - اُن کے گرم خون مین شجاعت کا جوش مثل بنگالیون کے عارضی طور پر پیدا ہوگیا اور ۵۰ سال قبل اُنھون نے اٹلی کو رعیت ہونے سے اپنے آپ کو آزاد کر لیا - مگر وہ آزادی صرف نپولین ثالث شہنشاہ فرانس کی امداد جنگی سے حاصل ہوئی جسکا بدلا اُنھون نے ۱۸۷۰ء مین یعنی ۱۵ برس بعد احسان فراموشی سے کیا -

یہ لوگ مثل تمام اہل یوروپ کے (علاوہ اینگلو سیکسن اور خصوصاً حکام اینگلو سیکسن کے) بے تکلف ہمارے پاس آتے ہین - ڈومینو کھیل جو مین نے جہاز ہی مین سیکھا ہے اکثر آ کر کھیلتے ہین - بلکہ انگریز بھی آتے اور کھیلتے ہین - بعضے بائبل اور اخبارات بھی پڑھتے ہین - بہر حال بڑے لوگ ہین مگر ہرگز جنگجو یا انتظام کرنے کے قابل معلوم نہین ہوتے برخلاف اہل فرانس اور انگریزون کے -

ایک سیلون کا تاجر میرا ہم سفر ایک دولتمند معمر سیلون کا تاجر مسمے محمد سعید ہے جس کی کوٹھی سیلون - بمبئی اور پورٹ سعید مین ہے یہ شخص اکثر اٹلی والے بچون کو اور مجکو اور نیز دیگر مسلمان ہمسایون اور عیسائیون کو بھی میوے کی تواضع کرتا رہتا ہے - اور جو تازہ اسلامی کھانا پکواتا ہے مجکو کھلانے پر اصرار کرتا ہے نہایت اچھا آدمی ہے اور اس سفر مین اوس سے بہت آرام ہے - یہہ تھوڑی عربی اور انگریزی بھی جانتا ہے - اُردو خاصی بولتا ہے اور اپنی زبان سلونی بھی

اہل یمن کے حالات عدن تک ۸-۱۰ اہل یمن پورٹ سعید سے ساتھ تھے اور جہاز کے ملازموں مین بھی ۵-۶ یمنی عرب تھے اُلٹا روپیہ اوکھانے پر نوکر ہین- ان مین سے اکثر امام یحییٰ کی رعیت ہین اور اوس کو رضی اللہ عنہ کہتے ہین - ان کی شکلین مثل جنوبی ہند کے لوگون کے سانولی ہین اور اکثر لوگون کا لفظ ایسا ہے کہ جن لوگون نے ہمارے جوشیلے دوست اور سلامی والقطیر حاجی ریاض الدین کو دیکھا ہے اوسنے یمن کے کل متوسط العمر آدمیون کو دیکھ لیا - ان کا بیان ہے نیز ایک ترکی فوجی افسر کے بیان سے تصدیق ہوئی کہ نصف یمن امام یحییٰ کے ماتحت ہے مگر اوس نصف مین بھی زیدی نصف سے کم اور حنبلی اور شافعی نصف سے زیادہ ہین اور سب امام کے مطیع ہین - یہہ لوگ ہاتھ باندھکر بالکل مثل حنفیون کے نماز پڑھتے ہین اور اصلی عرب یعنی وہ عرب جو قریش کے آنے سے قبل تھے اون مین سے معلوم ہوتے ہین -

احمد مفید بے اور مفید معلومات مجکو سویز سے عدن تک جاتے ہوے چار دن تک میجر احمد مفید بے سے ملاقات اور اکثر مسائل سیاسی اور اسلامی پر گفتگو کرنے کا موقع خوش قسمتی سے حاصل ہوا - صاحب موصوف ترک ہین اور یمن مین ایک ہزار فوج کے افسر اور صاحب خطاب بے بین سے ہین اور دفتر حرب یمن کے ممبر یعنی اسٹاف مین سے ہین اور مجھ سے بہت اخلاق و محبت سے پیش آتے تھے اور عدن جا کر بھی سلام کہہ بھیجا ہے - مین نے اپنا رسالہ اسباب رفاہ و ترقی ایران بھی اون کو دیا - وہ قدرے فارسی جانتے ہین اور عربی خوب سمجھتے ہین اور ترکی و فرانسیسی خوب اور کسیقدر انگریزی سے بھی واقف ہین دس برس سے یمن کے تمام علاقہ جات مین پھر چکے ہین سلطنت عثمانیہ کے حالات جو اون سے معلوم ہوے ہین اون کو معتبر سمجھتا ہون اور اوس سے میری اطلاعات و خیالات مین جو قدرے فرق ہوگیا ہے اوس کو لکھتا ہون -

انجمن اتحاد و ترقی میجر موصوف انجمن مذکور کے ممبر ہین اور کہتے ہین کہ انجمن کے دو خفیہ مقاصد ہین جن کا مصلحتاً اظہار نہین کیا جاتا - بلکہ سب مذہبون اور قومون کو انجمن مساوی ظاہر کرتی ہے - اول یہ کہ تمام مسلمانان عالم مین اتحاد ہو دوسرا اثر عثمانیہ دوسرے ترکون کو سب قومون پر فوقیت رہے - مین نے کہا پھر عرب کیون خلاف ہے ؟ اون کا یہ جواب اور یہی جواب قسطنطنیہ مین ایک نوجوان ترک (جو اصلاً عرب ہے) نے دیا تھا کہ ہمارے یورپین دشمن پالیٹکل وجوہ سے ہم کو عرب شام مین بدنام کرتے ہین کہ انجمن جو سلطنت کی حامی ہے کمزور ہو جاوے - مین اس کو بہت کچھ مبالغہ سمجھتا ہون - اصل یہہ ہے کہ انجمن کا مقصد کہ

کل اختیارات ترکون کے پاس ہین حالانکہ کثرت عربون کی ہے - اگرچہ یہہ قصد ترکون کا حق بجانب ہے کیونکہ اس سلطنت وخلافت کے لیے ابتک دس لاکھ ترک ہی کٹ چکے ہین) قدرتی طور پر عرب کو ناگوار ہے - قدرتی طور پر بعض اراکین انجمن لامذہب یا آزاد خیال ہین جو عرب قوم کو آسان موقعہ مذہبی حیثیت سے ان کو بدنام کرنیکا ہاتھ آگیا - جیسا ہند مین بھی پالٹیکل کارسازیون مین سُنّی - شیعہ - وہابی - نیچری ایک دوسرے کو بدنام کردیا کرتے ہین اور خود مجکو دو دفعہ بعض شیعون نے باسم خفیہ سُنّی بعض مضامین کی وجہ سے جو خلاف طبع بعض حضرات کتھے - اور دو دفعہ بعض سُنّیون نے بوجہ شیعیت یکبار لکھنؤ اور ایکبار انتخاب کونسل مین بدنام کیا لیکن ایسی چالین عارضی طور پر کامیاب ہوجاتی ہین اور بس - بہرحال منجر موصوف سے مین نے کہا کہ اول لازم ہے کہ عرب قوم اور ترکون مین اتفاق ہو - وہ خود کہتے تھے کہ صرف دس برس اس کام کے ہم کو مل جاوین تو پھر کوئی ہمپر غالب نہین ہوسکتا اور مجھسے متفق تھے کہ اہل جرمن کو جو بڑے حقوق ایشیائی کوچک مین ملے ہین وہ بہت خلاف مصلحت ہین - مگر ترکی مجبور ہے کہ کسی بڑی طاقت سے واسطے خرید اسلحہ کے دوستی رکھے آجکل انگلستان کی طرف میلان ہے -

ترکی فوجی طاقت | مین ترکی فوجی طاقت کو مثل یوروپ کے نامہ نگارون کے ایک ملین (دس لاکھ) سمجھتا تھا بے موصوف نے فرمایا کہ ترکی کے پاس پندرہ لاکھ فوج بالکل قواعددان اور مسلح موجود ہے جس مین سے دس لاکھ ہروقت حرکت مین لائی جاسکتی ہے (یعنی دس لاکھ کو لڑائی کا سامان از قبیل فسران - شفاخانہ جات - خیمہ - گاڑی - توپ - بندوق وغیرہ کامل موجود ہے) علاوہ اس پندرہ لاکھ کے پانچ لاکھ خام فوج ہے جو کامل قواعددان نہین ہوئی - اس فوج کے چھہ ہزار افسر ہین اور چار مارشل ہین - غازی احمد مختار پاشا (جو جنگ روم وروس میں ... ایشیائی فوج کے جرنیل تھے اور اب معمر ہین) مشیر زکی پاشا مارشل عثمان پاشا (یہ پلیونا کے ہیرو سے جدا ہین جن کا انتقال ہوگیا) - اور مارشل ابراہیم پاشا - آخرالذکر دو جرنیلون کی بہت تعریف کرتے تھے کہ مثل اُن کے علم جنگ سے واقف یوروپ مین بھی ملنے مشکل ہین[۱]-

یمن اور سلطنت عثمانیہ | یمن مین ترکی فوج اس وقت پچاس ہزار ہے - مگر یمن کے بڑے حصے مین امن ہوگیا ہے امام یحیی کی وہ تعریف کرتے تھے اور کہتے تھے کہ اوس کے کہنے مین ایک لاکھ لڑنے والے ہین اور وقت پر ڈیڑھ لاکھ تک فوج

[۱] معلوم نشد کہ ہیچ معلوم نشد - (منہ)

میدان مین لاسکتا ہے۔ صلح ان شرائط پر ہوئی ہے۔ کہ فرقۂ زیدی کے تمام فوجداری اور دیوانی دعاوی امام اور اون کے نائب شرعاً فیصل کرین مگر بطور ماتحت سلطنت عثمانیہ کے۔ اور تمام لوگون کی نکاح خوانی وغیرہ (یعنی حنبلی ہون یا شافعی یا زیدی جو تین فرقے یمن مین ہین) حسب رواج قدیم امام سے متعلق ہے۔ وہی اس کے حقوق لین۔ امام کو سلطنت سے ۴۲ ہزار روپیہ ماہوار بطور امداد کے ملے اور امام کے لشکر کی وردی عثمانی رہے تعلیم کی بابت اونھون نے بیان نہین کیا مگر مجھے قسطنطنیہ مین معلوم ہوا تھا کہ امام خود اپنی قوم کی تعلیم کی نگرانی رکھین گے۔

یمن کا شافعی رئیس سید ادریس

نصف یمن پر امام یحیٰی ہے اور نصف کے بڑے حصے پر سید ادریس ہین جو شافعی مذہب ہین۔ ان حضرت نے اب تک صلح نہین کی بلکہ میجر موصوف کہتے ہین کہ وہ خائن ہے۔ اسی ہزار اشرفی (بارہ لاکھ روپیہ) حال مین اٹلی سے لے چکا ہے کہ سلطنت عثمانیہ سے جنگ جاری رکھے۔ مین نے کہا جس طرح ہو سکے آپس کی خانہ جنگی بند کرو۔ اونھون نے دوسرے شافعی سردار کا نام لیا کہ عزت پاشا والی یمن کو ہدایت ہوئی ہے کہ اوس کو اودھ بلہ شرقا (سادات) کو مثل امام یحیٰی کے اپنے قبیلون پر حق دیدین کیونکہ ادریس کا اعتبار نہین کیا جاتا۔

بکونی ہمارے ساتھ تھے اونھون نے کہا کہ گرم خبر ہے کہ دس دن قبل وہ قتل ہو گیا (مگر یہ افواہ غلط نکلی)۔

یمن کی مردم شماری و رقبہ

یمن کی مردم شماری بے موصوف کے نزدیک نو ملین ہے جس مین گویا ۲ ملین زیدی اور باقی حنبلی و شافعی ہین۔ رقبہ فرانس کی برابر بلکہ زیادہ بتاتے ہین جسکے معنی ہین شاید ... تخمیناً دو لکھ یعنی نوے ہزار میل مربع زیادہ تر زراعت پر لوگون کا گذر ہے۔

شروع سنہ سے بندرگاہ حدیدہ سے صنعا تک جو چار دن کا راستہ ہے ریل بنانے کا حکم ہوا ہے اس جنگ کی وجہ سے واقعی ترکون کا خرچ آمدنی سے زیادہ تھا۔ مگر ترکون کو سچا خوف تھا کہ یمن نکل گیا تو حجاز ملا ہوا ہے اوس کا بچانا مشکل ہوگا۔ اور حجاز یعنی مکہ مدینہ کا نکل جانا سلطنت کی روح کا نکل جانا ہے۔

صاحب موصوف کو اصرار تھا کہ ہندوستان مین ایک اخبار اردو و ترکی زبان کا مرکب نکلے تاکہ ایک دوسرے کے خیالات معلوم ہون۔ مین نے کہا کہ ہمارے یہان ترکی کے منشی نہین ہین مگر دل سے سب سلطنت عثمانیہ کے خیر خواہ ہین اخبار

کی ضرورت نہیں - مگر خود ترکون کو فرنگ کی بیجا تقلید سے پرہیز اور صحیح اسلامیت و اصلاح عادات پر زور دینا چاہیئے تاکہ رابطۂ صحیح قائم رہے - انھون نے اس کی ضرورت کو تسلیم کیا -

ترکی و ایران

ان سے یہہ بھی معلوم ہوا کہ ایک ماہ قبل پچاس ترکی افسر بطور خفیہ ایران مین فوجی تعلیم کے لئے بھیجے گئے ہین - خدا کرے ایسا ہو اور نتیجہ نیک نکلے !! - مین ان سے بالکل متفق تھا اور ہون کہ ایرانی بہت تنبل (سست) ہین - فوج کی درستی مین کو مشش نہین اور افسرون کے پاس نہین - خود مین نے اپنے لائحہ مین یہہ شکایت کی ہی کہ ترک افسران ترک صبح سے شام تک اپنے فرائض مین مصروف اور فوج کو کام مین لاتے رہتے ہین - مین نے دیکھا ایرانی آپس کی جنگ مین شیر ہین لیکن کسی باقاعدہ دشمن سے لڑنے کی قابلیت نہین رکھتے نہ یہہ کہ سپاہ نہین ہے - مگر علم نہین -

عدن و علاقۂ عدن

جہاز شنبہ کے دن کل ۲۴ کو ۱۱ بجے عدن مین پہونچا - مین نہین اُترا - مگر معلوم ہوا کہ یہان اکثر ہندوستانی آباد ہین - قدرتی پانی کھاری ہے - دور سے کچھ شیرین پانی نہایت گران قیمت پر آتا ہے اور سمندر سے بھی شیرین پانی بنایا جاتا ہے - سلطنت انگریزی کی عملداری ساحل عدن سے دو سو میل تک ہے اور عرض ۴۰ - ۵۰ میل کے درمیان یعنی جنوب عرب مین ۸ - ۱۰ ہزار میل رقبہ کی مالک ہماری گورنمنٹ ہے - مگر صرف فوجی فائدہ ہے - یہ ملک اکثر خراب اور بیکار ہے - عدن بلندی پر آباد ہے اور اسقدر گرم ہے کہ جہاز صرف ۸ گھنٹے خشکی سے دو میل پرے کھڑا تھا - مگر اس آخر دسمبر مین بھی صاف گرمی محسوس ہوتی تھی - بوہرے اور دیگر مسلمان پورٹون اور میڈیگاسکر و مشرقی و مغربی افریقہ کے فرانسیسی جزیرون مین کاروبار کرنیوالے عدن مین آکر سوار ہوئے - اور اہل یمن اور بغداد بے اُتر گئے -

انگلی مین شگاف

جہاز پر آنے کے بعد ۳ - ۴ شب تک مجکو انگلی کے زخم اور درد سے سخت ایذا رہی - عدن پہونچنے سے دو دن قبل شام کو ڈاکٹر کو دکھایا اوسنے دوا لگائی جس سے انگلی پک گئی اور تکلیف بڑھ گئی - آخر ۲۲ دسمبر ۱۹۲۰ء کو عدن پہنچنے سے ۵ گھنٹے قبل ہم شگاف دیئے - میری حالت قدرتی یہہ ہے کہ جانور یا آدمی کا خون بہتا دیکھون تو طبیعت منغلب ہو جاتی ہے - بلکہ دیکھتا ہی نہین - بہت تکلیف ہوئی - مگر اس خیال سے کہ فرانسیسی ڈاکٹر (جو بہت بڑا خلیق ہی) ہندوستانیون کو بودا نہ سمجھے اوس کا اظہار نہ کیا - صرف حالت تکلیف مین حسبنا اللہ ونعم الوکیل -

نعم المولیٰ ونعم النصیر پڑھتا رہا۔ تین دن سے اس شگاف کا خوف تھا۔ آج تیسری دفعہ ٹپی باندھی گئی۔ اور مین نے مدت کے بعد اس وقت یہہ روزنامچہ دس دن کے حالات کا لکھا۔ اس وقت از روی حساب یمن پہونچنے مین ۹۵ گھنٹے باقی ہین۔ سفر اگر اونگلی کا درد نہ ہوتا تو اچھا گذرتا۔ مگر شب گذشتہ سے بفضل الٰہی درد نہین رہا۔

[۲۵ دسمبر ۱۹۱۱ء۔ جہاز میرا]

ایک انگریز مسٹر بارجو اردو جانتے ہین اور جن کی زوجہ نے دلّی کے متعلق ایک کتاب دی امپیریل سٹی لکھی تھی اون سے جہاز مین شروع سے ملاقات ہوئی۔ یہہ پنجاب مین اسسٹنٹ پبلک ورکس مین ملازم ہین اور نہایت دیانتدار ہین۔ اونھون نے میرا ذکر بعض انگریزون سے کیا۔ ایک نوجوان باشندہ ویلز جو آسٹریلیا کو جارہا تھا ملاقات کو آیا اور کوئی دو گھنٹے تک اوس سے انگلستان اور ہندوستان کے پالیٹکس پر گفتگو رہی۔ بہت آزاد خیال اور وسیع معلومات رکھتا ہے اور بہت سے انگریزی مصنفون اور ناولسٹ کو پڑھ چکا ہے۔ درزی کے کام پر سار ماہوار پرچار ہاہی اور سے معلوم ہوا کہ جس قانون کی رو سے ہوس آف لارڈز کی طاقت بہت محدود کردی گئی ہے وہ پاس ہو گیا۔ یہ شخص مسٹر لائڈ جارج وزیر خزانہ باشندہ ویلز کا مداح ہے اور مجھ سے متفق ہے کہ سر اڈورڈ گرے ریڈیکل نہین اور بہت کم لبرل ہین اور روس کی زیادتیون کی حمایت نامناسب کرتے ہین۔ مگر اوس کا خیال یہہ ہے کہ اندر خانہ روس و انگلستان مین اتفاق نہین یہہ ظاہری مصلحت ہے۔

ایک اور انگریز مسٹر میرین ملاقات کو آئے اون سے دو گھنٹے مذہبی معاملات پر گفتگو رہی۔ مجھ سے اُنھون نے پوچھا کہ تم در اصل اسلام پر اعتقاد رکھتے ہو یا محض بطور رسم کے۔ مین نے کہا کہ واقعی آنحضرتؐ کو خدا کا پیغمبر مانتا ہون پھر اونھون نے کثرت ازواج اور مسئلہ زنان کی حصہ کے متعلق دریافت کیا۔ مین نے اوّل للذکر

کثرت ازدواج

مسئلہ کی بابت کہا کہ اگر کسی جماعت مین مثلاً نصف مرد قتل ہو جاوین تو باقی لوگون کو قانون فوراً یا تو کثرت ازدواج کی اجازت دینگا یا سخت خرابیان ہونگی۔ اونھون نے تسلیم کیا۔ مین نے کہا تو مسئلہ کا انکار بیکار ہے کیونکہ اتفاقی ہے۔ اب توریت و انجیل مین کہین کثرت ازدواج کی ممانعت نہین ہے اس کو بھی اونھون نے تسلیم کیا۔ پھر مین نے کہا کہ مسلمانون

مین بھی چونکہ مرد و عورت تقریباً مساوی ہین لہذا بہت کم لوگ ایک سے زیادہ جورو رکھتے ہین - مثلاً پانی پت مین اٹھارہ ہزار مسلمانون مین ایک سو اسی [۱۸۰] سے زیادہ کے ایک زوجہ سے زاید نہ ہوگی -

پھر اونھون نے پوچھا کہ انگلستان مین جب تک مرد کمانے کھانے نہین لگتا شادی نہین کرتا - ہندوستان مین عورتین اوس وقت تک کس طرح بسر کرتی ہین ؟ - مین نے کہا کہ مفلس سے مفلس آدمی کا بھی بلوغ کے بعد عموماً نکاح ہوجاتا ہے - اور بدکار پیشہ بمقابل یورپ مسلمانون مین بہت کم عورتین ہین - اونھون نے کہا کہ مفلس مرد کہان سے بیوی کا خرچ اوٹھاتا ہے ؟ - مین نے کہا کچھ پروا نہین دونون بھوکے مر رہتے ہین - جیسا مرد ویسی عورت - حدیث مین حکم ہے کہ خدا روٹی دینے والا ہے بسبب مفلسی نکاح سے انکار نہ کرو -

پھر اونھون نے سوال کیا کہ آپ خدا کو مانتے ہین ؟ - مین نے کہا نہایت پختگی کے ساتھ ، اون کا مذہب قدیم جرمن کا مذہب معلوم ہوا جس مین تناسخ اور وحدت الوجود اور بت پرستی کا میل ہے اور بہت دیر تک باریک فلسفیانہ بحث ہوتی رہی جس مین مین اور مس میس عیسائی نوجوان ایک طرف اور یہ انگریز دوسری طرف تھا - آخر مین مین نے ثابت کیا کہ اگر خدا محض ہمارے دماغ کا ساختہ اور صرف ہمارا نمونہ نہین تو یقیناً لاشی سے عالم کو پیدا کرسکتا ہے مسٹر میرین شوپن ہیور اور ہندی ویدانتیون کے ہمخیال تھے - مین نے کہا کہ سب چیز ایک نہین ہوسکتی - ورنہ محدود و لامحدود کا روح کل اور اس لکڑی کے ٹکڑے کا فرق جاتا رہے گا - مسلمان صوفیہ دنیا کو عین خالق نہین مانتے بلکہ کہتے ہین اوسکے حکم سے دنیا ظہور مین آئی ہے -

ملازمان جہاز کو انعام کرسمس

آج عیسائیون کا کرسمس تھا - یہہ کمپنی اس مہینے مین اپنے سب ملازمون کو انعام دیتی ہے اور یورپین کو دو دو اشرفی اور کالون کو ایک ایک اشرفی یعنی ایک ماہ کی تنخواہ کے مساوی - ہندوستان مین ایسا نہین سنا گیا -

[۲۶ دسمبر ۱۹۱۱ء جہاز بیرا - بحیرۂ عرب]

ایک اور بات جو مسٹر میرین نے دریافت کی اوس کا جو جواب مین نے دیا قابل اندراج ہے - اونھون نے

پوچھا کیا سبب ہے کہ مسلمانون کی تہذیب و ترقی کمتر ہو گئی اور اندلس کی برابر بھی کہین نہ رہی -

مین نے کہا کہ یہہ مسئلہ بہت باریک ہے - مگر بطور مختصر میرے نزدیک بڑے اسباب یہہ ہین :—

(۱) بہت کم آدمی معاملات قومی اور ملکی مین دلچسپی لیتے رہے کیونکہ سلطنت شخصی تھی اور ایک بادشاہ کے بگڑ جانے سے تمام دربار اور تمام اہل حکومت کے اخلاق بگڑ جاتے تھے اور یہہ سلسلہ نہایت ابتدا سے جاری رہا ہے -

(۲) جن اسلامی ممالک مین ذرائع معاش کم ہین جیسے عرب و افریقہ وغیرہ وہان تو لوگون کی ضرورتین بھی مختصر ہین اور جو ممالک زرخیز ہین وہان تھوڑی محنت سے کھانے اور پوشش کا سامان مل جاتا ہے مثلاً ہندوستان و ایران - اسی وجہ سے مسلمان خصوصاً اور اہل ایشیا عموماً آرام طلب اور کم ہمت ہو گئے - اہل یوروپ کے یہان گذر اوقات کے لئے سخت محنت اور جانفشانی کی ضرورت تھی بوجہ آب و ہوا - اور قدرتی پیداوار زیادہ نہ ہونیکے باعث نتیجہ یہہ ہوا کہ وہ زیادہ ہمت ور اور جانباز ہین گئے - اور تمام دنیا مین تلاش معاش کے لئے جانے لگے - اور کاہل لوگون پر قابض ہو گئے -

خلاصۂ سفر و نتیجہ کار پرسون اس وقت تک انشاء اللہ مین بمبئی مین پہونچ جاؤن گا - اور آج سے ۴ دن مین وطن مین داخل ہو سکتا ہون - اب کہ سفر گویا ختم ہو گیا - مین مختصر طور پر لکھتا ہون کہ مین نے اس سفر مین کیا کیا -

(۱) زمانہ سفر پانی پت سے واپسی پانی پت تک ۲۳۵ یوم کا سفر ہوا - جس مین سے اندازاً ۲۶ یوم کامل ریل کے سفر مین گذرے - ۳۸ دن جہاز کے سفر مین گذرے - منجملہ اسکے ۷ دن آب شیرین مین جہاز رہا - گھوڑا گاڑی کے سفر مین ۴۴ شب و روز بسر ہوئے - ۲۳ قسطنطنیہ مین ۱۱ دن - جہاز کے انتظار مین ہر جگہ ۲۱ دن صرف ہوئے - کل طے مسافت مین ۱۱۵ دن خرچ ہوئے -

(۲) طے مسافت بذریعہ جہاز ۸۰۰۰ میل - بذریعہ ریل ۶۲۰۰ میل - بذریعہ گاڑی ۱۵۰۰ میل -

میزان کل ۱۵۷۰۰ میل تقریباً

(۳) زمانہ قیام (۱) دوبارہ کاظمین و بغداد تقریباً ۲۰ دن (۲) کربلا معلی ۱۰ دن (۳) نجف اشرف

۱۰ دن تقریباً (۴) کرمانشاہان ۳ دن (۵) قم ایک دن (۶) طہران ۱۵ دن (۷) انزلی ۲ دن

(۸) باکو تم دن (۹) اوڈیسہ ۵ دن بانتظار جہاز (۱۰) قسطنطنیہ ۸ دن (۱۱) بیروت ۳ بار

تم دن (۱۲) بیت المقدس ۳ دن (۱۳) دمشق ۶ دن (۱۴) مدینہ منورہ ۱۱ دن۔

[(۱۵) یافا وحیفہ بانتظار جہاز ۱۰ دن] (۱۶) قاہرہ ۱½ دن [(۱۷) پورٹ سعید بانتظار جہاز

۸ دن] (۱۸) بمبئی اول بار بانتظار جہاز ۳ دن (۱۹) بار دوئم ۲ دن = ۱۲۰ دن

میزان ۲۳۵ دن -

ملاقات با مشاہیر بالائق حضرات

I (۱) سید اسمٰعیل صفہانی موسوم بہ آقائے صدر در کربلائے معلیٰ۔

(۲) حجۃ الاسلام مرزا محمد تقی شیرازی مجتہد در سامرہ و مرزا آغا فرزند جناب مرزا محمد حسن شیرازی

(۳) حجۃ الاسلام سید باقر۔ در کربلائے معلیٰ

(۴) حجۃ الاسلام آغا شیخ محمد مازندرانی پسر شیخ زین العابدین کربلائی۔

(۵) حجۃ الاسلام اخوند ملا محمد کاظم خراسانی ۔

(۶) حجۃ الاسلام شیخ عبد اللہ مازندرانی ۔

(۷) ثقۃ الاسلام سید محمد پسر حجۃ الاسلام سید کاظم طباطبائی ۔

(۸) ثقۃ الاسلام مرزا عبد الرحیم بادکوبی

(۹) مرزا حسین قلیخان ارمنی الاصل جدید الاسلام مصنف کتاب ردّ بہائیان و مسیحیان۔

(۱۰) سید حسین قزوینی مجتہد شاگرد جناب اخوند

(۱۱) حجۃ الاسلام سید کلب باقر مجتہد ہندی

(۱۲) کونسل جنرل انگلستان در بغداد (۱۳) نواب محمد حسین کونسل انگلستان در کربلائے معلیٰ

(بہ سبب عراق عرب میں)

II ایران میں (۱) حاجی آغا وکیل شیراز در پارلیمنٹ ایران۔ لیڈر فرقہ اعتدال۔

(۲) حجۃ الاسلام سید محمد محسن طہرانی۔

(۳) صدر العلما طہرانی۔

(۴) موتمن الملک پریسیڈنٹ پارلیمنٹ ایران۔

(۵) والاحضرت واقدس ناصر الملک نائب السلطنت ایران۔

(۶) صمصام السلطنت صدر اعظم

(۷) علاء الدولہ سابق گورنر شیراز

(۸) قوام السلطنت وزیر داخلہ

(۹) ستار خان سردار ملی

(۱۰) سید محمد رضا وکیل ہمدان در پارلیمنٹ ایران

III قسطنطنیہ سلطنت عثمانیہ میں (۱) تقی زادہ لیڈر فرقہ ڈیموکریٹ ایران۔

(۲) شیخ اسد اللہ مجتہد ایرانی

(۳) سید ابو الفتوح طہرانی (۴) احمد توفیق آفندی (۵) ملا آمناف در باکو

(۶) میجر احمد شفیق بے بگلر باشی در یمن۔

(۷) حاجی عبد الفتاح خطیب حنفی در حیفہ۔

(۸) شیخ حسن کردی واعظ حنفی در کربلائے معلی

(۹) مرزا محمد باقر ایڈیٹر البلاغ در بیروت

(۱۰) سعید الملک سابق گورنر انزلی در جہاز براہ باکو۔

تصانیف و نطق (۱) اصلاح معاشرت و اسلام۔ نطق در تحفہ اشرف جو کہ تحفۃ الاشرف میں دیا گیا۔

اور جدا چھاپ کر تقسیم ہوا اور طہران و نجف کے اخباروں میں نقل ہوا۔

(۲) ضروریات حالیہ ایران - نطق در دار الفنون - جو روزنامۂ مجلس کے ۸ - ۱۰ نمبروں میں چھپی ہے۔

(۳) اسباب رفاہ و ترقی ایران - جداگانہ رسالہ کی شکل میں طہران میں چھاپ کر تقسیم کیا گیا۔

(۴) زبانی لکچر (وعظ) مسجد شاہ طہران میں بزمانۂ ہجوم رمضان درمیان عصر و مغرب جو کہیں نہیں چھپے - خلاصہ مضمون روزنامۂ سیاحت میں درج ہے -

عملی نتیجہ

طہران و ایران میں قمار خانوں اور شراب خانوں کا علانیہ موقوف ہونا (ایک حد تک یہ نتیجہ نطق نامے مسجد شاہ کا سمجھا گیا)

مقامات مقدسہ

مندرجۂ ذیل بزرگان (سنی و شیعہ) کے مقابر و مقامات مقدسہ کی زیارت ہوئی -

(۱) آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم در مدینہ منورہ

(۲) جملہ ائمہ اثنا عشر (بجز امام رضا علیہ السلام در مشہد بوجہ جنگ)

(۳) منجملہ اہلبیت (۱) حضرت سیدہ فاطمہ زہرا (۲) جناب سیدہ زینب (۳) جناب سیدہ رقیہ (۴) جناب سیدہ سکینہ (۵) جناب سیدہ کلثوم (۶) حضرت مسلم بن عقیل در کوفہ (۷) حضرت عباس علمدار (۸) جناب علی اکبر (۹) جناب سیدہ فاطمہ صغرا۔

(۱۰) جناب سیدہ معصومہ قم ہمشیرہ حضرت امام رضا علیہ السلام

(۱۱) شہزادہ عبد العظیم در طہران

(۴) منجملہ صحابہ (۱) حضرات خلفاء اربعہ (۲) حضرت ابو ایوب انصاری (در قسطنطنیہ)

(۳) حضرت سلمان فارسی (مقابل مدائن)

ام المومنین ام سلمہ - ام المومنین ام حبیبہ (در شام)

حضرت امیر حمزہ (مدینہ منورہ قریب کوہ احد)

بیہاے بنی اسرائیل - بیت المقدس مین مقامات (۱) حضرت سلیمانؑ (۲) حضرت داؤد علیہ السلام (۳) مولد حضرت عیسی علیہ السلام (۴) مسجد صخرہ (۵) مسجد اقصےٰ -

واپسی بمبئی مین ۸ محرم الحرام ۱۳۳۱ھ ہجری کو بمبئی پہونچگیا - سیٹھ احمد علی کے یہان ٹھیرا - برادر مولوی غلام الحسنین صاحب آئے ہوئے تھے اون سے ملا -

عشرۂ محرم مین مولوی سید علی حسن صاحب کے پاس آنند ور رہا - اور ۱۲ محرم الحرام کو وطن پہونچگیا -

والحمد للہ علیٰ ذالک

بسم اللہ الرحمن الرحیم

{ ۷ ذی الحجہ ۱۳۳۱ھ ہجری ۲۸ نومبر ۱۹۱۲ع }

قطعہ تاریخ طبع و تقریظ مختصر از بندہ محمد محسن عفی عنہ خوشنویس شہر میرٹھ کاتب الحروف نسخہ ہذا

سفرنامہ خواجہ صاحب بلا شک — ہے مرغوب دلچسپ نایاب خوشتر
لکھی تجربے کی ہین پُر مغز باتین — بھرے ہین نشیب و فراز اس مین یکسر
یہ اِک مُلکی حالات کا آئینہ ہے — کھنچے جس مین فوٹو ہین گویا سراسر
پئے زائران ہادی و رہنما ہے — ملیگا نہ رہبر کوئی اس سے بہتر
کرے گر نہ قدر اس کی پبلک ستم ہے — لگایا ہے ارزان بیمثل گوہر
ہُوا چھپ کے طیار جب دم یہ نسخہ — یکایک ہوئی فکر تاریخ دل پر
سنہ طبع محسن نے لکھا یہ مصرع — سفرنامہ خوب کان جواہر
۱۳۳۰

کتبہ محمد محسن عفی عنہ بقلم خود